مدارس کی معلمات اور طالبات کے لئے
تقاریر کا حسین تحفہ

جلد دوم

مستورات کے خطابات

بمعہ طریقہ خطابت

موضوعات

شفاعت مصطفیٰ ﷺ
رحمت مصطفیٰ ﷺ
درود مصطفیٰ ﷺ
ذات مصطفیٰ ﷺ
خصائص مصطفیٰ ﷺ
مدحت مصطفیٰ ﷺ
محبت مصطفیٰ ﷺ
علم مصطفیٰ ﷺ
نظام مصطفیٰ ﷺ
اختیارات مصطفیٰ ﷺ

گدائے کوئے مدینہ

حافظ قاری محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستورات کے خطابات

(بمعہ طریقۂ خطابت)

(حصہ دوم)

مکتبہ زین العابدین

ضابطہ :

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	مستورات کے خطابات
مصنف	قاری محمد نوید شاکر چشتی 03004300213
تاریخ اشاعت	جولائی 2010ء بمطابق رجب المرجب شریف
تعداد	1100
قیمت	250/= روپے

رابطہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ
دربار مارکیٹ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

نیو منہاج بک شاپ
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
کراچی

مکتبہ نظامیہ کتاب گھر
اردو بازار لاہور

مکتبہ نبویہ
دربار مارکیٹ لاہور

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ صابریہ
ولی سنٹر اردو بازار لاہور

مکتبہ زین العابدین
باغبانپورہ لاہور

غوثیہ کتب خانہ
اردو بازار گوجرانوالہ

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد

مکتبہ امام احمد رضا
کری روڈ راولپنڈی

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	انتساب	6
2	فن خطابت کی تعارفی باتیں	7
3	خطابت کا قدیمی تعارف	9
4	خطابت موجودہ دور میں	10
5	فن سے ناانصافی کون کر رہا ہے؟	11
6	خطابت کی بنیادی باتیں	13
I-	مواد اکٹھا کرنا	14
II-	نکتہ آفرینی اور فن خطابت	15
III-	موضوع کا اصلاحی معیار	17
7	خطابت میں فطری انداز کی اہمیت	18
8	خطابت کو مؤثر بنانے کا آسان طریقہ	20
9	خطابت کا مقصد تنقید نہیں	21
10	خطابت کا حسن، آواز کا اُتار چڑھاؤ	23
11	موضوع کی مکمل تیاری ہی کامیابی ہے	24
12	اسٹیج کا احترام سب کیلئے ضروری ہے	25
13	خطاب کا ابتدائی حصہ، درمیانی حصہ اور اختتامی حصہ	26
I-	خطاب کا ابتدائی حصہ	27
II-	خطاب کا درمیانی حصہ	28
III-	خطاب کا اختتامی حصہ	29
14	اشعار کی زیادتی	30

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
15	خطابت اور ذاتی اعتماد کی دولت	31
16	خطاب کی لفاظی میں ربط کی اہمیت	32
17	چہرہ شناسی اور ماحول شناسی	33
18	ایک خطیب کے مطالعے کا معیار	35
19	صرف خوش آوازی ہی کامیابی نہیں	37
20	ایک خطیب......کا تکیہ کلام	39
21	موضوع......شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ	41
22	موضوع......رحمتِ مصطفیٰ ﷺ	79
23	موضوع......درودِ مصطفیٰ ﷺ	110
24	موضوع......ذاتِ مصطفیٰ ﷺ	143
25	موضوع......خصائصِ مصطفیٰ ﷺ	165
26	موضوع......مدحتِ مصطفیٰ ﷺ	195
27	موضوع......محبتِ مصطفیٰ ﷺ	229
28	موضوع......علمِ مصطفیٰ ﷺ	263
29	موضوع......نظامِ مصطفیٰ ﷺ	296
30	موضوع......اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ	315

Scanned with CamScanner

انتساب

عالم اسلام کی مشہور درسگاہ

جامعہ سراجیہ نعیمیہ (برائے خواتین)

کی پوری **انتظامیہ** کے نام

جنہوں نے معلمات وطالبات کو **فن خطابت** کی باقاعدہ تعلیم دینے کا سلسلہ سب سے پہلے شروع فرمایا۔

خاکسار!

قاری محمد نوید شاکر چشتی
0300-4300213
0315 4300213

فن خطابت کی تعارفی باتیں

تمام تعریفوں کے لائق وہی ذات پاک ہے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا...... بے شمار درود پاک سید کونین، سرور کونین ﷺ کی ذات پاک پر کہ جن کی ذات پاک عالمین کیلئے رحمت ہے اور اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں سید کائنات ﷺ کے تمام صحابہ کرام پر اور آپ ﷺ کی تمام آل پاک پر کہ جن کی محبت اثاثۂ آخرت ہے۔

راقم الحروف نے مستورات کے خطابات بمعہ طریقہ خطابت کتاب کے حصہ اول میں بھی خطابت کے چند بنیادی اصولوں پر بات کی اور اب اس دوسرے حصے میں جو کہ الحمد للہ آپ قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہے اس میں بھی اسی گزشتہ سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے جو اصول اور ضروری باتیں فن خطابت کے حوالے سے رہ گئیں تھیں ان پر بات کرنا اور یہ اصول اور قواعد کی باتیں فن خطابت کا ذوق وشوق رکھنے والے حضرات اور اپنی معلمات اور مبلغات بہنوں بیٹیوں کیلئے بار دیگر چند اضافوں کے ساتھ لکھنے ضروری سمجھے ہیں تو اس ضرورت کے پیش نظر ''فن خطابت کی تعارفی باتیں'' لکھنے سے اس سلسلے کا آغاز کرنا چاہ رہے ہیں۔

تو قارئین کرام!

فن خطابت کی تعریف اور اس کا حوالہ وتعارف پیش کرتے ہوئے اگر یہ بھی کہہ دیا جائے کہ جتنی پرانی تاریخ انسان کی ہے اتنی ہی پرانی اور قدیم تاریخ خطابت کی ہے، کیونکہ اگر لغت دانوں سے رہنمائی لیتے ہوئے اس ''خطابت'' کی لغوی اور اصطلاحی حیثیت پر بات کریں تو جواب یہی آتا ہے کہ اس کا معنی ہے...... بات

کرنا......کسی کو اپنی گفتگو کے ذریعے سے کسی چیز سے آگاہ کرنا......تو خطابت سے ہی تو انسانیت نے خطاب فرما کر ملائکہ پر اپنی فضیلت کو ثابت کیا۔

تو قارئین کرام! ویسے عرفاء تو اس "فن خطابت" کا ایک معروف معنیٰ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک ایسا فن جس کے ذریعے سے انسان اپنے مالک و خالق کی باتیں انسانوں تک پہنچائے......اور پھر اس کے بعد بھی اس فن گفتار کے کچھ اور قواعد اور اصول ہیں کہ جو باتیں انسانوں سے کرنی ہیں وہ کس انداز میں کی جائیں؟ یعنی انسان جب کسی کے سامنے اپنا اظہار مافی الضمیر کرنے لگے تو انداز بیاں کیسا ہو اور جو گفتگو وہ کرنے جا رہا ہے اس کا ادبی معیار کیا ہونا چاہئے......تو آیئے قرآن پڑھئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے......کہ

وقولوا للناس حسنا

اور لوگوں سے اچھی باتیں کرو

ہاں تو میرے بھائیو اور خطیبہ بہنو!

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جو بات کرنی ہے وہ تو ہر طرف سے ادبی تقاضے پورے کر رہی ہو اور انداز بیاں اچھا نہ ہو

ایک اچھی بات میں مزید نکھار اور نفاست اس وقت ہی پیدا ہوتی ہے کہ جب اس اچھی بات کو عین فن گفتار کے اصولوں کے مطابق حسین جامہ پہنا کر اپنے سننے والوں کے سامنے پیش کیا جائے جب ایک خطاب کرنے والے خطیب یا خطیبہ کے اندر یہ جوہر اور بے مثال صلاحیت پیدا ہو جائے تو پھر حقیقتاً ادھر نوک زباں سے الفاظ ادا ہو کر پردہ سماعت سے ٹکراتے ہیں تو صرف وہ یہیں تک ہی محدود نہیں رہتے...... بلکہ سننے والوں کے دلوں میں اتر جاتے ہیں......اور اچھے انداز سے بیان کئے ہوئے

تمام کلمات دماغوں پر اپنا نقش حسین جما لیتے ہیں......غفلت کا جامہ پہن کر سوئی ہوئی قوموں کو اسی فن کے ذریعے سے بیدار کر کے ایک نصب العین کو پہچاننے کے لئے کمر بستہ کیا گیا......مذہبی دینی حوالے سے تو فن خطابت کے ذریعے سے یعنی تبلیغ دین کے احسن اور حسیں انداز بیاں سے ہی دین کے روشن پیغامات اور نورانی احکامات کا پرچم گھر گھر میں لہرایا گیا۔

2- خطابت کا قدیمی تعارف:

الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں اور سید کائنات ﷺ کی ذات پاک کا کلمہ پڑھنے والے ہیں اور آپ سید کائنات ﷺ کا تعلق عرب سے ہے اور یہ بات بھی آپ نے اکثر علماء کرام سے سنی ہوگی......کہ عربوں میں یہ فن ہمیشہ سے اپنے بام عروج پر رہا ہے اور انداز گفتگو میں نکھار پیدا کر کے بولنا اور کسی کے سامنے اچھے لہجہ میں اپنا اظہار مافی الضمیر کرنا عربوں کا وطیرہ رہا ہے......اگر قدیم تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ یہی ایک خطابت کے ذریعے سے عربوں کا حسین انداز تھا کہ جس کو پورے عرب کے ہر دور میں کافی حد تک اہمیت حاصل رہی ہے......اور عربوں کو ہر دور میں اپنی زور بیانی اور فصیح للسانی پر بڑا ناز و فخر رہا ہے اسی وجہ سے تو وہ خود کو اہل زبان یعنی انداز بیاں اور الفاظ کے جادو بیاں ہونے کی وجہ خود کو عربی اور اس کے علاوہ تمام اقوام کو عجمی یعنی (گونگا) سمجھتے تھے......تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ خطابت نام ہے اچھے الفاظ میں گفتگو کرنے اور انداز حسیں سے اظہار مافی الضمیر کرنے کا تو عربوں میں بے شک کافی حد تک لوگوں میں پہلے تعلیمی کی ضرورت تھی لیکن وہ جہاں اپنے بچوں کو تلوار چلانا، نیزہ چلانا سکھاتے تھے ان تمام کاموں میں سے زیادہ وہ اس بات پر توجہ مرکوز کرتے کہ اپنے بچوں کو اچھے انداز میں بات کرنے

Scanned with CamScanner

کے فن سے ضرور متعارف کرتے اور اپنی باتوں کو زور بیاں سے نکھار دے کر بیان کرنے کو وہ اپنی نسلی اہمیت کا حوالہ جانتے تھے۔

3- خطابت موجودہ دور میں:

فن خطابت کے ایک جوہر حسیں سے مکمل طور پر وابستگی رکھنے والا خطیب......یا اس صلاحیت سے مالا مال خطیبہ۔

تمام اس بات سے آگاہ ہیں کہ خطابت کا ایک حوالہ یہ بھی ہے کہ خطابت کے عین اصولوں پر عبور رکھتے ہوئے جب کوئی بیان کرنے والا بیان کرتا ہے تو سننے والوں پر انداز بیاں کے جادو کا اثر واضح عیاں ہوتا ہے......ہاں تو یہی ایک فن ''فن خطابت'' ہے کہ جس کے ذریعے سے انسانی دل و دماغ کو نکھار دیا جاتا ہے اور اپنی مذہبی دینی باتوں کا ایسا نقش بھی چھوڑ دیا جاتا ہے کہ اکثر اوقات دل پھر اسی انداز بیاں میں بات سننے کا متمنی ہوتا ہے۔

کیونکہ اچھے اور سلجھے ہوئے انداز بیاں سے اپنے فن یعنی فن خطابت کو زینت دینے والے لوگ ہی اپنی نوک زباں سے وہ جوہر لٹاتے ہیں کہ جو بیک وقت دل و دماغ اور قلب و روح پر اثر انداز ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

اور آج کے دور میں بھی اس فن خطابت کو خاصہ عروج حاصل ہے......الحمد اللہ میں بطور تشکر یہ بات یہاں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلسنت و جماعت کو ایسے خطیب عطا فرمائے ہیں اور ایسے لوگوں کو اس فن پر ملکہ عطا فرمایا ہے کہ دینی اور اصلاحی محافل میں جس فن پر بھی اپنی گفتار کی چاشنی کی مٹھاس بھرتے ہیں کمال کر دیتے ہیں۔

آج کے دور میں بھی فن خطابت پر ایسا عروج ہے اور ایسے خطباء حضرات کثیر

تعداد میں موجود ہیں کہ جن کے خطاب کرنے سے اہل مجلس پر روحانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے......اور اجتماع گاہ میں موجود سامعین ایسا سرور حاصل کرتے ہیں کہ جیسے کسی نے وقت کی سانس روک دی ہو......اور خطابت کے روشن جوہر دکھاتے ہوئے جب اصلاحی پہلو پر گفتگو ہوتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے الفاظ سننے والوں کے دلوں کے دروازوں پر دستک دے رہے ہوں اور دینی احکامات کے پیغامات کو سننے والوں کے دلوں میں اجاگر فرما کر اپنی اصلاح کرنے کے جذبے کی طرف جھنجھوڑ کر راغب کر رہے ہوں......اور دور حاضر کے بے شمار نامور واعظین، مقررین اور خطباء کے الفاظ ادھر تو موصوف کی زبان سے بالترتیب نکل رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف سننے والوں کی سماعت کو چوم کر سوچوں کو حسن عمل کا جامہ پہنا رہے ہوتے ہیں۔

4- فن سے ناانصافی کون کر رہا ہے؟:

یقیناً ان سطور کو پڑھتے ہوئے اور اس کے پیچھے بیان ہونے والی ہیڈ لائن کو پڑھتے ہوئے آپ کے ذہنوں میں یہ بات بھی ایک سوال کی طرح ابھر رہی ہو گی کہ جہاں پچھلے اوراق میں اس فن سے وابستگی اختیار کرنے اور صحیح طریقے سے سلجھے ہوئے انداز بیان کے ساتھ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دینے والوں کا ذکر ہو رہا تھا تو اچانک یہ بات کس طرف چلی گی تو قارئین کرام!

جہاں اس دور حاضر میں فن خطابت کے عظیم شہسوار اور شہباز موجود ہیں وہاں یہ بات بھی مشاہدے سے ثابت ہو رہی ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی اب اس مقدس فن کے موسس و موجد بننے کی کوشش کر رہے ہیں اور اپنا سارا وقت صرف اور صرف بڑے بڑے دعوے کرنے پر صرف کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں......اور پھر جذبات میں انتہائی قابل اعتراض جملے بھی بول جاتے ہیں اور اکثر اوقات تو ایسے بے مقصد اور بے

Scanned with CamScanner

معنیٰ جملے بولنے کو ایسے خودساختہ خطیب اپنی خطابت کا حسن وکمال اور رعب سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت سے اس بات کا کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا...... قارئین محترم!

یہ ساری نحوست جاہلیت کی ہے کہ کچھ لوگوں نے آج خود کو اس فن کا امام ثابت کرنے کی اٹھان رکھی ہے مگر اپنا پلہ علم وعمل کے زیور سے تو خالی ہے،ہی مگر سننے والوں کے ذہن بھی خراب کر دیتے ہیں...... اصل میں یہ کام صاحب علم لوگوں کا تھا جو آج فن سے ناآشنا کو نرغے میں بھی آتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

مطالعہ کرنا نہیں...... مشق وتکرار سے واسطہ نہیں...... قرآنی آیات کو ازبر کرنا نہیں ...... موضوع کی اہمیت کو پہچاننا نہیں...... حدیث کی کتابوں کو ہاتھ لگانا نہیں...... اور بیٹھ جاتے ہیں اچھے اسٹیج پر خطیب اعظم بنکر چڑھ جاتے ہیں اللہ کیلئے اس بات کا احساس تو کیجئے کہ یہ ایک تبلیغ دین کا طریقہ اور خطابت کے جوہر کی صورت میں ایک حسین سلیقہ ہے۔

اصل میں لوگوں کو اللہ کے بے مثال اور برحق پیغام سنانا اور انہیں اپنی اصلاح کرنے کی طرف رغبت دلانا یہ انبیاء کرام کا روشن طریقہ ہے اور ایسا روشن طریقہ ہے کہ جسے کسی بھی نبی اور رسول نے ترک نہیں کیا۔

تو پھر آپ یہ باتیں پڑھتے ہوئے خود ہی انصاف کیجئے کہ نہ قرآن کی آیات کا بالفظ صحیح ہو اور نہ حدیث کی تعریف صحیح ہو اور نہ ہی اپنے فن کی پاکیزگی اور نسبت کا احساس ہو تو کیا خیال ہے یہ کام اگر 30 روپے کی کیسٹ سن کر ہی شروع کر دیا جائے تو یہ کتنی بڑی ناانصافی ہے اس فن کے ساتھ اور اپنے دینی فریضے کے ساتھ...... دیکھئے سید کائنات ﷺ نے شاید ایسے لوگوں سے ہمیں بچنے کیلئے ارشاد فرمایا......کہ:

اتخذو اروسا جھالا، فضلوا واضلوا

ترجمہ: کہ ایسے جہلا لوگ مقتدا اور پیشوا شمار ہوں گے اور لوگ انہی سے فتویٰ حاصل کریں گے اور یہ جاہل خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دینگے

تو یہاں یہی میری ایک گزارش ہے کہ آج صاحب علم لوگوں کو چاہئے کہ وہ میدان میں آئیں کیونکہ اکثر صاحب علم لوگوں کو یہ بات کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ جی خطیب تو بہت ہیں ہم نے خطابت کے میدان میں آ کر کون سی پہاڑی سر کو لینی ہے...... بس ہم اپنی تدریسی مصروفیات کی وجہ سے بہت مصروف ہیں...... ہم نے خطابت کے شوق کو کبھی اپنایا ہی نہیں تو عزیزانِ گرامی!

میرے خیال میں جب یہ جواب صاحب علم لوگوں کی طرف سے آنا شروع ہوئے تو پھر اس وقت ''فن خطابت'' سے بھی جہلا نے اپنا ناطہ قائم کر لیا اور پوری دو، دو گھنٹے کی تقریر میں نہ کوئی قرآنی آیت اور نہ ہی کوئی حدیث پاک پڑھتے ہیں...... تو خدا کے واسطے میں انتہائی ادب سے گزارش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں صاحب علم لوگوں سے یعنی علمائے کرام سے کہ وہ بھی اس فن کی طرف توجہ دیں اور خطابت کے زور بیاں سے قرآن وحدیث کی روشنی میں لوگوں کو منفرد علمی موضوعات پر خطاب سنائیں اور سننے والوں کی اصلاح فرمائیں کیونکہ یہی آج ہر مسلمان کا فریضہ ہے اور امت مسلمہ کی پہچان ہے

ورنہ اگر علماء کرام نے اس طرف سے آہستہ آہستہ سے توجہ ہٹاتے ہوئے اگر مکمل توجہ ہٹا دی تو یہ فن مکمل طور پر ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا جو سننے والوں کو دین کی اصل روحانیت سے بہت دور کر دیں گے۔

5- خطابت کی بنیادی باتیں

i- مواد اکٹھا کرنا ii- نکتہ آفرینی iii- مواد کا اصلاحی معیار

Scanned with CamScanner

i- مواد اکٹھا کرنا:

اکثر فن خطابت پر بات کرتے ہوئے اس فن کے وابستگان کی طرف سے یہ بات سننے میں آتی ہے کہ خطابت ایک صرف ''وہبی'' جوہر ہے جو صرف اللہ کی طرف سے جس کسی میں خداداد صلاحیتیں ہوں انہی لوگوں کا ورثہ رہتا ہے......تو ناچیز راقم الحروف یہاں پر یہ بات بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ یہ فن یعنی فن خطابت ایک ''وہبی'' جوہر ہی نہیں بلکہ یہ محنت سے بھی حاصل کیا جاتا ہے جیسے دیکھیے کہ انسان کا شب و روز بے شمار ایسے کاموں سے واسطہ رہتا ہے کہ جن کو انسان محنت شاقہ سے اور انتہائی لگن سے سیکھ کر ان میں مہارت اور عبور حاصل کر لیتا ہے

ایسے ہی سمجھئے کہ فن خطابت بھی ایک ایسا ہی جوہر ہے کہ اگر اس کو سیکھنے میں بھی محنت کا ساتھ اختیار کیا جائے تو اس میں بھی مہارت حاصل کی جا سکتی ہے۔

اس فن خطابت کے حسن کو سب سے زیادہ نکھار دینے والی چیز اور اس فن میں جاذبیت پیدا کر دینے والی چیز جو اس کے لئے ابتدائی سیڑھی کی حیثیت رکھتی ہے وہ ہے اچھا مواد:

اور مواد اکٹھا کرنے میں بھی خاص محنت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے ایک نقاش شیشے کے کسی پیس کو تراشتا ہے اور پھر دیکھتا ہے کہ اس میں کیا خوبی ہے اور کیا خامی ہے اور مجھے اب اور زیادہ محنت کس چیز پر کرنی ہے کہ جس سے یہ میرا تیار کردہ ماڈل اچھا اور خوب تسلیم کیا جائے......تو اسی طرح آپ مواد کو لیجئے کہ اس پر بھی خاصی محنت کرنی پڑتی ہے اور پھر دیکھا جاتا ہے کہ اس میں کوئی اگر خامی ہے تو وہ کہاں واقعہ ہے اور اس کمی کو ختم کر کے اس میں خوبی کا رنگ بھرنے کیلئے مجھے مزید کن نکات کی ضرورت ہے اور یاد رکھئے کہ آپ کے انداز کی جولانی اور خطابت کی خوش بیانی آپ کے پیش کردہ

مواد کے مستند اور اصلاحی پہلوؤں سے مزین ہونے میں مضمر ہے......کیونکہ اگر کسی خطاب کرنے والے کے پاس انداز کی خوبصورتی بھی اور حسین لفاظی بھی ہو مگر مواد میں اگر ایک اچھے اور مستند موضوع کے مطابق قرآنی آیات احادیث مبارکہ کا فیضان......اکابرین اور کاملین کے اقوال شامل نہ ہوں تو وہ مقرر اور خطیب یا خطیبہ ایک اچھا بولنے میں تو شہرت حاصل کر سکتے ہیں......مگر اپنی خطابت کے ذریعے سے لوگوں کے شعور کو بیدار کرنے میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکتے، کیونکہ اگر تقریر کا مواد مستند اور معیاری نہیں ہوگا تو پھر اس میں برکتِ احکامات شریعت کہاں سے آئے گی اور حدیث نبوی ﷺ سے اگر مواد کو نکھارا نہ جائے تو پھر وہ خطاب اپنے بیان کرنے والے کا ذاتی خطاب ہوا......دین متین کی تبلیغ کا فریضہ تو اس کو نہیں کہہ سکتے۔

اس لئے فن خطابت سے وابستگی اختیار کرنے والے ہمارے بھائیوں اور طالبات و معلمات بہنوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے خطاب اور تقریر کا حسن اپنے مواد کے حسن میں تلاش کریں اور اپنے مواد کا حسن قرآنی آیات......احادیث مبارکہ......اور آئمہ و اکابرین کے مستند اقوال کو بنائیں پھر ہی آپ کی خطابت زندہ باد ہے اور پھر ہی آپ کی تقریر پیغام شاد ہے

کیونکہ مواد اگر محنت سے تیار کیا ہوگا تو اس میں محنت کا اثر اور رنگ بھی نمایاں ہوگا اور انداز بیاں میں روحانیت پیدا ہوگی اور آپ کو خطابت میں نیک نامی حاصل ہوگی۔

ii- نکتہ آفرینی اور فن خطابت:

آپ قارئین کرام اس بات سے تو بخوبی واقف ہوں گے کہ ہم اگر بازار میں کسی کپڑے والے کی دکان پر کپڑا خریدنے کیلئے جائیں تو وہ ہماری مطلوبہ چیز کی اچھی

Scanned with CamScanner

کوالٹی میں کافی ورائٹی دکھاتا ہے اور پھر اس کے علاوہ بھی وہ اس موجودہ پیش کی جانے والی اچھی ورائٹی سے بھی اعلیٰ کوالٹی کی ورائٹی اپنے پاس رکھے ہوئے ہوتا ہے اور جب موقعہ جانے اور دیکھے کہ گاہک کی توجہ میری اس کوالٹی سے جو میں نے انہیں دکھائی ہے ہٹ چکی ہے تو وہ فوراً وہ اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا نکالتا ہے جو کہ اس نے گودام میں چھپا کر رکھا ہوتا ہے اور اب گاہک کو دیکھ کر اور اس کی تمنا کو دیکھ کر...... وہ اچھی کوالٹی والا کپڑا ابھی دکھاتا ہے اور وہ کپڑا ایسا نفیس ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس نے جو بھی اچھی کوالٹی کے کپڑے دکھائے ہوتے ہیں ان سب کا مغز ہوتا ہے تو ایسے میں گاہک ہنس کر منہ مانگے دام دیکر چیز کو پسند کر کے لے جاتا ہے۔

تو دیکھئے یہ تو ایک ضمن میں مثال عرض کی گئی اس کی بات یہ ہے کہ فن خطابت میں ایک اچھا بولنے والے کیلئے نکتہ دانی بہت اہمیت کی حامل چیز ہے، کیونکہ جہاں سارا مستند مواد بیان ہوا وہاں اسی مواد میں سے ایک عظیم اور قابل قدر نکتہ نکال کر اس پر بات کی جائے تو سارا ماحول مہک جاتا ہے...... بلکہ میں سرور آجاتا ہے......اس کے لئے ضرورت ہے کہ اچھے مستند اور قابل اکابر علماء ومقررین کی مجلس میں بیٹھا جائے اور ان سے اپنے موضوع کے حوالے سے رہنمائی لی جائے اور پھر اس نکتے کو اچھے اور سلجھے ہوئے انداز بیاں سے عوام کے سامنے پیش کیا جائے اور اس کا اچھا رزلٹ یہ ہوگا کہ اس نکات کو اچھے اور مستند طریقے سے مع امثال بیان کرنا آپ کی تقریر کے سارے دورانیئے کا خلاصہ ثابت ہوگا اور آپ کے چاہنے والے سامعین کی تعداد میں کافی حد تک اضافہ ہوگا اور اہل مجلس میں آپ کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا تو اس باریک بینی سے مطالعہ کیجئے اور مستند کتابوں سے مستند تقریری نکات کی تیاری کیجئے...... بات سے بات نکالنا اور ہر لفظ کو اس کی صحیح شاہراہ پر چلانا اور کوشش کر کے

سننے والوں کو نئے سے نیا موضوع سنانا بھی خطابت کا جوبن ہے اور دوسرے معنوں میں فن خطابت کا حسن ہے۔

(iii-) موضوع کا اصلاحی معیار

یہ بات اکثر مشاہدے سے سامنے آئی ہے کچھ خطباء حضرات جو ابھی نئے نئے اس فن سے وابستگی اختیار کرتے ہیں کہ وہ خطابت کے جوہر دکھانے کیلئے صرف ان موضوعات کا انتخاب ہی کرتے ہیں کہ جن موضوعات کو سن کر عوام انہیں دل کھول کر داد دیں اور ہر طرف سے اجتماع گاہ میں سے نعروں کی آوازیں آتی رہیں اور ہر آنے والی گھڑی میں نئے خطیب صاحب...... یا خطیبہ باجی اپنے لچھے دار خطاب میں اشعار پر اشعار پڑھتے جاتے ہیں

اور وہ عوام کے اس دل کھول کر داد دینے کو اپنی تقریر یا اپنے خطاب کی کامیابی گردانتے ہیں...... حالانکہ اس میں ایک ضروری چیز جس کی انتہائی اہمیت تھی وہ حذف ہوگئی۔

یعنی جو چیز حذف کر دی گئی وہ ہے ''موضوع کا اصلاحی پہلو'' یعنی کہ ہر خطیب یا خطیبہ مقرر یا مقررہ واعظ یا واعظہ، مبلغ یا مبلغہ کا اصل میں حق یہ بنتا تھا کہ وہ اس دور کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اور اس پرفتن دور میں عوام کی اصلاح کرنے کے اہم پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاح، انسانیت کا روشن جذبہ لیکر تیاری کرتے اور جن باتوں سے اجتناب کرنے کا قرآن وحدیث میں حکم نازل ہوا ہے ان سے بچنے کی تلقین کرتے اور جن کاموں میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے ان باتوں کو اپنانے کی نصیحت کرتے تو یہ موضوع جہاں عوامی توجہ بیان کرنے والے کے اچھے انداز کی وجہ سے حاصل کرتا وہاں پر کئی سننے والوں کے ظاہر و باطن کے

Scanned with CamScanner

سنورنے کا سبب بھی ثابت ہوتا...... کیونکہ یہ حقیقت تو سب پر ظاہر ہے کہ انسانیت کی اصلاح انبیاء کرام کا مقدس طریقہ رہا ہے اور اب قیامت تک آپ معلم کائنات ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی یا رسول آنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا......تو اب یہ خدمت دین اور اصلاح امت کی ذمہ داری ویسے تو ہر مسلمان پر ہے کہ وہ جتنا بھی دین کے بارے میں علم رکھتا ہے اس کو بذریعہ تبلیغ اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچائے اور دوسری طرف یہ ذمہ داری آج وارثانِ منبر ومحراب، خطباء، مقررین، واعظین یا واعظات پر بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے منصب سے مکمل وفا کرتے ہوئے اور اپنے منصب ومرتبے کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے خطابات...... تقاریر کے ذریعے سے اصلاح امت کا فریضہ سرانجام دیں آج تو ویسے بھی محافل نعت کا سلسلہ اپنے عروج پر ہے اور لوگ نعت کی صورت میں کافی حد تک اشعار سنتے ہی رہتے ہیں......آج صاحبان اسٹیج کو یہ ذمہ داری جوان پر بدرجہ اولیٰ لازمی ہے کہ دین متین کی تبلیغ کریں اور اپنے روشن عقائد کی مستند طریقے سے ترجمانی کریں اور جن دینی اور دنیاوی کاموں کو کرنے کی فضیلتیں قرآن حدیث میں بیان ہوئی ہیں ان کو اچھے طریقے سے اپنے انداز خطابت میں ڈھال کر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور جن کاموں کے کرنے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے ان تمام پہلوؤں کو کھول کھول کر انتہائی وضاحت کے ساتھ سننے والوں کے گوش گزار کیا جائے......تاکہ خطابت کا حسن بھی قائم رہے اور اپنے منصب کی ذمہ داریاں بھی صحیح طریقے سے ادا ہوتی رہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضائے حقیقی بھی نصیب ہوتی رہے۔

6-خطابت میں فطری انداز کی اہمیت:

اکثر اوقات محافل اور جلسوں میں یہ چیز دیکھنے میں آتی ہے کہ ایک خطاب

کرنے والا دوران خطبہ ہی اپنا ایک علیحدہ انداز متعارف کروانے کی کوشش کرتا ہے اور چند ہی لمحوں بعد وہ انداز بھی بدلتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور مزید وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خدا جانے انداز کہاں چلا جاتا ہے اور وہ گنی چنی لفاظی کسی اور نگر میں چلی جاتی ہے

تو یہ چیزیں اس وقت ہوتی ہیں کہ جب ایک ابتدائی خطیب یا خطیبہ اپنے فطری انداز کو چھوڑ کر بناوٹی انداز اپنانے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر کسی بڑے کے بڑے لفظوں اور جملوں کی نقل کرتے ہیں تو محترم قارئین اگر کوئی ابتدائی خطیب یا خطیبہ اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالیں کہ ہم فلاں بڑے خطیب کے فلاں فلاں بڑے جملوں کو نقل کر کے وہی بن جائیں گے جس کی ہم نقل کر رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ دل کو بے فائدہ سی تسلیاں دینے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔

ماہرین فن کے مطابق یہ ایک فریضہ تبلیغ دین کا ذریعہ ہے اس میں اول تو کوئی بناوٹی پہلو ہونا ہی نہیں چاہئے اور ویسے بھی یہ تو ایک عام سی بات ہے کہ جو تجربے سے ثابت ہے کہ ہمیشہ وہی بات اپنی اہمیت اور قوت برقرار رکھتی ہے جو دل سے نکلتی ہے اور ابتدائی خطیبہ بہنوں اور بھائیوں کو یہ چیز بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہئے اور وہ ہمیشہ وہی بات اثر رکھتی ہے جو بے تکلفی سے پاک ہو اور سادہ لفظوں میں کہہ دی جائے کہ خطیب یا خطیبہ کے دل کی آواز ہو اور بھی جب کوئی موضوع بیان کرنے والا کر رہا ہو خود اس کی طبیعت پر اس ماحول کی روحانی کیفیات طاری ہوں اور یہ اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب ایک خطاب کرنے والے کی ہر بات اس کی اپنی ہو یعنی کہ انداز بیاں میں نقالی کا رنگ نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قول جو کہ کوئی خطاب کرنے والا خطیب یا خطیبہ کہہ رہے ہوں وہ قول اگر کسی بڑے خطیب کا ہو تو وہ اس کا حوالہ

Scanned with CamScanner

ضرور دے اور کوشش یہ کرے کہ اس قول کو اپنے انداز میں پیش کرے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سننے والے سامعین یا سامعات کی طرف سے نقالی کرنے کی چھاپ آپ پر لگ جائے اور آپ اپنا تعارف اور حوالہ اور پہچان کبھی پیش نہ کر سکیں۔

7- خطاب کو موثر بنانے کا آسان طریقہ:

یہ تو ایک فطری بات ہے کہ ہر خطابت سے وابستہ انسان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ میرا خطاب انتہائی با اثر اور توجہ کا حامل ہو تو اہل فن نے اس ارادے میں کامیاب ہونے کیلئے بھی ایک موثر اصول بیان کیا ہے...... کہ:

سب سے پہلے خطاب کرنے والا یا خطاب کرنے والی خطیبہ بہن اپنے ذہن میں یہ بات پکی طرح سے راسخ کرے کہ میں نے جس موضوع کو بھی سننے والوں کے سامنے بیان کرنا ہے وہ انتہائی مستند ہونا چاہئے اور اس کیلئے سب سے اہم اور ضروری چیز جو اس مقصد میں کامیابی سے ہمکنار کر سکتی ہے وہ ہے خود کو مستند کتابوں کے مطالعے کا عادی بنانا اگر آپ اس طریقے کو اپنا خاص وطیرہ بنانے میں کامیاب ہونگے تو پھر وہ وقت دور نہیں کہ جب مستند موضوعات کو بیان کرنے والوں میں آپ کا ایک حوالہ موجود رہے گا اور اگر کسی موضوع کی تیاری میں اپنے کسی سینئر بزرگ کا خطاب سننا ہو تو اس کی ریکارڈنگ حاصل کر کے بار بار اس کو سنا جائے اور مستند خطاب میں بیان ہونے والے تمام حوالہ جات کو اصل کتابوں سے حاصل کیا جائے اور صحیح تلفظ کے ساتھ بہترین انداز میں تمام عبارات کو ازبر کرنے کے بعد سننے والوں کے گوش گزار کیا جائے.... اور یاد رکھئے کہ اگر کوئی ایسی بات کہیں سے سننے کو ملے کہ جس کا حوالہ بھی حاصل نہ ہو تو آپ کے لئے یہ بات زیادہ بہتر ثابت ہوگی کہ ایسی کوئی بات اپنے سننے والوں کے سامنے پیش کرنے سے گریز کیا جائے کیونکہ اگر سننے والوں کے سامنے آپ

نے وہ بات اور روایت پیش کر دی جس کا آپ کو خود حوالہ اور اصلیت یاد نہیں تو اگر سننے والوں میں سے کسی نے اس کے بارے میں سوال کر دیا تو آپ کی عزت نفس مجروح ہوگی اور پھر اس وقت تو آپ اس کا حوالہ بھی پیش نہیں کر سکتے یعنی مطلب کہ جس سے آپ نے یہ بات سن کر آگے بیان کر دی ہے اس کا ذکر اور حوالہ بھی آپ کسی کے سامنے پیش نہیں کر سکتے کہ یہ کام بھی آپ کی مقبولیت کو متاثر کر سکتا ہے۔

آج تو تقاریر اور خطابات کو مستند بنانا انتہائی آسان ہو چکا ہے کیونکہ آج مارکیٹ سے ہر حدیث کی کتاب کا ترجمہ مل جاتا ہے اور نہ صرف ترجمہ مل جاتا ہے بلکہ ان تمام کی شروحات بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں تو زیادہ سے زیادہ خطابات کے موضوعات کی تیاری انہی کتب سے کی جائے اور ایک تو خود مطالعہ کر کے آپ کے اندر خود اعتمادی کی دولت میں اضافہ ہوگا اور دوسری طرف موضوع کو مستند بنانے میں کوئی کمی بھی نہیں رہے گی۔

8- خطاب کا مقصد تنقید نہیں:

کسی بھی شعبے سے وابستگی رکھنے والا اس وقت ہی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے جب وہ اپنے شعبے کے وقار اور عزت کا خیال رکھتے ہوئے مقصدیت پر توجہ دے اور اپنے شعبے سے وہ لوگ جلد اپنا نام غائب کر بیٹھتے ہیں جو مقصدیت سے ہٹ کر اپنا کام جاری رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے ہی فن خطابت سے وابستگی رکھنے والے لوگوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے...... کہ وہ خطاب کرتے ہوئے اور تقریر کرتے ہوئے یا وعظ کرتے ہوئے اپنی تقریر یا خطاب واعظ کی مقصدیت کے پہلو پر خصوصی توجہ دیں...... کیونکہ اکثر اوقات یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ ابھی ایک بولنے والے نے اچھے لب و لہجے سے خطاب کا آغاز کیا اور ابتدائی گفتگو بھی بامعنی اور مضبوط

Scanned with CamScanner

کی، لیکن خدا جانے کہ کیا ہوتا ہے وہ کچھ بولنے والے جنہیں نعروں کی گونج میں اسٹیج پر تبلیغ دین کا اہم فریضہ سرانجام دینے کیلئے دعوت دی جاتی ہے

جو سٹیج پر آتے ہی خطبہ اور با اثر ابتدائیہ پیش کرنے کے بعد خود سے باہر ہو جاتے ہیں اور گرج دار آواز میں چیخ چیخ کر کسی شخصیت پر یا کسی اور چیز پر کھلے لفظوں میں تنقید شروع کرتے ہیں......حالانکہ اس تنقید کا بظاہر تو کوئی بھی فائدہ نظر نہیں آتا اور نہ ہی ایسی گفتگو کا موقع محل کے ساتھ کوئی تعلق ہوتا ہے......بس تنقید ہی تنقید کی فضا قائم ہو جاتی ہے اور حصول دین کی نیت سے آنے والے اور اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی باتیں سننے کیلئے آنے والے بس حیرت سے ادھر اور کبھی ادھر دیکھتے دیکھتے آخر کار تھک ہار کر مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو یقین جانیئے اس میں ایک نقصان تو بانی محفل یا جلسے کی انتظامیہ کا ہوا کہ جن کا مذہبی پروگرام کروانے کا مقصد ہی فوت ہو گیا اور دوسرا سب سے بڑا نقصان اس خطیب صاحب یا پھر خطیبہ باجی کا ہوا جو خدمت دین اور مسلک کی پاسبانی کا مقصد بھول کر صرف اپنی ذاتی انا کا مسئلہ بنا کر کسی پر تنقیدی اعتراضات کی بوچھاڑ کر کے محفل یا جلسے سے ناکام واپس لوٹتے ہیں۔

محترم قارئین کرام!

جس طرح ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے بندوں کی کامیابی اسی صورت ممکن ہوتی ہے جب اس شعبے سے وابستہ بندے کی پوری نظر اپنے شعبے سے وابستہ ذمہ داریوں کی مقصدیت پر ہوتی ہے......اسی طرح ایک کامیاب خطیب یا خطیبہ کی کامیابی بھی اس میں ہے کہ وہ اپنے موضوع کو ابتدا سے انتہا تک تنقید کی بے مقصد چھاپ سے محفوظ رکھے......کیونکہ آپ کو سننے والے لوگوں کی نظروں میں آپ کا بہت مقام ہوتا ہے اور وہ تہہ دل سے آپ لوگوں کی عزت و تکریم بجالاتے ہیں

اور اگر وہ ہر جگہ پر آپ کو مقصدیت سے ہٹ کر گفتگو کرتے ہوئے پائیں گے تو اس سے آپ کے فن کی مقبولیت میں تو خاصی کمی واقع ہوگی ہی ساتھ آپ کا اپنا وقار بھی مجروح ہونے کا ڈر ہے:

اس لئے انتہائی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ اپنے موضوع کی مقصدیت اور اہمیت پر ہی بات کریں کسی پر بغیر کسی وجہ کے تنقید کرنے سے گریز کریں کیونکہ یہ آپ کی شخصیت اور آپ کے بلند منصب کی شایان شان بات نہیں ہے۔

9- خطابت کا حسن، آواز کا اُتار چڑھاؤ!

اہل فن نے جہاں خطابت کے بے شمار اصول بیان کئے ہیں وہاں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل اصول جو ہے وہ یہ ہے کہ آواز کے اتار اور چڑھاؤ کا خیال رکھنا کیونکہ یہ تو ایک سیدھی سی بات ہے کہ اگر آواز میں سر اور سوز کا ایک ہی پیمانہ مقرر کر کے مسلسل ایک ہی آواز میں بولتے جائیں تو بعض اوقات سننے والے سامعین و سامعات کافی حد تک اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اکثر اوقات تو ان کی توجہ تقریر سے ہٹ جاتی ہے اور وہ ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو جاتے ہیں یا باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں......تو ایک اچھا فن شناس بولنے والا ہمیشہ اس بات پر باریک بینی سے غور کرتا ہے کہ اس وقت میری زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کس جگہ پر تبدیلی چاہتے ہیں اور مجھے اس جگہ آواز کو کسی حد تک بلند کرنا ہے اور کہاں پر آواز کو پست کرنا ہے۔ابھی نئے نئے فن خطابت سے وابستگی اختیار کرنے والے لوگوں کا یہ ذہن بن چکا ہے کہ گرج دار آواز میں ایک تسلسل سے پڑھتے رہنے کا نام خطابت ہے۔

حالانکہ ایسا تو نہیں ہے کیونکہ دیکھئے اگر ایک مصور تصویر تیار کرتا ہے اور اس میں چاہے وہ ایک ہی رنگ استعمال کرتا ہے مگر وہ بھی اس بات کو مدنظر رکھتا ہے کہ میں نے

Scanned with CamScanner

کہاں رنگ تیز کرنا ہے اور کہاں پر ہلکا رنگ استعمال کرنا ہے کیونکہ وہ تجربہ کار مصور جانتا ہے کہ اگر ایک تصویر میں ایک رنگ ایک جیسی مقدار میں تسلسل سے استعمال کیا گیا تو اس سے تقریر کا حسن بگڑ جائے گا۔

تو بس اسی طرح سے یہ بات بھی جان لیجئے کہ اگر ایک ناتجربہ کار خطیب یا خطیبہ ایک ہی گرج دار آواز میں شروع سے آخر تک خطاب کریں گے تو اس سے تقریر کا حسن خراب ہو سکتا ہے، بلکہ خطابت کا حسن تو شائستگی سے بات کرنا ہے اور ایک تجربہ کار خطیب یا خطیبہ ہی اس بات پر مکمل طور پر توجہ دیتے ہیں کہ ہم نے خطبہ کس طرح کی آواز میں پیش کرنا ہے...... ہم نے اپنے موضوع سے وابستہ ابتدائی باتیں کن الفاظ میں اور آواز کے کس درجے میں بیان کرنی ہیں...... ویسے بھی تقریر یا خطاب میں ہر لفظ اور ہر جملہ یا اشعار کا ہر مصرعہ اس بات کا بالکل متحمل نہیں ہوتا کہ اس کو ایک آواز میں یا صرف گرج دار آواز میں ہی بیان کیا جائے تو وہ سجے گا بلکہ ہر کلام اور گفتگو کے ہر گوشے میں خطابت کا حسن اس وقت ہی نمایاں ہوتا ہے کہ جب آواز کے اتار چڑھاؤ کی رموز سے بھی اچھی طرح آشنائی رکھی جائے اور کسی ماہر استاذ سے اس معاملے میں رہنمائی حاصل کرنا تو بہت ہی اچھی بات ہے۔

10- موضوع کی مکمل تیاری ہی کامیابی ہے:

اتفاق سے یہ بات لکھی جا رہی ہے کہ ایک اچھی اور قیمتی بہترین گاڑی پر اگر کوئی سفر کرنے والا سفر کرتا ہے تو وہ یہ بات اپنی توجہ کا مرکز رکھتا ہے کہ آیا گاڑی میں پٹرول کتنا ہے؟ یا "CNG" کتنی ہے اور مجھے اپنی منزل پر آرام سے پہنچنے کیلئے کتنا پٹرول اور "CNG" چاہئے...... ظاہری بات ہے کہ اگر گاڑی میں کوئی فنی خرابی ہوگی یا پٹرول اور "CNG" کم ہوگی تو سفر کرنے والا کبھی بھی آرام سے اپنی منزل تک نہیں

پہنچ پائے گا اور اسی طرح سمجھ لیجئے کہ اگر خطابت کی گاڑی کی بات ہو تو اس کا بھی پٹرول ہے جو اس کو چلاتا ہے یعنی مواد میں وسعت ہونا اور الفاظ سے مالا مال ہونا، اگر ان ابتدائی خطیب یا خطیبہ کے پاس الفاظ کا ذخیرہ اور دلائل کی دولت نہ ہو تو وہ بھی اپنی تقریر یا خطاب کو کبھی بھی با اثر خیال نہیں کر سکتے اس لئے فن خطابت کے ماہرین کے نزدیک ایک خطاب کرنے والے کو اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں پر مکمل دسترس ہونا ضروری ہے...... کیونکہ اگر موضوع میں دلائل یا الفاظ کی اتنی وسعت نہ ہو کہ وہ بیان کرنے والے کو اس کی منزل تک پہنچا سکیں تو یہ اس بیان کرنے والے کے فن میں ایک خاصی کمی ہوگی اس لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ جب بھی کسی تقریر یا خطاب کی تیاری کی جائے تو اس کو اچھے الفاظ کا حسن دیا جائے...... اور ریشم سے ملائم استعارات کا نکھار دیا جائے...... اور بیان کرنے والے کا قال اور حال سب ایک ہی ہوں تو پھر ایک خطیب کامیاب خطیب کہلائے گا اور یہ بات تو اصل میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ موضوع جو بیان کرنے والا اپنا کر بیان کر رہا ہے اس پر مکمل دسترس ہو اور اگر خطاب یا تقریر کا دورانیہ 1 گھنٹہ ہے تو اس کیلئے مواد کا ذخیرہ اور الفاظ کی وسعت اور موضوع کی جولانی 2 گھنٹوں کی ہونی چاہئے۔

11- اسٹیج کا احترام سب کیلئے ضروری ہے:

جس جگہ یا مقام پر بیٹھ کر محفل کو چلایا جائے اور پورے پنڈال کا جو مرکزی گوشہ ہوا سے اسٹیج کہتے ہیں اور اس کا احترام بھی سب سننے اور سنانے والوں پر لازم ہوتا ہے...... چند مرتبہ راقم الحروف کو اس بات سے بھی اتفاق ہوا کہ اسٹیج پر پڑھنے والے بیٹھے ہیں اور ان تمام پڑھنے والے ثناء خوانوں میں سے سب سے زیادہ اہمیت بھی خطیب صاحب کو حاصل ہوتی ہے اور ایک خطیب یا خطیبہ کو چاہئے کہ انہوں نے بے

شمار لوگوں کی نگاہوں کا مرکز ومحور بنا ہوتا ہے اس لئے کوشش یہی کی جائے کہ اسٹیج پر انتہائی سنجیدگی اختیار کر کے رہنا چاہئے...... کیونکہ جہاں لوگ اپنے پسندیدہ بولنے والوں کو سننے آتے ہیں وہاں لوگ یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پسندیدہ خطیب اپنی طبیعت میں سنجیدگی کا کیا معیار رکھتے ہیں۔

اور اگر کوئی اسٹیج پر اپنے فن کے جواہر سامعین وسامعات میں تقسیم کر رہا ہو اور تھوڑی دیر بعد جب کہ اس کا خطاب یا تقریر ختم ہو جائے تو وہ قہقہے لگا کر ہنسنا شروع ہو جائے تو اس طرح کرنے کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ فن شناس لوگوں کے حلقے میں ایسے خطباء اور مقررین کی مقبولیت میں خاصی کمی واقع ہوتی ہے یاد رکھئے کہ جس اسٹیج پر بیٹھ کر آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر پاک کرتے ہیں جلسہ گاہ کا یہ مرکز و محور مقام جس کو اسٹیج کہتے ہیں بہت زیادہ عزت اور احترام کے قابل ہے اور پل پل احتیاط سے کام لینا چاہئے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ محفل میلاد کے اسٹیج پر خوش گپیوں میں مصروف ہوتے ہوئے نادانی سے کوئی ایسی غلطی ہو جائے جو اسٹیج کے آداب کے منافی ہو (العیاذ باللہ)

تو اس فن خطابت کے پرانے اور نئے وابستگان کا حق بنتا ہے کہ وہ خود بھی سامعین وسامعات کو محافل کے اسٹیج کی قدر و قیمت بتائیں اور خود بھی حقیقی سنجیدگی اختیار کر کے اسٹیج کے تمام آداب کو بجا لائیں۔

12- خطاب کا ابتدائی حصہ...... وسطانی حصہ اور اختتامی حصہ:

ایک تجربہ کار استاذ سے رہنمائی حاصل کرنے والے ابتدائی خطیب یا خطیبہ کو تو اس بات سے خوب آگاہی ہوتی ہے کہ خطاب کیسے شروع کرنا ہے؟

خطاب کیلئے موضوع کا انتخاب کیسے کرنا ہے...... اور اپنے حاصل موضوع

خطاب کو کتنے حصوں میں اسٹاک کر کے رکھنا ہے۔

تو اب اس مقام پر ہم صرف ان ابتدائی طلبہ وطالبات کیلئے یہاں چند اصولوں پر بات کرتے ہیں کہ تقریر کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جائے۔

1- خطاب کا ابتدائی حصہ:

اگر انتہائی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک خطیب یا خطیبہ اپنے خطاب کے شروع ہی میں پورے خطاب کے اپنے ذہن میں ''تھری پارٹ'' کرتے ہوئے خطاب کے مکمل دورانیئے کو تین حصوں میں تقسیم کر سکیں تو اس سے اپنے موضوع پر انتہائی آسان طریقے سے خطیب یا خطیبہ کی مکمل نظر رہتی ہے۔

تو خطاب کے ابتدائی حصے کو اس طرح سے مختص کیا جائے کہ اس میں ابتدائی خطبے کے بعد خطاب کرنے والا بات کرتے ہوئے اپنے موضوع کو سامعین وسامعات سے متعارف کروانے اور پھر خطبے میں تلاوت کی جانے والی آیت مقدسہ کا صحیح ترجمہ اور تفسیر مختصر لفظوں میں بیان کرنے اور یہ بات بھی ابتدائی حصے سے متعلق اصولوں کے مطابق ہے کہ آواز کو انتہائی شائستہ رکھا جائے اور گرجدار آواز میں اظہار مافی الضمیر کرنے سے خطاب کے شروع میں پرہیز ہی کیا جائے تو میرے ناچیز کے خیال کے مطابق صحیح ہو گا اور تادیر یہ کام بہتر ثابت ہو گا۔

ایک خطاب کرنے والا خطیب یا خطیبہ جب خطاب کے حصوں کی اپنے ذہن میں تقسیم کرنے لگیں تو انہیں اس بات کا مکمل احساس کرنا چاہئے کہ ہم نے ابتدائی حصے میں جو مواد پیش کرنا ہے اس کو تو ہم نے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا ہے اور اب اس خطاب کے ابتدائی بیان ہونے والے ''مواد'' کو انداز کس طرح سے دینا ہے؟

Scanned with CamScanner

تو قارئین کرام!

یہ اصول بھی ایک خطیب یا خطیبہ کے خطاب کے ابتدائی حصے کے ساتھ وابستہ ہے کہ آواز انتہائی ملائم وشائستہ ہو کیونکہ ابھی آپ نے ابتدا میں اپنے موضوع کو سننے والوں کے سامنے متعارف کروانا ہے اور کسی چیز کو اگر میرے خیال میں آرام سے اور شائستگی کے ساتھ متعارف کروایا جائے تو وہ بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے اور اگر آپ موضوع کا تعارف کروانے میں ناکام ہو گئے تو یاد رکھئے کہ آپ کا 2 گھنٹے کا خطاب بھی بے مقصد ثابت ہوگا۔

اور ویسے بھی ابتدائی حصے کو آرام اور فکری انداز میں بیان کرنے سے آواز کی تھکن جلدی محسوس نہیں ہوتی اور اگر ابتدا میں گرج دار آواز پیدا کر کے کوئی یہ سمجھے کہ میرا سننے والوں پر رعب بیٹھ جائے گا تو میرے خیال میں یہ خوش فہمی سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے...... کیونکہ ابھی ابتداء میں اگر آرام آرام سے دھیمے انداز میں اگر تھوڑی دیر گفتگو کی جائے تو میرے خیال میں اس فکری انداز کا رعب سننے والوں پر زیادہ طاری ہوتا ہوا دیکھنے میں آتا ہے اور ابتدائی حصے میں ہی آواز میں دیوار توڑ گرج پیدا کرنے سے اکثر اوقات ابتداہی میں گلا خشک ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

تو انتہائی سوچ سمجھ سے منفرد طریقے سے خطاب کے ابتدائی حصے کو نکھار دیں اور ابتدائی چند باتیں انتہائی خوش اسلوبی سے سننے والوں کے دلوں میں اتار دیں۔

2-خطاب کا درمیانی حصہ:

اب خطاب کے ابتدائی مرحلے کے بعد دوسرا مرحلہ خطاب یا تقریر کے درمیانی حصے کا مرحلہ ہے تو اب آپ مناسب آواز کو اٹھائیں اور کسی مناسب حد تک آواز میں گرج بھی پیدا کر لیں، لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھی یہاں پر عرض کر دیں کہ

آواز کے اتار وچڑھاؤ کا بھی خاص خیال رکھا جائے اور جو مصرعہ بلند آواز میں کہا جانے والا ہے اسے بلند آواز سے ادا کیا جائے اور جس میں آواز کو درمیانی صورت میں رکھنا بہتر ہے وہاں آواز کو مناسب مقدار میں رہنے دینا چاہئے اور ایک خطاب کرنے والا خطیب یا خطیبہ اپنے خطاب کے درمیانی حصے میں ہی ہر وہ بات پیش کرنے کی کوشش کرے جو اس کے موضوع کا سب سے بڑا حوالہ ہو درمیانی حصے میں بات کرتے ہوئے اس بات پر بھی مکمل توجہ ہونی چاہئے کہ یہ درمیانی حصہ باتوں ہی باتوں میں یا اشعار کی بھرمار کی نظر ہی نہ ہو جائے کہ آپ نے اختتام خطاب پر جو باتیں کہنے کے لئے اپنے ذہن کو تیار کیا ہو وہ طوالت کے خوف سے صرف آپ کے دماغ کا حصہ بن کر رہ جائیں اور سامعین یا سامعات اس سے کچھ بھی استفادہ حاصل نہ کر سکیں۔

3-خطاب کا اختتامی حصہ:

خطاب یا تقریر کے سارے دورانیئے کا مغز اس کے اختتامی حصے کو کہا جاتا ہے، یعنی ساری گفتگو جو 1 گھنٹے یا 2 گھنٹوں میں کی ہے اس کا خلاصہ اختتام میں بیان کیا جائے گا...... یعنی اختتام پر ایک مقرر یا مقررہ یا خطیب یا خطیبہ اپنے موضوع کی اہمیت چند مگر جامع الفاظ میں اپنے سامعین کے سامنے بیان کرے اور اس میں بیان ہونے والی احادیث مبارکہ کی سند اور اکابرین کے اقوال کی ایک مرتبہ چند الفاظ میں بار دیگر ترجمانی کرے، کیونکہ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تقریر یا خطاب کے دوران اگر کوئی بعد میں آکر سامعین میں شامل ہوا تو وہ بھی اس موضوع کی افادیت سے مستفید ہو سکے اور جنہوں نے ساری تقریر یا سارا خطاب سن رکھا ہو وہ بھی ایک مرتبہ اس کا خلاصہ اپنے ذہنوں میں دوہرا سکیں گے اور خطاب یا تقریر کے اختتام پر

ایک مرتبہ پھر بیان کرنے والے کی نظر خود اپنے موضوع پر ہو جائے گی۔

13-اشعار کی زیادتی:

موقع محل کے مطابق اور سامعین وسامعات کے ذوق وشوق کے مطابق اشعار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن راقم الحروف ناچیز نے پہلے بھی عرض کیا کہ کسی بھی چیز کے استعمال کی ایک مقدار مقرر ہوتی ہے اس لئے فن خطابت کے ماہرین کے مطابق اچھے اشعار اور بامعنی اشعار خطابت میں حسن پیدا کرنے کیلئے معاون ثابت ہوتے ہیں لیکن ان کی زیادتی اصل خطاب وتقریر کے حسن میں واضح کمی پیدا کرنے کا سبب بھی بنتی ہے اور بے معنیٰ اور بے مقصد اشعار تو ویسے ہی اس فن کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں...... نہ جانے ان لوگوں کے ذہن میں اشعار کی طاقت کا کون سا فلسفہ پوشیدہ ہوتا ہے جو خطاب یا تقریر میں قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ تو پڑھتے نہیں لیکن اشعار پڑھنے پر اتنا زور لگا دیتے ہیں کہ جیسے کوئی محفل مشاعرہ ہو رہی ہے اور آخر میں وزن کو کوئی انعام ملنا ہوتا ہے۔

قارئین کرام!

ہمیشہ ایک اچھے خطیب یا خطیبہ بہنوں کا یہ طریقہ ہونا چاہئے کہ جہاں وہ انتہائی محنت سے اپنی تقریر کا مستند مواد قرآن وحدیث پر مبنی مواد اکٹھا کریں وہاں وہ مستند شعراء کرام کے اچھے اور بامعنی اشعار کا چناؤ بھی لازمی کریں اور جہاں ضرورت محسوس کریں وہاں موضوع کی مناسبت اور سامعین وسامعات کے ذوق اور لگن کے عین مطابق چند اشعار کا استعمال کریں، کیونکہ زیادہ اشعار اس لئے نہیں پڑھنے کہ خطابت کے فن پر دسترس رکھنے والے کا اصل مقصد تو دین کی تبلیغ ہونا چاہئے اور میرے خیال کے مطابق اس مقصد کو اپنی منزل بنا کر اشعار کا استعمال کم سے کم کیا جائے اور قرآن

وحدیث کو زیادہ سے زیادہ بیان کیا جائے تاکہ آپ کو سننے کیلئے آنے والوں کے دامن سے قرآن وحدیث کے مقدس مضامین کی روحانیت کی خوشبو آئے!

14-خطابت اور ذاتی اعتماد کی دولت:

بعض اوقات محافل اور جلسوں میں یہ چیز بھی دیکھی گئی ہے کہ ایک ابتدائی طالب علم بھی ایک محفل یا جلسے میں کسی موضوع پر لب کشائی کرتا ہے اور کمال کر دیتا ہے اور اگر اس بات کے بارے میں سوچا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کامیابی اور اتنی چرب زبانی سے گفتگو کرنے کا راز اس ابتدائی خطیب کا ذاتی اعتماد ہے اور اکثر اوقات اچھے فارغ التحصیل دوستوں سے ملاقات ہوتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم پڑھ تو سب کچھ لیتے ہیں اور علم ہونے کے باوجود کسی پنڈال میں لوگوں کے سامنے گفتگو بصورت تقریر یا خطاب نہیں کر سکتے اور اکثر بھائی تو یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں تو سٹیج پر بولتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ کوئی جملہ اتنی عوام کے سامنے زبان سے غلط نہ نکل جائے اور اگر غلطی ہوگی تو پھر یہ ہمارے سننے والے کیا کہیں گے۔

تو قارئین کرام!

یہ باتیں صرف اسی وجہ سے ہیں کہ ان بھائیوں میں ذاتی اعتماد نہیں ہوتا، دوسرے لفظوں میں اس کو خود اعتمادی بھی کہتے ہیں جو کہ ایک تقریر یا خطاب کرنے والے خطیب اور خطیبہ کیلئے ریڑھ کی ہڈی سی حیثیت رکھتی ہے تو میرے بھائیو اور بہنوں ایک اچھا بولنے والا بننے کے لئے خود اعتمادی بہت ضروری ہے اگر خود اعتمادی کی دولت سے ہاتھ خالی ہوں تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس جوہر میں مہارت حاصل کرنے اور اس دولت سے مالا مال ہوئے بغیر آپ چند کلمات بھی سننے والوں کے سامنے بول سکیں۔

Scanned with CamScanner

تو بعض اوقات یہ خود اعتمادی کی دولت بار بار مشق کرنے سے اور باقاعدگی سے تکرار کرنے سے بھی حاصل کی جاتی ہے

اور اگر خوف اور اسٹیج کا ڈر اوپر طاری کئے رکھا تو پھر آپ کبھی بھی ایک نامور اور کامیاب خطیب یا خطیبہ نہیں بن سکتے۔

15- خطاب کی لفاظی میں ربط کی اہمیت:

ہمیشہ وہی بات اپنا حسن اور نکھار قائم رکھتی ہے جس کو صحیح تلفظ سے ادا کیا اگر تلفظ میں تھوڑی سی بھی خرابی پیدا ہوگی تو یہ بات کا حسن بگاڑنے کیلئے کافی ہوگی تو اس وقت ہم بات کرنا چاہتے ہیں خطاب یا تقریر میں زیادہ تر استعمال ہونے والی لفاظی پر تو اس میں بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن یہاں صرف چند ہی باتوں پر اکتفا کیا جائے گا کہ ایک بولنے والا خطیب یا خطیبہ اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھیں کہ بے وزن اور بے ربط لفاظی استعمال کرنے سے اگر گریز ہی کریں تو یہ ان کیلئے بہتر ہوگا، کیونکہ اگر کسی سے سنے سنائے اچھے الفاظ نقل کر کے اپنے سامعین یا سامعات کے سامنے پیش کر دیں تو اگر ان میں سے کسی نے ایسے لفظ کی وضاحت طلب کر لی جو کہ آپ بتانے سے قاصر ہوں تو میرے خیال میں ایسی باتوں سے ایک اچھے بولنے والے کی مقبولیت میں کمی واقعہ ہوتی ہے۔

اور اگر بولنے والا خطابت کے میدان کا شہسوار ہو تو اس کے لئے بھی ایک بات انتہائی ضروری ہے کہ وہ جب بھی سننے والوں کے سامنے کسی موضوع پر گفتگو کرے تو بہتر یہی ہوگا کہ تقریر یا خطاب میں الفاظ ایسے ہی استعمال کئے جائیں کہ جن کے معانی اور مطالب کو سننے والے با آسانی سمجھ سکیں کیونکہ اگر آپ اپنی علمیت کی دھاک سننے والوں کے ذہنوں پر بٹھانے کے چکر میں

مشکل سے مشکل ترین الفاظ استعمال کرتے رہے تو عام گفتگو اور سادہ گفتگو سمجھنے والے لوگوں کے حلقے میں آپ کی مقبولیت میں خاصی کمی واقعہ ہوگی کیونکہ لوگ ایسا کہتے ہوئے دکھائی دیں گے کہ فلاں خطیب یا مقرر تو اتنی مشکل گفتگو کرتے ہیں ہمیں تو لفظوں کی سمجھ ہی نہیں آتی۔

تو اس لئے ہم اس جگہ یہ گزارش کی صورت میں چند کلمات لکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو بھی اچھے الفاظ تقریر یا خطاب میں استعمال کئے جائیں تو ایک خاص بات کا خیال ضرور رکھا جائے کہ ان کا ربط بھی قائم رہے کہ ایسا نہ ایک لفظ کچھ کہہ رہا ہو اور دوسرا کسی دوسرے نگر کی سیر کر رہا ہو۔

16- چہرہ شناسی اور ماحول شناسی:

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک محفل میں بات کرنے والا کچھ کہہ رہا ہوتا ہے اور سننے والوں کا ذوق وشوق کچھ اور چاہ رہا ہوتا ہے تو کامیاب خطیب یا مقرر اور خطیبہ یا مقررہ وہی ہوتے ہیں جو محفل میں موجود سامعین و سامعات کے ذوق کے عین مطابق گفتگو کرتے ہیں۔ اہل فن کا کہنا ہے کہ خطیب یا مقرر وہی ہوتا ہے جو آسان اور سادہ الفاظ میں ایسے گفتگو کرے کہ سننے والے بھی ایسے ہی چاہتے ہوں اور ایک اچھا اور تجربہ کار بولنے والا تو اسٹیج پر آتے ہی پل بھر میں اپنے سننے والوں کے مزاج کو پرکھ لیتا ہے اور اس کے مطابق ہی مناسب الفاظ میں اپنی گفتگو کو ڈھال لیتا ہے یاد رکھئے کہ اگر آپ نے اس بات کو نظر انداز کر دیا اور اپنی مرضی سے سامعین یا سامعات کی مزاج ساعت کو پڑھے بغیر گفتگو شروع کر دی تو گھنٹوں جاری رہنے والی گفتگو بھی بے نتیجہ ثابت ہوگی اور اگر ماحول کو سمجھتے ہوئے اور چہرہ شناسی کا

Scanned with CamScanner

فن استعمال کرتے ہوئے آپ نے سننے والوں کے سامنے ان کے مزاج اور محفل یا جلسے کے ماحول کے مطابق گفتگو کی تو وہ چند منٹ کی گفتگو بھی بااثر ثابت ہوگی اور چہرہ شناسی اور ماحول شناسی کا فن رکھنے والے خطیب یا خطیبہ کی مقبولیت میں بھی اضافہ ہوگا...... اور یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ اکثر محافل میں یا جلسوں میں سننے والے سامعین کی طرف سے خطاب یا تقریر کرنے والے کو ایک فرمائشی چٹ پیش کی جاتی ہے اور اس پر سننے والوں کا مزاج اور سامعین کے ماحول کی ڈیمانڈ درج ہوتی ہے اور جو کوئی پڑھنے والے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور ماحول کو پڑھتے ہوئے ان سامعین یا سامعات کے ذوق سماعت کا خیال رکھتے ہوئے اسی ماحول کے مطابق گفتگو کرتے ہیں وہ کامیاب مقرر یا خطیب قرار پاتے ہیں اور اکثر ہمارے ابتدائی خطیب یا مقرر بھائی یہ بات کہتے ہیں کہ میں نے فلاح جگہ کسی موضوع پر خطاب کیا یا میں نے فلاں جگہ اپنی تقریر کے جوہر دکھائے تو لوگوں کی طرف سے کوئی اتنی پذیرائی نہیں ملی آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

تو اس طرح کی صورت حال صرف اسی وقت ہی پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک بولنے والے نے اپنے سامعین کے ذوق کو سامعین کے چہرے کو اور ماحول کو پڑھا نہ ہو، یعنی کہ ان کے ذوق کے مطابق اور ماحول کے معیار کے مطابق گفتگو نہ کی ہو۔

تو اس کے لئے اچھا اور کارآمد مشورہ تو یہی ہے کہ ابتدائی بولنے والے حضرات جب بھی کسی محفل یا جلسے میں تشریف لے جائیں تو سب سے پہلے نظروں ہی نظروں میں سننے والوں کے چہروں کو پڑھیں اور ماحول کا رخ بھی دیکھیں تاکہ یہ بات آسانی سے آپ کی سمجھ میں آسکے کہ اب مجھے ان سننے والوں کے سامنے کس

معیار کی گفتگو کرنی ہے۔

17-ایک خطیب کے مطالعے کا معیار:

ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے بندے کا ایک معیار ضرور ہوتا ہے یا کھانے پینے میں، تو یا پھر لباس و انداز میں معیار، گفتار میں معیار یا رفتار میں معیار، بہر حال کسی نے اپنی زندگی سے وابستہ بہت سارے کاموں میں سے چند میں اپنا ایک معیار مقرر کیا ہوتا ہے اور وہ مستقل مزاجی اور معیار زندگی اس موصوف کو ممتاز کر کے رکھتا ہے اور نکھار دیکر رکھتا ہے۔اسی طرح ایک فن خطابت سے وابستگی اختیار کرنے والے خطیب یا خطیبہ کا اپنے فن میں ایک معیار ہوتا ہے اور یہ بات بعید از عقل نہیں کہ وہ معیار مطالعے سے ہی قائم ہو سکتا ہے ظاہر ہے اچھی کتابوں سے مطالعہ کرے گا تو اچھا اظہار مافی الضمیر کرے گا اور اس کا ہر ہر بول اس کے ضمیر کی آواز ثابت ہوگا...... تو اس معیار کو قائم رکھنے کیلئے ضرورت ہے مستند اور معتبر کتابوں کی، ایک فن خطابت سے وابستگی رکھنے والے انسان کو تاریخ اور سیرت کی کتابوں کو باقاعدگی سے اپنے زیر مطالعہ رکھنا چاہئے اور مذہبی خطیبوں کو قرآنی حقائق و معارف پر مبنی کتابوں کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنا چاہئے چاہئے اور یہ اس چیز سے بہت بہتر ہے بلکہ افضل ہے کہ فحش ناول اور ڈائجسٹ وغیرہ کو پڑھے تو اس لئے زیادہ سے زیادہ سینئر خطباء اور مقررین کی تقاریر کی کتابیں پڑھیں اور ان سے الفاظ کی صورت میں بیان ہونے والے موتی حاصل کریں اور جب آپ کا یعنی مقررین کا اپنا دامن حقائق اور معارف کی برکت سے روشن ہوگا تو وہ کسی اور کو بھی اس سے مستفیض کر پائیں گے اور اگر اپنا دامن ہی خالی ہوا تو پھر یہ کیسے بات مانی جاسکتی ہے کہ بغیر مطالعہ کئے اور الفاظ کو اور دلائل کے نور کا ذخیرہ کئے بغیر کوئی کسی مستند موضوع پر بات کرتے ہوئے کسی سننے والے کو کسی حقیقی بات سے

Scanned with CamScanner

فائدہ پہنچا سکے گا؟

تو میرے بھائیو اور بہنو!

سب سے زیادہ فن خطابت میں مہارت تامہ حاصل کرنے کیلئے جو چیز از حد ضروری ہے مستند اور اچھی معتبر کتابوں کا مطالعہ ہے اسی سے دل و دماغ کو وسعت نصیب ہوتی ہے اور الفاظ کو روحانی پرواز حاصل ہوتی ہے اور بیان کرنے والے کا ہر ہر جملہ صدائے قلب و جاں بنکر سننے والوں کے دلوں میں اترتا جاتا ہے یاد رکھئے کہ جتنی معتبر اور مستند کتب کے مطالعے کا آپ خود کو عادی بنائیں گے اتنا ہی آپ کے لب ولہجہ میں نکھار آئے گا۔

اور کسی نے تقاریر کی کتب کا مطالعہ بھی کرنا ہوتا اس کیلئے بھی ایک معیار مقرر ہے کہ مستند تقاریر کے مجموعے کو زیر مطالعہ رکھا جائے اور جب ان کتب سے یعنی جو آپ کے فن سے وابستہ پڑھنے سے فرصت ملے تو ان اوقات میں آپ اچھی مذہبی دینی اور عقائد کے ترجمان شاعری کے دیوان میں سے اپنے موضوع سے وابستہ اشعار نکال کر ان کی مشق کریں اور مشکل الفاظ کے معانی کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں اور پھر دیکھئے کہ مطالعے کی طاقت کیا رنگ دکھاتی ہے یقیناً یہ طریقہ آپ کی خطابت کو چار چاند لگادے گا بعض اوقات سامعین وسامعات کی طرف سے یہ بات سننے کو ملتی ہے کہ ہم فلاں خطیب یا خطیبہ کو کیا سنیں وہ ایک ہی طرح کی باتیں اور حکایات ہر خطاب وتقریر میں سناتے ہیں ہاں تو میرے خیال میں کسی حد تک ان کی بات صحیح بھی ہے کیونکہ اکثر اوقات ایسا ہی مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر بولنے والے ہر مرتبہ وہی گنی چنی باتیں کرتے ہیں جو ان کو یاد

ہوتیں ہیں۔

تو محترم قارئین کرام!

یہ معاملہ اس وقت پیش آتا ہے جب کہ مطالعہ کئے بغیر پرانی تیار شدہ باتیں ہر محفل یا جلسے میں سنائی جاتی ہیں تو اچھی اور معتبر فضائل وشمائل اور خصائل کی کتب کے مطالعے سے ایک تو مطالعے کی باقاعدگی سے گہرا تعلق رہتا ہے اور دوسری طرف بولنے والے کو اچھے اور معتبر موضوعات تیار کرنے کا موقع بھی میسر آتا رہتا ہے۔

18- صرف خوش آوازی ہی کامیابی نہیں:

راقم الحروف کو بھی چند بار ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ایسے مقررین اور خطباء کو سننے کا کہ ان کے نام کی شہرت اور ان کی تعریفیں سننے کے بعد جب ان کو سننے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے ناچیز ان کے سامعین کے حلقے میں شامل ہوا تو...... کچھ اور ہی پایا!

یعنی نام اور شہرت تو بہت سنی تھی مگر جب اس محفل میں حاضر ہوئے تو پھر 2 گھنٹے کی تقریر سننے کے بعد بھی یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ موصوف کا موضوع کیا تھا اور موصوف 2 گھنٹے کیا چیز بیان کرتے رہے ہیں۔

بحر حال جن لوگوں کو یہ خوش آوازی کی دولت حاصل ہے اکثر وہ صرف خطابت اپنی خوش آوازی کو ہی سمجھتے ہیں اور خواہش یہی کرتے ہیں کہ ہم ادھر سے بولنا شروع کریں اور آنے والی گھڑی میں سامعین کی طرف سے نعروں کی بوچھاڑ ہو جائے۔

تو قابل قدر قارئین کرام!

اب مجھے اس مقام پر یہ لکھنا ہے کہ خوش آوازی ہی فقط خطابت نہیں ہے خطابت تو ایک ذریعہ تبلیغ واصلاح ہے۔

Scanned with CamScanner

صرف اپنی آواز کا جادو جگا کر اور سننے والوں سے نعرے لگوا کر اور ڈھیروں داد وصول کر کے ہم اپنے منصب کی ذمہ داریوں سے سرخرو نہیں ہو سکتے۔ صرف آواز خوش بیاں سے ہی یہ سارا فریضہ تبلیغ سرانجام نہیں دیا جا سکتا کہ ہم سمجھیں کہ آج تو میں نے بہت سارے اشعار سننے والوں کو اچھی جادو سا اثر رکھنے والی آواز میں سنا دیئے۔ آج کی تقریر تو انتہائی کامیاب ہوئی ہے......تو یقین جانیئے کہ یہ صرف ایک بھول ہے۔

یعنی جہاں یہ خیال خوش آوازی سے بیان کرنے والوں کے ذہنوں میں آجاتا ہے وہاں یہ بات کیوں نہیں آتی......کہ:

آج کی تقریر میں ہم نے موضوع کس حد تک مستند بیان کیا ہے؟ یا آج ہمیں اتنی دور دور سے سننے آنے والوں نے ہماری خوش آوازی میں قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کتنی سماعت کی ہیں؟ اور میں نے اپنی اچھی اور مٹھاس بھری آواز میں اصلاح امت کا کونسا پیغام سننے والوں کو دیا ہے؟

تو اگر تقریر اشعار سے بھری ہوئی بیان ہوئی تو پھر ان سارے سوالوں کا جواب دینے سے ایسا کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کی زبان قاصر رہے گی۔

آواز کا اچھا ہونا یہ تو اللہ کا ایک بہت بڑا انعام ہے لیکن اس کا اچھا اور صحیح استعمال بھی خوش آوازی کی صفت سے موصوف افراد کی ذمہ داری ہے......اور یقیناً ہمیں ہر طرح کا دنیاوی لالچ اور داد کی وصولی کی خواہش کو دل سے نکال کر اپنی منصبی ذمہ داریوں کی مکمل طور پر پاسداری کرنی ہے۔ ورنہ یہ تو حقیقت سب کے سامنے ہے کہ سامعین ترنم کے جادو جگانے والے مقررین اور خطباء کو تو جلد ہی بھول جاتے ہیں مگر اصلاح کی باتیں کرنے والے اپنے نقش سننے والوں کے دل و دماغ پر چھوڑ جاتے ہیں۔

19-ایک خطیب......کا تکیہ کلام:

خطابت کے شعبے سے وابستہ مرد و خواتین کیلئے یہ پہلو بھی انتہائی قابل غور ہے کہ کسی بھی موضوع پر خطاب کرتے ہوئے یا کسی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے ایک ایسا لفظ بھی ہوتا ہے جو بولنے والے کی زبان پر بار بار آتا ہے تو اس لفظ کو تکیہ کلام کہتے ہیں تو اکثر اوقات دیکھا جاتا ہے کہ کچھ بولنے والے تو بڑا باوقار اور پرکشش طریقہ استعمال کرتے ہیں یعنی سننے والوں کو انتہائی اچھے الفاظ میں، سامعین محفل یا سامعین ذی وقار، یا سامعین قابل صد احترام، یا پھر اس طرح کے دوسرے اچھے اچھے اور نفیس لفظوں سے سننے والوں کو مخاطب کرتے ہیں اور ایسے سلجھے ہوئے اور چاشنی رکھنے والے الفاظ کو تو کافی حد تک پسند کیا جاتا ہے مگر چند خطیب شاید کے وہ خطابت کی رموز سے صحیح طرح سے واقف نہیں ہوتے وہ بہت سخت اور اکتاہٹ کا شکار کر دینے والے الفاظ اور جملے بولتے ہیں، اور بعض دفعہ تو ہمارے ایسے دوست اخلاق سے دور ہوتے ہوئے سامعین کی عزت نفس مجروح کر دینے والے الفاظ بھی بول جاتے ہیں مثلاً اگر مقرر کی تحریر اپنے بام عروج پر ہو تو ان سننے والوں میں سے کوئی ضرورتاً بھی کسی سے بات کر رہا ہو اور بولنے والے مقرر کی نظر اس پر پڑھ جائے تو کہتے ہیں کہ تمہیں تمیز ہی نہیں کہ کسی مقرر کو کیسے سننا ہے یا پھر ایسے بھی ہوتا ہے کہ مقرر صاحب نے کوئی بڑا جملہ بولا ہو اور سامعین کی طرف سے اس جملے کے حسن کے مطابق داد نہ ملے تو کہتے ہیں کہ تم کس طرح کے جاہل ہو کہ تم لوگوں کو میرا اتنا قیمتی جملہ سمجھ میں نہیں آیا اور صرف آپ لوگ منہ اٹھا کر محافل میں تقاریر سننے آجاتے ہو ویسے تو آپ صحیح پوچھیں تو تم لوگ اس لائق ہی نہیں ہو کہ میں تمہیں کوئی قیمتی بات سناؤں!

یا پھر ایسے بھی میرے ہر جملے پر بلند آواز سے ''سبحان اللہ'' کہتے جاؤ اور اگر آپ

Scanned with CamScanner

نے ایسے ہی میرا ساتھ نہ دیا تو میں سمجھوں گا کہ میں کسی قبرستان میں مردوں سے خطاب کر رہا ہوں یا کہتے ہیں کہ اگر میری بات سمجھ میں آئی ہے تو بولو تو سہی کیوں گونگے بن کر بیٹھے ہوئے ہو......وغیرہ وغیرہ:

تو قارئین کرام!

جن باتوں کا ہم نے پہلے ذکر کیا وہ تو ایک مقرر کی تقریر میں حسن ونکھار پیدا کرنے کا سبب ثابت ہوتی ہیں اور جو باتیں ہم نے بعد میں ذکر کی ہیں وہ خطاب یا تقریر میں بے وزنی اور بربادی پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہیں تو اس لئے ہم یہاں پر یہ گزارش کر دینا انتہائی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ انہی مقررین کو اور خطباء کو عوام کے ادبی حلقے میں پذیرائی نصیب ہوتی ہے کہ جو سامعین یا سامعات کے وقار کو اور ان کے معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے گفتگو کرتے ہیں۔

موضوع......شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِیۡدِ ۝

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

قابل قدر سامعات!

لاتعداد اور بے شمار حمد وثناء کے لائق وہی وحدہٗ لاشریک اللہ جل جلالہ کی ذات پاک ہے کہ جس کریم اور عظیم خالق نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا جس نے انسان کو اظہار مافی الضمیر کرنے کے لئے زبان اور قوت گویائی جیسی بے مثال نعمت سے نوازنے کے ساتھ ساتھ اس کو دوسرے کی بات کو ذہن نشین کرنے کے لئے عقل و شعور جیسی دولت بے مثال بھی عطا فرمائی اور بے شمار درود وسلام ذات نبی کریم ﷺ پر کہ جن کی بے مثل اور بے مثال ذات پاک کو خالق کائنات نے رحمت عالم بنا کر بھیجا ہے۔ اسی کریم ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ شان بے مثال عطا کی گئی ہے کہ خالق کائنات نے انہی کے مبارک سر پر خاتم الانبیاء ہونے کا تاج باوقار سجایا ہے اور اب قیامت

Scanned with CamScanner

تک کی انسانیت کو بھی یہ حسین اور لطیف مژدہ سنایا گیا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے کریم محبوب ﷺ کو شفیع عاصیاں بنایا ہے...... اللہ جل جلالہ نے قیامت کے دن جو مقام اور وقار اور رفعت وفضلیت آپ سرورِ کونین ﷺ کی ذات پاک کو عطا کرنی ہے قرآن کی لاریب اور بے عیب آیات مقدسہ قیامت تک اس مقام رفعت وفضلیت کو بیان کرتی رہیں گی...... مثلاً:

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں:

سبحان اللہ......! سبحان اللہ!

اس دنیا میں بھی تاریخ عالم گواہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے جو مرتبہ سرورِ کونین ہادیٔ کونین وفخرِ کونین، اصلِ کونین، محسنِ کونین، رہبرِ کونین، سیدِ کونین ﷺ کو عطا کیا گیا وہ اور کسی کو ملا اور نہ ہی ملے گا...... قرآن کی آیات گواہ ہیں کہ یہ آپ ﷺ کا ہی مقام ہے...... کہ ان اللہ علی کل شئی قدیر کی شان والا رب فرما رہا ہے...... کہ:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور یہ آپ سید الکونین ﷺ کو مرتبہ حاصل ہوا کہ مالک کل شئی ارشاد پاک فرما رہا ہے...... کہ:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی

ترجمہ: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے

ہاں! ہاں! میری بہنو!

یہ میرے کریم آقا ﷺ کا ہی مقام عظمت ہے کہ حکیم وعلیم رب ارشاد فرما رہا ہے...... کہ:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے

اللہ جل جلالہ نے یہ فضلیت اور رفعت صرف اور صرف اپنے حبیب ﷺ کو ہی عطا فرمائی ہے، جس کو قرآن یوں بیان فرما رہا ہے...... کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں

میری قابل عزت سامعات!

تمام انبیاء ورسل کے مقام و مرتبے کو تسلیم کرنا ہمارے ایمان کی تکمیل کا اہم فریضہ ہے ہمارا یہ ایمان ہے اور یہ بات ہمارے ایمان کا حسن ونکھار اور ہمارے ایمان کی بہار ہے کہ تمام نبی شان والے اور تمام رسول مقام اور عزت والے لیکن قیامت کے دن قرآن کی آیت کی دلیل سے جو مقام و مرتبہ میرے آقا ﷺ کو عطا کیا گیا ہے...... وہ اور کسی کو عطا نہیں کیا گیا...... آیئے کھولئے قرآن...... قرآن کے سرورق کو چوم کر کھولئے قرآن کا پندرھواں پارہ اور کرو سید کونین ﷺ کی انفرادی عظمت اور شان کا حسین نظارہ...... کہ:

خالق کائنات کیا فرما رہا ہے؟

مالک کائنات کیا فرما رہا ہے؟

حاکم کائنات کیا فرما رہا ہے؟

رازق کائنات کیا فرما رہا ہے؟

قرآن کی یہ روشن آیت مقدسہ یوں دعوت زیارت وتلاوت دے رہی ہے...... کہ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں:

میری بہنو!

قرآن کی اسی آیتِ مقدسہ کی روشنی میں سمجھ لو کہ یہ حقیقت اور ہمارا روشن عقیدہ ہے اور ہمارے ایمان کا نکھار ہے کہ قیامت کے دن بھی سید کائنات ﷺ ''مقام محمود'' پر کھڑے ہو کر اپنے امتیوں کو نوازیں گے

اپنے غلاموں کو نوازیں گے
اپنے نام لیواؤں کو نوازیں گے
اپنے گداؤں کو نوازیں گے

اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ آج اپنے عقیدے صحیح رکھو اور اپنے آقا ﷺ کے بے مثل و بے مثال کریم اور رحیم نبی ہونے پر مکمل طور پر ایمان رکھو!

اگر آج ...... سید کونین ﷺ کے میلاد کا انکار کیا
اگر آج ...... ہادی کونین ﷺ کے علم غیب کا انکار کیا
اگر آج ...... فخر کونین ﷺ کے مقام کا انکار کیا
اگر آج ...... رہبر کونین ﷺ کے انعام کا انکار کیا
اگر آج ...... محسن کونین ﷺ کی عظمت کا انکار کیا
اگر آج ...... سرور کونین ﷺ کی شفاعت کا انکار کیا

تو پھر قیامت کے دن سید کونین ﷺ کے سامنے کس منہ سے حاضری دو گے؟
جب قرآن کے اعلان کے مطابق آپ ﷺ مقام محمود پر فائز ہوں گے:

حوض کوثر پر جلوہ فرما ہوں گے
عرش الٰہی کے نیچے تشریف فرما ہوں گے
اپنی شفاعت سے نواز رہے ہوں گے

تو اگر آج دنیا میں آپ ﷺ سے محبت و عقیدت بھرا تعلق نہ رکھا تو خود ہی سوچو کہ بروز قیامت ان لوگوں کا شمار کن میں ہوگا؟

قربان جاؤں!

اس محبت بھری شاعری پر
اس حقیقت سے بھری شاعری پر
اس عقیدت سے بھری شاعری پر
اس حکمت سے بھری شاعری پر
اس عزت سے بھری شاعری پر
اس عظمت سے بھری شاعری پر

کہ جو میرے امام نے فرمائی ہے...... میرے پیشوا نے فرمائی ہے...... میرے مسلک حق کے ترجمان نے فرمائی ہے جو قرآن جیسی بابرکت کتاب کے مفسر قرآن نے فرمائی ہے...... یعنی امام مسلک حق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ میرے امام آج دعوت فکر دیتے ہوئے اور عقیدوں کو مضبوطی اور نکھار کی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں...... کہ:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا

Scanned with CamScanner

محترم سامعات!

آج کا ہمارا موضوع جس پر گفتگو کرنے کی میں ناچیز سعادت حاصل کر رہی ہوں اور یقیناً آپ تمام سننے کی سعادت حاصل کر رہی ہیں:

وہ آپ ﷺ کے امتیوں کا سرمایہ موضوع ہے
وہ آپ ﷺ کے غلاموں کا اثاثہ موضوع ہے
وہ آپ ﷺ کے نام لیواؤں کا قیمتی موضوع ہے
وہ آپ ﷺ کے گداؤں کا عزیز موضوع ہے
وہ آپ ﷺ کے مداحوں کا انمول موضوع ہے
وہ آپ ﷺ کے دیوانوں کا دلبہار موضوع ہے

یعنی وہ موضوع جس سے عاصیوں کی امید روشن قائم ہے...... وہ موضوع ہے شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ اور پیچھے میں ناچیز نے چند قرآنی آیات بھی اس حوالے سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور آپ سامعات نے سننے کی سعادت حاصل کی...... اب آیئے آج کے موضوع...... اپنے ہر دلعزیز موضوع...... اپنے دلنشین موضوع...... اپنے معانی اور معارف کے حوالے سے حسین موضوع...... یعنی شفاعت مصطفیٰ ﷺ پر اپنی ان باتوں کو حقیقت کی روشنی دینے کیلئے...... محبتوں اور نوازشوں کی چاشنی دینے کیلئے...... اپنے آقا ﷺ کے مبارک فرمان بھی اس آج کے خطاب میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

میری قابل قدر بزرگو اور بہنو!

میں ناچیز ابھی جو حدیث مبارکہ آپ سامعات کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں...... وہ روشن حدیث مبارکہ جس کو سن کر یقیناً سرورِ کونین ﷺ کے ہر امتی کے

لبوں پر درود وسلام کے حسین اور محبت بھرے الفاظ آجاتے ہیں...... اور اپنے آقا ﷺ کی کرم نوازیوں کے حسین سلسلے یاد آجاتے ہیں...... آیئے میری بہنوں! درود وسلام بھی پڑھیئے اور حضور سرورِ کونین ﷺ کی ذات پاک کے انعامات بھی سنیئے...... اس حدیث پاک کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے حضرت انیس انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روشن حدیث پاک روایت ہے...... فرماتے ہیں:

قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنِّىْ لَاَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِىْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ

المعجم الأوسط	جلد نمبر ۵	صفحہ نمبر ۲۹۵

ترجمہ: حضرت انیس انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سید کائنات ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں قیامت کے دن ضرور روئے زمین کے تمام پتھروں اور مٹی کے ڈھیلوں کی مقدار کے برابر شفاعت کروں گا

سبحان اللہ......! سبحان اللہ!

حضور سرور کونین ﷺ کے کرم اور عنایت کی باتیں سننے والی میری تمام مائیں اور بہنیں ایک مرتبہ محبت سے کہہ دیجئے...... سبحان اللہ! اور حدیث پاک کے مبارک اور روشن الفاظ حسین سے اپنی سماعتوں کو منور کرتے ہوئے ایک مرتبہ محبت وعقیدت سے نکھرے ہوئے انداز میں پڑھ لیں!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

لائق صد احترام سامعات!

Scanned with CamScanner

ابھی آپ نے مجھ ناچیز سے جو حدیث پاک سنی ہے اگر اس حدیث پاک کے ایک ایک روشن اور حقیقت پر مبنی لفظ پر غور کیا جائے تو فوراً ذہن اپنے کریم آقا ﷺ کی شان کریمی اور مقام رحیمی کی طرف جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں دس بندوں کی شفاعت کروں گا:

یہ نہیں فرمایا کہ ...... میں بیس بندوں کی شفاعت کروں گا
یہ نہیں فرمایا کہ ...... میں پچاس بندوں کی شفاعت کروں گا
یہ نہیں فرمایا کہ ...... میں سو بندوں کی شفاعت کروں گا
یہ نہیں فرمایا کہ ...... میں پانچ سو بندوں کی شفاعت کروں گا

نہیں نہیں......ایسا تو نہیں ہے......کہ:

میں ایک ہزار بندوں کی شفاعت کروں گا
میں پانچ ہزار بندوں کی شفاعت کروں گا
میں دس ہزار بندوں کی شفاعت کروں گا
میں پچاس ہزار بندوں کی شفاعت کروں گا
میں ایک لاکھ بندوں کی شفاعت کروں گا
میں پانچ لاکھ بندوں کی شفاعت کروں گا
میں دس لاکھ بندوں کی شفاعت کروں گا
میں ایک ارب بندوں کی شفاعت کروں گا
میں ایک کھرب بندوں کی شفاعت کروں گا

نہیں نہیں میری قابل قدر ماؤں بہنو!

یہ تو گنتی ہے...... یہ تو اعداد و شمار ہیں......قربان جاؤں میرے آقا ﷺ نے

مثال بھی ایسی دی کہ جن کو نہ کوئی بندہ گن سکے اور نہ ہی سرور کونین ﷺ کی شفاعت کبریٰ کے ذریعے سے آپ ﷺ کی بندہ نوازیوں کا احاطہ اور شمار ہو سکے:

ہاں اب اس حدیث کو پڑھنے اور سننے کے بعد یاد آیا کہ یقیناً اسی بلند شان اور کرم نوازیوں کے تذکروں کو پڑھ کر میرے امام، امام عاشقاں، مفسر قرآن نے فرمایا ہے......کہ:

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

قابل قدر سامعات!

ابھی آپ نے حضور سرور کونین ﷺ کا یہ فرمان عالیشان سماعت فرمایا کہ جس میں آقا ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔

جلیل القدر علماء کرام نے جو لفظ شفاعت کی تحقیق اور معانی معارف بیان کیے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ پہلے اس لفظ اَلشَّفَاعَۃُ کا معنیٰ سمجھ لیا جائے......تو علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ لفظ اَلشَّفَاعَۃُ کا معنیٰ ہے......سفارش کرنا۔ اور اسی طرح بات کو آگے بڑھاتے چلتے ہیں کہ النہایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۸۵ پر یہ معنوی اور اصطلاحی روشن وضاحت بھی موجود ہے......کہ:

اَلشَّفَاعَۃُ! اَلسُّوَالُ فِی التَّجَاوُزِ عَنِ الذُّنُوْبِ وَالْجَرَائِمِ بَیْنَھُمْ

النہایہ	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۴۸۵

ترجمہ: شفاعت سے مراد یہ ہے کہ آپس میں جرائم اور معاصی سے درگزر کرنے کی درخواست کرنا......یعنی کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا......اور کسی کی سفارش کرنا۔

Scanned with CamScanner

قابل صد احترام سامعات!

اب یہ تو مختصر اور چند لفظوں میں آپ نے لفظ شفاعت کا معنیٰ سماعت فرمایا...... ویسے تو علماء کرام نے اس لفظ کی بڑی علمی تحقیق بیان کی ہیں مگر میں بات کو ذرا آسان لفظوں کے گرد ہی رہنے دینا چاہتی ہوں...... کہ:

الشفاعۃ......کا مطلب......سفارش کرنا

اب دیکھئے کہ ہمیشہ سفارش اسی کے سامنے کی جاتی ہے...... جو قبول کرنے کا حق رکھتا ہو اور سفارش کرتا بھی ہمیشہ وہی ہے...... جو سفارش کرنے کے قابل ہو:

جس کو سفارش کرنے کا مقام حاصل ہو
جس کو سفارش کرنے کا انعام حاصل ہو
جس کو سفارش کرنے کی اجازت حاصل ہو
جس کو سفارش کرنے کی اتھارٹی حاصل ہو

اور تیسری بات یہ بھی ذہن میں رکھیئے کہ سفارش کرنے والا ہمیشہ اسی کی سفارش کرتا ہے جو اس سفارش کرنے والے کو عزیز ہو...... جو سفارش کرنے والے کا قریبی ہو...... جو سفارش کرنے والے کا اپنا ہو...... اس بات پر تو ہمارا اکمل ایمان ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ ہی سب سے بڑی عزت وعظمت والی بارگاہ ہے...... اور اس بارگاہ میں اپنے امتیوں کی سفارش کرنے کا اعزاز بھی میرے آقا سرور کونین ﷺ کو عطا کیا گیا ہے...... اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں اللہ کی اجازت اور اذن کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرسکتا...... مگر قربان جاؤں! اپنے کریم آقا ﷺ کی عظمت وشان پر کہ جن کو سفارش کرنے کا حق بھی خالق کائنات نے خود عطا فرمایا ہے...... آئیے:

حصول برکت کیلئے
حصول رحمت کیلئے
حصول راحت کیلئے
حصول معرفت کیلئے

قرآن پاک کی آیت مقدسہ پڑھتے ہیں کہ خالق کائنات اپنے حبیب ﷺ کو کس طرح سے یہ مقام اور عظمت عطا فرما رہا ہے...... قرآن پاک کا ۴ پارہ ہے......اور سورۃ آل عمران ہے اور اس حسین سورۃ قرآن کی آیت نمبر ۱۵۹ ہے جس میں سید کونین ﷺ کو اذن سفارش یعنی یوں کہہ لیجئے کہ اذن شفاعت عطا فرماتے ہوئے خالق ہر جہاں یوں ارشاد فرماتا ہے...... کہ:

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

سورۃ آل عمران	پارہ نمبر۴	آیت ۱۵۹

ترجمہ: اے حبیب! آپ انہیں معاف فرمادیں اور ان کیلئے بخشش طلب کریں:

سبحان اللہ...... خالق کائنات خود اپنی لاریب کتاب میں ارشاد فرما رہا ہے کہ میرے پیارے حبیب ﷺ آپ خود بھی ان پر نظر رحمت فرماتے ہوئے ان کو معاف فرمادیں اور میری بارگاہ سے بھی ان کیلئے...... مغفرت طلب کرو۔

اب فیصلہ آپ خود کیجئے کہ کسی کیلئے، کسی سے کوئی چیز وہی طلب کرتا ہے ......کوئی مقام وہی طلب کرتا ہے...... کسی دوسرے کیلئے کوئی انعام وہی طلب کرتا ہے جس کو اس بارگاہ سے اجازت حاصل ہو...... اذنِ شفاعت حاصل ہو تو الحمد للہ اہلسنت و جماعت جیسے روشن مذہب کو اپنانے والے تمام سنیوں کا یہ عقیدہ ہے۔

Scanned with CamScanner

کہ اللہ ﷻ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ اذن عطا فرما کر بھیجا ہے کہ آپ ﷺ اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اپنے گنہگار امتیوں کی شفاعت فرمائیں:

آیئے...... اسی ضمن میں بات کو بڑھاتے ہوئے اور ان لوگوں کو دعوت فکر دیتے ہوئے جو کہ اول سے ہی اس مقام شفاعت کا انکار کرتے ہیں...... تو ایسوں کو دعوت فکر دی جاتی ہے قرآن کی اس آیت مقدسہ کے ذریعے سے کہ خالق کائنات کا ارشاد پاک قرآن جیسی لاریب اور بے عیب کتاب میں یوں موجود ہے...... کہ:

وَلَاتَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَه‘ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَه‘ قَوْلاً

ترجمہ: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس صرف اس شخص کی شفاعت فائدہ دے گی جسے اس نے اجازت دی ہوگی اور جس کا قول پسند ہوگا۔

آپ خود ہی یہ فیصلہ آیات قرآنی کی روشنی میں فرمالیں کہ اللہ کی بارگاہ سے سب سے پہلے اذنِ شفاعت حاصل کرنے والی کون سی ذات ہے؟

دوسرے نمبر پر اللہ کو سب سے زیادہ کس عظیم ہستی کا گفتگو فرمانا پسند ہے؟ یقیناً رزلٹ یہی آئے گا:

جواب یہی آئے گا
فیصلہ یہی آئے گا
اصول یہی آئے گا
نتیجہ یہی آئے گا

وہ پاک ذات جس عظیم ہستی کو اذن شفاعت عطا فرمائے گی اور جن کی گفتار اور احوال واقوال کو خود خالق کائنات پسند کرتا ہے...... وہ میرے اور آپ کے کریم آقا ﷺ کی ذات پاک ہے:

آیئے! میری بہنو!

جو آیت مقدسہ شروع میں تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا گیا...... پھر ایک مرتبہ اس کو تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور سید کائنات فخر کائنات، معلم کائنات، محسن کائنات ﷺ کی عظمتوں کے تذکرے بیان کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ خالق کائنات نے کلام لاریب میں ارشاد فرمایا...... کہ:

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں:

قابل قدر سامعات!

ابھی آپ نے ایک مرتبہ پھر وہی آیت مقدسہ مجھ ناچیز سے سننے کی سعادت حاصل کی جو پہلے خطبے میں تلاوت کی گئی تھی...... آیئے اس آیت مقدسہ کا معنیٰ اور مقصد ومفہوم:

کسی شیخ الحدیث سے نہیں پوچھتے
کسی شیخ القرآن سے نہیں پوچھتے
کسی مسند تدریس کی زینت کسی مدرس سے نہیں پوچھتے
کسی اجتہاد کے اصول کو جاننے والے مجتہد سے نہیں پوچھتے
کسی علوم وفنون میں مہارت رکھنے والے عالم سے نہیں پوچھتے
کسی فن خطابت کے ماہر سے نہیں پوچھتے
کسی برق رفتار مقرر سے نہیں پوچھتے
کسی مؤرخ اور مشہور قلمکار سیرت نگار سے نہیں پوچھتے

Scanned with CamScanner

اس آیت مقدسہ کا ترجمہ اور تفسیر میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے دربار رسالت ﷺ میں حاضری دیتے ہیں...... آیئے سنیئے...... کہ:

امام المرسلین ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

امام النبیین ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

سید مرسلاں ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

فخر دوجہاں ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

رحمتِ دو جہاں ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

سیاح لامکاں ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

قربان جاؤں...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس مبارک حدیث کے راوی ہیں اور اس روشن حدیث مبارکہ کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے مسند احمد بن حنبل میں نقل فرمایا ہے...... اور اسی حدیث مبارکہ امام عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر ابن کثیر میں نقل فرمایا ہے۔ آیئے میں حصول برکت کیلئے آپ سامعات کے سامنے اس روشن حدیث پاک کا پورا عربی متن بھی پڑھنے اور پیش کرنے کا شرف حاصل کرتی ہوں...... توجہ سے سماعت فرمایئے گا...... کہ:

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) قَالَ: وَهُوَ الْمَقَامُ الَّذِیْ أَشْفَعُ لِأُمَّتِیْ فِيْهِ

مسند امام احمد	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۴۴۱
تفسیر ابن کثیر	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید کائنات ﷺ نے اللہ کے اس فرمان (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا) کے بارے میں فرمایا ہے وہ

مقام ہے جس میں، میں اپنے امتیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

محترم سامعات!

سید کائنات، فخر کائنات ﷺ نے ارشاد پاک فرمایا ہے کہ مقام محمود ہی وہ مقام ہے کہ جس پر فائز ہوئے کہ میں اپنے امتیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

ابھی آپ اپنی سماعتوں کو روشن رکھنے کیلئے اور ایک حدیث پاک سماعت فرمائیں جو کہ ہمارے اسی موضوع سے وابستگی رکھتی ہے کہ قرآن میں خالق کائنات نے فرمادیا کہ:

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں:

اب جو میں نے حدیث پاک پیش کرنی ہے کہ اس آیت میں مقام محمود سے کیا مراد ہے۔ قربان جاؤں! اس سوال کا جواب بھی دربار رسالت ﷺ سے حاصل کیجئے...... اس مبارک حدیث کے راوی بھی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں...... اور یاد رہے کہ اس حدیث کا اگر حوالہ دیکھنے کی ضرورت پڑ جائے تو یہ حدیث پاک مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۴۷۸ پر موجود ہے اور میرے آقا ﷺ کی عظمتوں کے نغمے الاپ رہی ہے...... یہی حدیث پاک امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''شعب الایمان'' میں بیان فرمائی ہے...... اور اپنی سماعتوں اور عقیدوں کو مزید معطر کر لیجئے اور مزید مضبوطی دے لیجئے کہ اس حدیث پاک امام المحدثین، حافظ الحدیث، عالم اسلام کے مشہور اور انتہائی مستند معروف محدث امام حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حلیۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۳۷۲ پر نقل فرمایا ہے۔ اب آیئے اپنے ذوق کو تازگی دیجئے اور حدیث پاک سماعت کیجئے...... کہ:

Scanned with CamScanner

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ

مسند امام احمد	جلد نمبر۲	صفحہ نمبر۴۷۸
شعب الایمان	جلد نمبر۱	صفحہ نمبر۲۸۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید کائنات ﷺ نے فرمایا......کہ:

مقام محمود "اَلشَّفَاعَةُ" شفاعت ہے۔

سبحان اللہ......! سبحان اللہ

قربان جائیں! اپنے آقا ﷺ کی کریمانہ صفات مبارکہ پر کہ آپ ﷺ اپنے ہر امتی کو کس طرح سے دنیا میں نواز رہے ہیں اور قیام قیامت میں بھی کس طرح بے بندہ نوازی اور بندہ پروری فرماتے ہوئے......

اپنے امتیوں کو تحفۂ راحت عطا فرما رہے ہیں
اپنے امتیوں کو تحفۂ عظمت عطا فرما رہے ہیں
اپنے امتیوں کو تحفۂ عزت عطا فرما رہے ہیں
اپنے امتیوں کو تحفۂ شفاعت عطا فرما رہے ہیں

واہ......واہ! کیا بات ہے......اسی لئے تو میرے مسلک حق کے ہادی و پیشوا، امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں:

یوں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے
یوں نذرانۂ محبت پیش کرتے ہوئے

یوں نذرانۂ حقیقت پیش کرتے ہوئے
یوں نذرانۂ سعادت پیش کرتے ہوئے

نعت کی صورت یوں حروف سعادت پیش کرتے ہیں:

محبت وعقیدت سے سجی ہوئی شاعری کی کتاب حدائق بخشش میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کریم دنیا میں بھی سائلوں کو در پر بلا بلا کر نواز رہے ہیں اور قیامت کے دن بھی سید کائنات ﷺ کی اپنے امتیوں کو نوازے والی میٹھی میٹھی اور پیاری پیاری آواز دلوں کو یوں راحت وقرار دیگی...... بڑی توجہ فرمائیں کہ میرے امام لکھتے ہیں:

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اور پھر آگے سنیئے......کہ:

جو کہ عزم شفاعت پہ کھینچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

قابل قدر سامعات!

یہی تو وہ کریم آقا ﷺ ہیں کہ جن کو دنیا میں اپنے تمام امتیوں کا ہر لمحہ خیال ہے اور روز قیامت بھی اس کریم ہستی پاک نے اپنے در کے ہر سوالی کیلئے اپنا دروازہ کھول رکھا ہے...... بڑی توجہ فرمایئے گا کہ مجھے اس لمحے عاشقوں کے امام......شعراء کے امام، امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر یاد آرہا ہے جو آپ نے اپنے کریم آقا ﷺ کی بے مثال کریم اور عظیم بارگاہ کے بارے میں لکھا ہے...... آیئے سنیئے کہ حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......کہ:

Scanned with CamScanner

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

ہاں! ہاں! آیئے اپنے اسلاف سے آقا ﷺ کی شفاعت کی باتیں سنیئے
آیئے! ...... اپنے آئمہ سے حضور ﷺ کی بندہ نوازی کی باتیں سنیئے
آیئے! ...... اپنے مفسرین سے حضور ﷺ کی بندہ پروری کی باتیں سنیئے
آیئے! ...... اپنے محدثین سے حضور ﷺ کی بندہ پروری کی باتیں سنیئے
آیئے! ...... اپنے مجتہدین سے حضور ﷺ کی بندہ پروری کی باتیں سنیئے
آیئے! ...... اپنے مفکرین سے حضور ﷺ کی بندہ پروری کی باتیں سنیئے
آیئے! ...... اپنے مدرسین سے حضور ﷺ کی بندہ پروری کی باتیں سنیئے
آیئے! ...... اپنے معلمین سے حضور ﷺ کی بندہ پروری کی باتیں سنیئے

کہ...... امام اہل سنت...... امام اہل محبت...... امام اہل عقیدت...... امام الشعراء...... امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر سید کائنات ﷺ کی روز قیامت رحمتوں اور عنایتوں یعنی شفاعت مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں...... کہ:

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِیْ
اِذَا الْكَرِیْمُ تَحَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

قابل قدر سامعات!

قرآن کی بے شمار آیات مبارکہ
میرے آقا ﷺ کے شفیع بے مثال ہونے
پر شاہد ہیں

میرے آقا ﷺ کے رحمت بے مثال ہونے
پر شاہد ہیں
میرے آقا ﷺ کے معلم بے مثال ہونے
پر شاہد ہیں
میرے آقا ﷺ کے ہادی بے مثال ہونے
پر شاہد ہیں
میرے آقا ﷺ کے محسن بے مثال ہونے
پر شاہد ہیں
میرے آقا ﷺ کے رہبر بے مثال ہونے
پر شاہد ہیں

لیکن آج ہمارا موضوع دلنشیں ہے شفاعت مصطفیٰ ﷺ تو میرے آقا ﷺ کے شفیع اعظم ہونے کی سب سے بڑی دلیل بے مثال ہے...... یہ آیت مقدسہ...... کہ:

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اور دوسری دلیل ہے...... وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اور تیسری دلیل ہے...... حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ الرَّحِیْم
اور چوتھی دلیل ہے...... وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی
اور پانچویں دلیل ہے...... وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی
اور چھٹی دلیل ہے...... وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ
اور ساتویں دلیل ہے...... وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ
اور آٹھویں دلیل ہے...... لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
اور نویں دلیل ہے...... وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

Scanned with CamScanner

اور دسویں دلیل ہے ......وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

قابل عزت سامعات!

ابھی میں ناچیز نے آپ سامعات کے سامنے قرآن پاک کی چند آیات مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ویسے تو اور بھی بے شمار آیات ہیں جو سید کائنات ﷺ کی رحمت اور شفاعت کے روشن پہلوا جاگر کرتی ہیں......مگر میں نے خود ہی اتنی آیات حصول برکت ورحمت کیلئے بطور دلیل تلاوت کی ہیں۔ان آیات مبارکہ سے یہ بات تو آپ سامعات کے ذہن میں آ گئی ہے یعنی اللہ ﷻ نے سید کائنات ﷺ کو جو اعزاز واکرام اور فضائل وشمائل:

عزت و خصائل
رفعت و عظمت
مقام اور انعام
انوار اور اختیار
منصب اور مرتبہ
شوکت اور فضیلت

اور مناصب جلیلہ عطا فرمائے ہیں...... ان میں سے شفاعت مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے جو میں ناچیز نے چند آیات پیچھے تلاوت کی ہے یقیناً یہ شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر پورا پورا اکمل کامل روشن یقین رکھنے کیلئے کافی ہیں۔ ہاں...... آیئے اب ان قرآنی آیات سے شفاعت مصطفیٰ ﷺ کی خوشخبری پاتے ہوئے سر کے کانوں سے نہیں بلکہ گوش دل سے سنیئے...... میں ایک مضبوط عقیدے کی بات کر رہی ہوں...... ہاں! ہاں! شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں:

جو اصحاب سید المرسلین کا عقیدہ ہے
جو تابعین کا عقیدہ ہے
جو تبع تابعین کا عقیدہ ہے
جو کاملین کا عقیدہ ہے
جو عالمین کا عقیدہ ہے
جو مفسرین کا عقیدہ ہے
جو محدثین کا عقیدہ ہے
جو آئمہ و مجتہدین کا عقیدہ ہے
جو مفتیان دین روشن کا عقیدہ ہے
جو امت کے صالحین کا عقیدہ ہے

ہاں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر عقیدہ کیا ہے تو اس کیلئے میں ایک روایت مبارکہ پیش کرنا چاہتی ہوں کہ میرے آقا ﷺ قیامت کے دن اپنے امتیوں کی شفاعت کیسے فرمائیں گے؟ اور کس مقام پر فرمائیں گے؟ قیامت کے دن امتیوں کو نوازنے والے کریم آقا ﷺ کہاں تشریف فرما ہوں گے؟......ارے یہ تمام سوال تو آپ کے ذہنوں میں آ رہے ہیں لیکن قربان جائیں کہ اس سوال کے جواب صحابہ کرام کی بارگاہ سے آ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے...... کہتے ہیں:

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ جِیءَ بِنَبِیِّکُمْ ﷺ فَاُقْعِدَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی کُرْسِیِّہٖ

امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	فتح الباری	صفحہ نمبر ۴۲۷

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ	عمدۃ القاری	صفحہ نمبر ۱۲۳

ترجمہ: قیامت کے دن تمہارے نبی کریم ﷺ کو لایا جائیگا تو پھر انہیں اللہ جل جلالہ کے سامنے اس کی کرسی پر بٹھایا جائے گا۔

ہاں تو میری بہنو!

اعتراض کرنے والی نگاہیں بھی ہر وقت تلاش میں رہتی ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے وقت گزارنے کا موقعہ فراہم ہو......یعنی میرے کہنے کا مطلب ہے کہ جس پر روایت کہاں دیکھی ہے؟ یہ روایت کہاں لکھی ہے؟ یہ روایت کہاں موجود ہے؟ یہ روایت کس بڑے شیخ الحدیث نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے؟......وغیرہ وغیرہ:

اور بھی ایسی بہت ساری باتیں ہوتی ہیں جن سے اکثر فضائل وشمائل بیان کرنے والوں کا واسطہ رہتا ہے

تو پیچھے جو میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قول مبارک بیان کیا ہے تو اب اس کا حوالہ بھی نوٹ کرتے جائیں......کہ:

اس روایت کو:

میرے آقا ﷺ کی عظمت والی روایت کو
میرے آقا ﷺ کی عزت والی روایت کو
میرے آقا ﷺ کی رفعت والی روایت کو
میرے آقا ﷺ کی فضیلت والی روایت کو
میرے آقا ﷺ کی آن والی روایت کو
میرے آقا ﷺ کی شان والی روایت کو

امام المحدثین حافظ امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور زمانہ کتاب فتح الباری جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۴۲۷ پر نقل فرمایا ہے......اور امام المحدثین، امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام میں ہر طرف شہرت رکھنے والی کتاب عمدۃ القاری میں بیان کیا ہے۔

محترم سامعات!

دیکھیں تو سہی کہ کل قیامت کے دن کس طرح سے میرے آقا کائنات کے آقا ﷺ کی شان کو بڑھایا جا رہا ہے......آپ ﷺ کو عزت وشرف کی کرسی پر بٹھایا جا رہا ہے......اب تو یہ یقین کامل اور روشن عقیدہ ہو جانا چاہئے کہ سید کائنات، فخر کائنات، معلم کائنات ﷺ کو اللہ جل جلالہ کی بے مثال بارگاہ میں:

وہ مقام حاصل ہے
وہ انعام حاصل ہے
وہ مرتبہ حاصل ہے
وہ عظمت حاصل ہے
وہ رفعت حاصل ہے
وہ عزت حاصل ہے

یعنی آپ ﷺ کو اللہ جل جلالہ کی بلند وبالا بارگاہ میں وہ بے مثال وجاہت عزت اور مرتبہ وفضیلت حاصل ہے کہ اس مقام اور مقبولیت میں سید کائنات، فخر کائنات ﷺ کے ساتھ اولین وآخرین بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ انبیاء ومرسلین میں سے کسی کو بھی شرکت اور ہمسری حاصل نہیں ہے......اور اب سید کائنات ﷺ کے تمام امتیوں کا یہی روشن عقیدہ ہونا چاہئے کہ قیامت کے روز شفیع اعظم ﷺ کا اپنے امتیوں کی شفاعت فرمانا یعنی قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا منصب صرف سید کائنات ﷺ کا ہی خاص منصب ہے......آیئے سابقہ تاریخ پڑھیے:

Scanned with CamScanner

سابقہ روایات پڑھئے

سابقہ امتوں کے حال پڑھئے

سابقہ انبیاء کے اقوال پڑھئے

سابقہ رسولوں کے خطابات پڑھئے

لیکن قیامت یہ چشم فلک گواہ ہے کہ تمہیں اس طرح کے روشن کلمات اور کسی سے بھی اپنے امتیوں کو روز قیامت نوازنے...... عنایات فرمانے اور شفاعت فرمانے کے حوالے سے نہیں ملیں گے کہ جو صرف میرے نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمائیں ہیں:

آیئے میری بہنو!

ایسی باتیں بھی روزانہ سننے کو نصیب نہیں ہوتیں...... ان لمحات کو اپنے لئے نعمت ربانی جانتے ہوئے...... میں اپنے کریم آقا ﷺ کا ایک حسین اور دلنشیں روشن بیان آپ سامعات کے گوش گزار کرتی ہوں......اور یہ باتیں سن کر پھر حق بنتا ہے کہ اپنے آقا ﷺ پر جان وارتے چلو...... اور حدیث مبارکہ کی برکات دلوں میں اتارتے چلو...... دیکھئے جو میں نے ابھی حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی حدیث مبارکہ بطور دلیل شفاعت مصطفیٰ ﷺ پیش کرنی ہے...... اور یقیناً آپ سامعات نے محبت وعقیدت سے اپنی سماعتوں کو تروتازہ رکھتے ہوئے سننی ہے......تو میں پہلے حوالہ بیان کرنا چاہتی ہوں پھر حدیث مبارک کے انوار سے اُجالا حاصل کرنا چاہتی ہوں تو سنیئے:

میری ماؤں، بہنو!

میرے آقا ﷺ کے اقوال مبارک کی ویسے تو بے شمار کتابیں ہیں جن کے ہر ہر صفحے سے حدیث مصطفیٰ ﷺ کا فیض حاصل ہوتا ہے لیکن جس کتاب کا میں ناچیز حوالہ پیش کرنا چاہتی ہوں یقیناً یہ عالم اسلام میں عزت وشہرت رکھنے والی احادیث مبارکہ کی

معتبر کتاب ہے...... میری مراد احادیث نبوی ﷺ کی روحانیت ونورانیت سے چمکنے والی کتاب حسین ترمذی شریف ہے اس کتاب کی جلد نمبر۲ اور صفحہ نمبر۴۴ ہے...... یہی حدیث پاک مسند ابویعلیٰ میں بھی ہے...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان فرمائی ہے......ابوداؤد شریف میں بھی یہ حدیث مبارکہ موجود ہے...... آیئے اب انتہائی ادب اور خلوص سے اپنے آقا ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام پڑھتے ہوئے...... حدیث پاک کا متن سماعت فرمائیں...... کہ:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ

ترمذی شریف	جلد نمبر۲	صفحہ نمبر۴۴

ترجمہ: سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا میری شفاعت میری امت کے ان افراد کیلئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے

قابل قدر سامعات!

ابھی آپ نے وہ روشن حدیث پاک سماعت فرمائی جس میں میرے آقا ﷺ نے بروں سے بروں کو بھی قیامت کے روز اپنے دامن رحمت کا سایہ نصیب فرمانے کا بے مثال وعدہ فرمایا ہے......اور اس پر تو قرآنی آیات بھی گواہ ہیں کہ اللہ جل جلالہ نے قرآن میں یہ فرمایا ہے کہ:

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

ترجمہ: بے شک تمہاری دعا ان کیلئے اطمینان وسکون کا سبب ہے

اب دیکھئے اللہ جل جلالہ نے سید دو جہاں ﷺ کو دنیا میں مومن مردوں اور عورتوں کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا ہے...... اور آقا ﷺ کا اپنے

Scanned with CamScanner

امتیوں کیلئے دعا فرمانا باعث سکون وقرار ارشاد فرمایا ہے اور قربان جائیں سید کائنات ﷺ نے خود

شَفَاعَتِیۡ لِاَهۡلِ الۡكَبَائِرِ مِنۡ اُمَّتِیۡ

ارشاد فرما کر گنہگاروں کو روز قیامت اپنے:

دامن رحمت

دامن عظمت

دامنِ عزت

دامنِ شفقت

یعنی دامن شفاعت کا سایہ فرمانے کا بے مثال اعلان فرمایا ہے:

سبحان اللہ......! اسی لئے تو محبت والوں نے کیا خوب کہا ہے:

لگن والوں نے کیا خوب کہا ہے

عقیدت والوں نے کیا خوب کہا ہے

تعلق والوں نے کیا خوب کہا ہے

یعنی حضور سید کائنات ﷺ کے سچے غلام اور اہل محبت کے امام، عاشقوں کے امام، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا اچھا کہا ہے:

کتنا خوب کہا ہے

کتنا حسیں کہا ہے

کتنا روشن کہا ہے

کتنا نکھرا ہوا کہا ہے

کتنا سچا کہا ہے

کہ!

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو

کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

قابل عزت سامعات!

اللہ جل جلالہ اپنے حبیب ﷺ سے فرما رہا ہے کہ!

وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى

ترجمہ: اور تحقیق تمہارا پروردگار تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے

غور فرمائیں!......کہ

اب یہ بات تو قرآن کی بے عیب آیت مقدسہ سے ثابت ہو گی کہ اللہ جل جلالہ اپنے محبوب کو اتنا دے گا:

اتنا نوازے گا

اتنا قرب دے گا

اتنا فضل دے گا

اتنا کرم دے گا

اتنا انعام دے گا

اتنا مقام دے گا

کہ......آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے......تو آؤ ذرا حضور سید کائنات ﷺ کی مبارک اور روشن و حسیں زبان اقدس سے ہی یہ فیصلہ کروا لیجئے کہ یا رسول ﷺ

آپ ﷺ راضی کب ہوں گے؟

آپ ﷺ خوش کب ہوں گے؟

آپ ﷺ مسرور کب ہوں گے؟

آپ ﷺ نے اس بات کا جواب خود ہی صدیوں پہلے ارشاد فرما دیا تھا اپنے غلاموں کے دلوں کو راحت وقرار دینے والا آپ ﷺ کا یہ فرمان بے مثال آج بھی احادیث مبارکہ کی کتابوں میں موجود ہے......کہ:

جب قیامت کا دن ہو گا
جب حساب کا دن ہو گا
جب سزا و جزا کا دن ہو گا
جب فضل و عطا کا دن ہو گا
جب فیصلوں کا دن ہو گا
جب ہر عمل کے شمار کا دن ہو گا

تو......آیئے سنیئے اس دن کیلئے بھی اللہ ﷻ کا یہ وعدہ ہے......کہ:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

ترجمہ: تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے

لیکن بات تو ہم اس آیت مقدسہ کو بار بار پڑھنے......اور بار بار سننے کے بعد یہ کر رہے ہیں کہ آخر سید کائنات ﷺ کب خوش ہوں گے؟......کب راضی ہوں گے؟

تو آیئے محبت سے درود مصطفیٰ ﷺ اپنے لبوں کی زینت بناتے ہوئے......اور گنبد خضریٰ کا تصور حسیں فرماتے ہوئے......اپنے آقا ﷺ کا فرمانِ عالیشان سنیئے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے......کہ:

اِذًا لَّا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ

تب تو میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی آگ میں رہے گا“

اب یہ حدیث پاک سننے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گی:

یہ حقیقت روشن ہو گی کہ میرے لجپال اور کریم نبی ﷺ اپنے ہر امتی کی شفاعت فرمائیں گے......اس بات میں بھی کوئی شک نہیں......کہ

بے شک قیامت کا دن پریشانی کا دن ہوگا
قیامت کا دن تکلیف کا دن ہوگا
قیامت کا دن سزا کا دن ہوگا
قیامت کا دن جزا کا دن ہوگا
قیامت کا دن حساب کا دن ہوگا
قیامت کا دن انصاف کا دن ہوگا
قیامت کا دن فیصلے کا دن ہوگا
قیامت کا دن صلے کا دن ہوگا

مگر اس دن سید کائنات ﷺ کی شان کریمانہ بھی سب سے جدا ہو گی......حضور سرور کونین ﷺ کی نگاہ رحمت اس سختی کے دن بھی اپنے غلاموں کو تلاش کر رہی ہو گی......آپ ﷺ کی ہی وہ شفیع اعظم ذات ہے کہ جو روز قیامت اپنے امتیوں کو جنت کی طرف بلا رہی ہو گی:

رحمت کی طرف بلا رہی ہو گی
عزت کی طرف بلا رہی ہو گی
راحت کی طرف بلا رہی ہو گی
فضیلت کی طرف بلا رہی ہو گی
شفاعت کی طرف بلا رہی ہو گی

قربان جاؤں! اس شان کریمی پر اور اس کمال بندہ پروری پر کہ سید کائنات ﷺ روز قیامت بھی اپنے غلاموں کو یاد رکھے ہوئے ہیں...... بھلا پھر آپ ﷺ کے

Scanned with CamScanner

غلاموں کے نزدیک رسوائیاں کیسے آسکتی ہیں؟ دیکھئے میرے روشن اور سچے مسلک کے امام کتنے حسین لفظوں کے موتی پیش کرتے یعنی امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......کہ:

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

اور مزید توجہ فرمائیں......کہ:

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

محترم قابل عزت سامعات!

ابھی پیچھے ہم نے قرآن کی یہ آیت مقدسہ پڑھنے اور آپ نے سننے کی سعادت حاصل کی یعنی اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے......کہ:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

عنقریب آپ کا رب آپ کو دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور پھر سرورِ کونین ﷺ کی ذات پاک سے ایک سوال بھی پیش کیا گیا کہ آپ ﷺ کیسے راضی ہوں گے۔ یقیناً وہ حدیث مبارکہ مجھ ناچیز سے آپ نے سماعت فرمائی ہے اب آیئے یہی قیامت کے دن اپنے آقا ﷺ کے راضی ہو جانے والی بات اپنے آقا ﷺ کی آل پاک میں سے ایک منبع علم وحکمت، امام الاولیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روز قیامت آپ کے راضی ہونے کی انتہا بارے پوچھتے ہیں......سماعت فرمایئے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں۔

رِضٰى جَدِّيْ اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اَحَدٌ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میرے جدِ امجد ﷺ کی خوشنودی یہ ہے کہ کوئی توحید کا پرستار آگ میں داخل نہ ہو''

ہاں! تو پھر حق یہی بنتا ہے کہ اس مقام پر یہی کہا جائے......کہ:

دوزخ میں، میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیوں کہ میرے کریم سے دیکھا نہ جائے گا

مجھے سننے والی میری بہنو! چلئے اب تقریر کو اس کے فیصلہ کن آخری مراحل کی طرف لے جاتے ہیں، لیکن اس سے پہلے کچھ باتیں مجھے اور اپنے اس حسین دلنشیں موضوع کے حوالے سے آپ سامعات کے گوش گزار کرنی ہیں ابھی چند لمحے پہلے میں نے خوشنودیٔ سرورِ کونین ﷺ کے حوالے سے آپ ﷺ کی آل پاک کے ایک معتبر امام، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ایک قول مبارک پیش کیا۔ ہماری جانیں قربان اپنے آقا سید الکونین ﷺ کی آل پاک کی عظمت وشان پر مجھے اب ایک اور نواسۂ رسول ﷺ کا قول مبارک اپنے اس آج کے حسین موضوع میں نکھار پیدا کرنے کیلئے پیش کرنا ہے......یعنی حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَهْلُ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُوْنَ اَرْجٰى اٰيَةٍ قَوْلُهٗ تَعَالٰى
يٰا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ

ترجمہ: اہل قرآن (عامۃ المسلمین) کہتے ہیں کہ وہ آیت جس سے بہت امید بندھتی ہے یہ ہے (يٰا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ) اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو)

وَاَمَّا اَهْلُ الْبَيْتِ فَيَقُوْلُوْنَ اَرْجٰى اٰيَةٍ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اِنَّهَا الشَّفَاعَةُ يُعْطِيْهَا فِيْ اَهْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى يَقُوْلَ رَضِيْتُ

Scanned with CamScanner

لیکن اہل بیت کرام فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے:
(وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى) بے شک یہ عطیہ شفاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کے بارے میں دے گا یہاں تک کہ حضور ﷺ کہیں گے کہ میں راضی ہو گیا ہوں''

قابل قدر سامعات!

یقین جانیئے کہ یہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ اللہ جل جلالہ اتنا نوازے گا کہ حضور سید کائنات ﷺ فرمائیں گے......اب روایت کے لفظوں پر غور فرمائیں......کہ:

حَتّٰى يَقُوْلَ رَضِيْتُ

یہاں تک کہ آپ ﷺ فرمائیں گے میں راضی ہو گیا ہوں

سبحان اللہ......! سبحان اللہ

خالق کائنات نے سید الکونین ﷺ کو راضی کرنے کا جو وعدہ فرمایا ہے قرآن کی اس آیت مقدسہ میں......کہ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا نوازے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے:
یہ تو خالق کائنات کا اپنے پیارے محبوب ﷺ کو نوازے اور اتنا نوازے کا وعدہ ہے کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے......تو آیئے ذرا دوسری طرف حضور سید الکونین ﷺ کی شفاعت کی امید رکھتے ہوئے ایک روح وقلب... ...اور جاں کو دلنواز تسکین دینے والی روایت سنتے اور سناتے ہیں ...... یہ مشکوۃ شریف میں صحیح مسلم شریف کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اب یہ بات آپ سامعات کی ذمہ داری ہے کہ بات کو انتہائی ادب و محبت سے سنتے جانا......راوی کہتے ہیں:

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلٰی قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی

تحقیق نبی مکرم ﷺ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی

آیئے آگے سنیئے کونسی آیت مقدسہ تلاوت فرمائی!

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ

اے پروردگار بے شک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے......آیئے روایت کا بقیہ حصہ بھی سماعت فرمایئے......کہ۔

وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔

جب سید کائنات ﷺ نے یہ آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں تو

راوی کے محبت بھرے الفاظ سنیئے!

راوی کے حقیقت بھرے الفاظ سنیئے!

راوی کے عزت بھرے الفاظ سنیئے!

راوی کے صداقت بھرے الفاظ سنیئے!

کہ راوی فرماتے ہیں......کہ ان آیات کو تلاوت کرنے کے بعد سید کائنات ﷺ نے فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَكٰى
اپنے دست مبارک اٹھائے اور کہا اے اللہ! میری امت (کو بخش دے) اور رو دیئے ہاں! ابھی آگے سنیئے کہ ادھر سید کائنات ﷺ کے مبارک ہاتھ اللہ کی بارگاہ میں بلند ہوئے ہیں اور آپ ﷺ اپنی امت کا سوال کرتے ہیں.... روتے ہیں تو ادھر رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے......ادھر کائنات کو جن کے سبب سے سجایا گیا اس

Scanned with CamScanner

کریم کی آنکھوں میں آنسوؤں آتے ہیں تو ادھر سے اللہ ﷻ کی بارگاہ سے محبت اور رحمت کا:

عزت اور عظمت کا
عنایت اور فضیلت کا
نعمت اور رفعت کا

یوں پیغام آتا ہے..... یعنی راوی فرماتے ہیں کہ جب سید کائنات ﷺ کے ہاتھ اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اٹھے اور امتی امتی کے حسین الفاظ آپ ﷺ کی زبان اقدس پر آئے اور اسی حالت میں آپ ﷺ آبدیدہ ہوئے.....تو

فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' اے جبریل جا محمد ﷺ کے پاس اور آگے دیکھئے روایت کے حسین الفاظ ہیں.....کہ

وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَاسْئَلْهُ مَا یُبْکِیْهِ

اور حالانکہ تیرا رب جانتا ہے اور تو جا کے پوچھ کہ ان کو کس چیز نے رلایا ہے تو بس حکم الٰہی کو مانتے ہوئے جبرائیل امین حکم الٰہی سے چلے سرور کونین ﷺ کی بارگاہ کی طرف! آگے سنیئے:

فَاَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ

جبرائیل امین بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور رونے کا سبب پوچھا حضور ﷺ نے وہ کلمات بتائے (جو دعا میں کہے تھے)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِجِبْرَئِیْلَ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ نے پھر جبرئیل کو بھیجا کہ جاؤ محمد ﷺ کی بارگاہ میں اب اس حدیث کے آخری الفاظ سنیئے:

اس حدیث کے محبت بھرے الفاظ سنیئے!
اس حدیث کے عظمت بھرے الفاظ سنیئے!
اس حدیث کے عزت بھرے الفاظ سنیئے!
اس حدیث کے فضیلت بھرے الفاظ سنیئے!
اس حدیث کے رحمت بھرے الفاظ سنیئے!

اللہ ﷻ نے جبرئیل امین کو سید الکونین ﷺ کی بے مثال اور حسین بارگاہ اقدس میں بھیجا کہ جاؤ......اور کہو

فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ

اگر ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور تمہیں ناخوش نہیں کریں گے۔

قابل قدر سامعات!

میرے آقا سرور کونین، سید کونین، فخر کونین ﷺ کو امت کے بارے میں خوش کرنے کا وعدہ تو خود باری تعالیٰ نے کیا ہے..... جبھی تو میرے امام......سید دو جہاں، فخر دو جہاں ﷺ کی بارگاہ اقدس میں یوں عرض کرتے ہیں......کہ:

آنے دو یا ڈوبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دے ہیں

اور دیکھئے! روشن کتب سے اپنی روشن آنکھوں سے دیکھئے......اور محبت رکھنے والے عقیدت بھرے دل کے کانوں سے سنیئے......کہ حضور سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

وانا اول شافع و اول مشفع ولافخر

میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلی میری شفاعت

Scanned with CamScanner

قبول کی جائے گی:

سبحان اللہ.....! سبحان اللہ!

جب سید کائنات ﷺ کا یہ فرمان بے مثال میرے امام، سنیوں کے امام، اہل محبت کے امام، عاشقوں کے امام امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھا تو آپ محبت سے جھوم جھوم کر فرماتے ہیں:

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے ربِّ سلم صدائے محمد ﷺ

وما علینا الا البلاغ

موضوع......رحمتِ مصطفیٰ ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نعت حضرت مری پہچان ہے سبحان اللہ
یہی دنیا میں ایمان ہے سبحان اللہ
جس سے پہلے کسی تخلیق کا عنوان نہ تھا
وہ مرے شعر کا عنوان ہے سبحان اللہ

قابل قدر سامعات!

رحمت کی ہوائیں چل رہی ہیں اور اپنے ساتھ یہ پیغام محبت لے کر چل رہی ہیں کہ محفل ذکر سرور کونین ﷺ میں بیٹھ کر حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ ﷺ کا ذکر پاک سننا اور سنانا ایک کامل اور بابرکت عمل پاک ہے۔ آج میں بندہ ناچیز نے قرآن پاک کے جس گوشے سے ایک آیت مقدسہ آج کی گفتگو کے عنوان کیلئے منتخب کی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اس آیت مقدسہ کی مصداق ذات پاک ہی:

Scanned with CamScanner

ہادیٔ کل ذات

رہبر کل ذات

معلم کل ذات

سید کل ذات

ہے.....قرآن پاک میں اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے

اللہ جل جلالہ قرآن کی کریم کی اس آیت مقدسہ میں ہادی کائنات، سید کائنات ﷺ کے مقام نبوت اور آپ ﷺ کا معیار رحمت بیان فرما رہا ہے کہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے

بات ابھی شروع ہوئی ہے..... کہ اس زمین کے سینے پر ایک دور وہ بھی گزرا ہے کہ جب ہر طرف ظلمتوں کے ڈھیرے تھے..... خالق کائنات کی تخلیق کردہ جبینیں بتوں کے سامنے جھک رہی تھیں..... معصوم بیٹیاں زندہ درگور ہو رہی تھیں اور عورتیں غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکی تھیں..... آئے دن زمین انسان کے ہاتھوں دوسرے انسان کے ہونے والے خون سے رنگین ہوتی..... ظلم وستم نے اپنی انتہا کا ریکارڈ قائم کر رکھا تھا..... تو ایسے میں اللہ جل جلالہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

ترجمہ: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے: (کنزالایمان)

کو قبول فرمایا اور اپنے کریم محبوب ﷺ کو مبعوث فرمایا:

ہاں! ہاں اس دور میں مبعوث فرمایا کہ جب دنیا میں مدتوں سے ویرانیاں چھائی ہوئیں تھیں..... ہر طرف ظلمتوں کے نشان موجود تھے..... ایسے دور میں کہ جس دور میں نہ اولاد کو ماں باپ جیسے گوہر نایاب کی قدر و قیمت کا اندازہ تھا اور نہ ہی والدین کو اولاد جیسے گل مسرور سے محظوظ ہونے کا طریقہ..... اور نہ ہی اس دور میں بیٹی جیسے محبت بھرے الماس کو کوئی اہمیت دی جاتی تھی..... جس دور میں صرف بتوں کو ہی اپنے من کی کشتیوں کا ناخدا سمجھا جاتا تھا..... ایسے دور میں آپ حضور سید کائنات ﷺ تشریف لائے تو اللہ جل جلالہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

سید دو جہاں، رحمت دو جہاں ﷺ کی ہی وہ ذات پاک ہے کہ جس نے اپنی کریمانہ اور رحیمانہ عادات پاک سے انسانیت کے دلوں کو موہ لیا..... میرے آقا ﷺ کی کریمانہ نظر جس پر بھی پڑی اس کی حیات کے اطوار بدل گئے اور وہ ہمیشہ کیلئے آپ ﷺ کی محبت کا اسیر بن کر رہ گیا..... حضور رحمت عالم ﷺ کی ہی وہ بے مثال سیرت طیبہ ہے کہ جس نے عرب کے بدوؤں کو بھی شعار زندگی سے متعارف کروایا اور ان کو انسانیت کا امام بنا دیا..... حضور رحمت عالم ﷺ کی نسبت اور آپ ﷺ کے قرب کی وجہ سے ہی آپ ﷺ کی امت کا ایک معیار مقرر ہوا۔

ہاں! ہاں! محترم سامعات!

پہلے زمانے میں بھی نبی اور رسول آتے رہے اور امتیں بھی آتی رہیں لیکن پہلے انبیاء ورسل کو بھی اللہ جل جلالہ کی طرف سے یہ خاص معیار نبوت حاصل نہ ہوا..... جو حضور رحمت عالم ﷺ کو حاصل ہوا..... کہ:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے

اور پہلی امتوں کو بھی یہ معیار حاصل نہ ہوا جو رحمت کائنات ﷺ کی نسبت کی وجہ سے آپ ﷺ کی امت کو حاصل ہوا...... کہ

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں

یہ اس عظیم امت کا اعزاز اور مقام ہے کہ اللہ ﷻ نے ہمیں نبی بھی رحمت اللعالمین ﷺ عطا فرمائے ہیں اور اپنے حبیب ﷺ کی نسبت کی وجہ سے اس امت کے مرتبے بڑھائے ہیں...... اسی لئے تو میرے امام نے کیا خوب کہا ہے کہ:

ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے
تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے
کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے مری سرکاروں کے

یہ حقیقت ہے کہ جس ذات پاک کی رحمتوں کے تذکرے رحمتوں کے ہم تذکر کر رہے ہیں اس کریم اور رحیم ذات پاک کو:

یہ مقام اللہ ﷻ نے عطا کئے ہیں
یہ انعام اللہ ﷻ نے عطا کئے ہیں
یہ رفعتیں اللہ ﷻ نے عطا کی ہیں
یہ عظمتیں اللہ ﷻ نے عطا کی ہیں
یہ عنایتیں اللہ ﷻ نے عطا کی ہیں
یہ رحمتیں اللہ ﷻ نے عطا کی ہیں

یہ سب عظمتوں اور فضیلتوں کے تذکرے قرآن میں موجود ہیں...... کہ:

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا

قرآن پاک میں آپ ﷺ کی رفعتوں کے تذکرے یوں ہو رہے ہیں کہ:

قُلْ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

اور رحمتوں کے بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ تذکرے یوں ہو رہے ہیں...... کہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

محترم سامعات!

آیئے اپنی بات کو حسین بنانے کیلئے...... اور اپنی زبان سے ادا ہونے والے کلمات کو دلنشیں بنانے کیلئے ایک مشہور و معروف محدث کا روشن اور جامع قول پیش کرتے ہیں...... جو زبان پر آئے تو سکون و راحت کا سبب بن جائے...... اور اگر سماعتوں کے قریب آئے تو فوراً اپنی مٹھاس اور چاشنی سے حلاوتوں کے جام پلاتے ہوئے دلوں میں اتر جائے...... وہ محدث انتہائی مشہور زمانہ محدث ہیں...... جن کا سینہ محبت سرکار مدینہ سے مزین ہے اور جن کا ایک ایک تفسیر قرآن کا لکھا ہوا جملہ ہر مسلمان کیلئے محبوب ترین ہے...... میری مراد فخر المحدثین حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں...... اور وہ کتاب جو دلوں کو قرآن کے حقائق سے متعارف کرواتی ہے اور معرفت کے خزانے لٹاتی ہے وہ کتاب ''تفسیر کبیر'' ہے ہاں! ہاں! ''تفسیر کبیر'' میں موجود ہے...... اور عشاق کیلئے اور قارئین کیلئے دلوں کو سرور اور آنکھوں کو نور دینے والے یہ کلمات ملتے ہیں کہ قرآن میں خالق کائنات نے فرمایا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

یعنی اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے...... آگے سنیئے مفسر قرآن حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے بعد یہ قول تفسیر

میں بیان فرمایا ہے......کہ:

وَلَمَّا كَانَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ لَزِمَ اَنْ يَّكُوْنَ اَفْضَلُ مِنْ كُلِّ الْعٰلَمِيْنَ

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ	تفسیر کبیر	جلد نمبر ۶

ترجمہ: جب آپ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں تو ثابت ہوا کہ آپ تمام جہانوں سے افضل ہیں۔

میری محترم سامعات اور قابل قدر اسلامی بہنو!

ہمارا تو یہ عقیدہ بلکہ ہمارے عقیدے کا حسن اور نکھار یہ بات ہے کہ قرآن میں خالق کائنات نے اپنے فرمان پاک کے ذریعے سے آپ ﷺ کو عالمین کیلئے رحمت قرار دیا ہے......اور ہمارا اس بات پر بھی مکمل اور کامل ایمان ہے کہ آپ ﷺ تمام عالمین پر فضیلت رکھنے والے ہیں...... یہاں یہ بات نہ ذہنوں میں آجائے کہ خدا جانے معلّمہ نے یہ بات صرف نعرے لگوانے کیلئے اور محفل کے ماحول کو گرمانے کیلئے اپنے پاس سے ہی بیان کر دی ہے نہیں نہیں ایسا تو نہیں ہے...... بلکہ الحمد للہ ہم نے یہ فضیلت مستند راوی سے روایت کردہ روایات میں اور مستند کتابوں میں پڑھی ہیں...... آیئے سنئے محفل کے ماحول کے ذوق میں اضافہ کرتے ہیں اور حصول برکت کیلئے آقا ﷺ کے جلیل القدر صحابی کا قول سنتے ہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یقیناً حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نام آپ نے سن رکھا ہے...... تو اصل مضمون روایت کا سماعت فرمائے اور پھر وہ باتیں جو ہم نے سید کائنات رحمت کائنات ﷺ کی پوری کائنات پر رفعت عظمت اور فضیلت کے حوالے سے عرض کی ہیں ان کا معیار بھی قائم کیجئے...... کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا......کہ

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ وَ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ ۝

ترجمہ: بے شک اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام آسمان والوں اور تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے

سب محبت سے ایک مرتبہ کہہ دیجئے...... سبحان اللہ

قابل قدر مستورات!

تاجدار کائنات، فخر کائنات، رحمت کائنات ﷺ کی محبت اور عشق سے سرشار سینہ رکھنے والے......اور اپنے حوالوں میں مدینہ طیبہ کا پاک حوالہ رکھنے والے میرے مسلک حق اہلسنت و جماعت کے مشہور اور مقبول امام، میرے مسلک کے رہبر و ترجمان، مفسر قرآن...... امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب اور دلنشیں ترجمانی کی ہے......کہ:

اصالت کل، امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

ہاں! ہاں!

ابھی بات ختم نہیں کرنی مجھے ابھی اپنی بقیہ گفتگو کو مزید مستند بنانا ہے......لیکن پہلے اپنے امام کا لکھا ہوا ہدیہ عقیدت پڑھنا ہے......تو بڑی توجہ فرمائیے گا......محبتوں کے رابطے بحال رکھتے ہوئے...... عظیم القدر بارگاہ کے ادب کا خیال رکھتے ہوئے میرے امام، اہلسنت کے امام، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے شعر میں یوں ارشاد کیا ہے......کہ:

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک وسمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

Scanned with CamScanner

ابھی آپ نے مجھ ناچیز سے ایک جلیل القدر صحابی کا قول مبارک سماعت فرمایا.... تو یقیناً یہ قول مبارک سماعت کرنے کے بعد آپ بھی اسی نتیجے پر پہنچی ہوں گی کہ اس مبارک قول حسین سے تو

سید کائنات ﷺ.... کی برتری ثابت ہو گئی
سید کائنات ﷺ.... کی بزرگی ثابت ہو گئی
معلم کائنات ﷺ... کی عظمت ثابت ہو گئی
معلم کائنات ﷺ... کی رفعت ثابت ہو گئی
بہار کائنات ﷺ... کی فضیلت ثابت ہو گئی
بہار کائنات ﷺ کی رحمت ثابت ہو گئی

اور یہ فیصلہ بھی ہو گیا کہ جن جن پر آپ ﷺ کو فضیلت، برتری حاصل ہے تو ان سب کیلئے آپ ﷺ رحمت ہیں اور آپ ﷺ کو برتری اور بزرگی تو جہاں بھر ہر شے پر حاصل ہے تو پھر یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح ثابت ہو گی کہ آپ ﷺ کائنات کی ہر ہر شے کیلئے رحمت ہیں اور خالق کائنات کا قرآن میں

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

فرمانا بھی اس حقیقت کو ثابت اور مضبوط کر رہا ہے یعنی فیصلہ تحریر ہوا کہ:

عالم ارواح والوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
عالم دنیا والوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
عالم برزخ والوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں

عالم حشر والوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
عالم نور والوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
عالم قبور والوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
انسانوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
حیوانوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
پرندوں کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
عالم نباتات کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں
عالم جمادات کیلئے
آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں

اور جب سے نظام ہستی سجایا گیا ہے اسی دن سے پوری کائنات کو سید کائنات رحمت کائنات ﷺ کی بے مثال رحمت سے نوازا جا رہا ہے اگر غور کریں تو میری بہنو! سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے.... کہ:

آپ ﷺ کے کرم فرمانے سے کیا مراد ہے؟
آپ ﷺ کے رحم فرمانے سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ کے شفقت فرمانے سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ کے رحمت فرمانے سے کیا مراد ہے؟

باتیں تو باتوں سے نکلتی رہتی ہیں......اور میرے خیال میں دین کی بات کرتے ہوئے بات قوی وہی ہوتی ہے جس کا کوئی حوالہ موجود ہو......تو لیجئے اب حوالہ بھی سماعت فرمائیے اور ایک روشن نکھرا ہوا قول بھی سماعت فرمائیے......زمانے میں ہر طرف اہل علم میں ایک عظیم مفسر قرآن کا نام مشہور اور چمکتا ہوا پایا جاتا ہے......تو ابھی میرے عرض کرنے کے بعد یہ خیال بھی یقیناً آپ سامعات کے ذہنوں میں اجاگر ہو چکا ہوگا کہ:

وہ معروف مفسر قرآن کون ہیں؟

وہ مقبول مفسر قرآن کون ہیں؟

وہ صاحب علم مفسر قرآن کون ہیں؟

وہ صاحب معرفت مفسر قرآن کون ہیں؟

تو آیئے میں عرض کئے دیتی ہوں......وہ متداول اور معروف مفسر قرآن علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں......جو سید کائنات ﷺ کے کرم فرمانے کے حوالے سے بات کر رہے ہیں اور یقیناً تاجدار کائنات ﷺ کے رحم فرمانے کے حوالے سے بات کر رہے ہیں......اور محسن کائنات ﷺ کے رحم فرمانے کے حوالے سے بات کر رہے ہیں......اور محبت سرکار ﷺ سے سمجھے ہوئے......مہکتے ہوئے......مسکراتے ہوئے الفاظ مشہور زمانہ مفسر قرآن......(تفسیر روح المعانی) میں بیان فرما رہے ہیں......

ہاں! ہاں!

معرفت کی باتیں کرتے ہوئے

رحمت کی باتیں لکھتے ہوئے

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

وَكَوْنُهٗ رَحْمَةً لِّلْجَمِيْعِ بِاعْتِبَارِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسِطَةُ الْفَيْضِ الْاِلٰهِيِّ عَلَى الْمُمْكِنَاتِ عَلٰى حَسْبِ الْقَوَابِلِ

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ	تفسیر روح المعانی	جلد نمبر ۸

ترجمہ: آپ ﷺ کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ تمام ممکنات پر فیض الٰہی کا واسطہ اور وسیلہ ہیں ان ممکنات کی قابلیت کے مطابق

قابل قدر سامعات!

ایک عظیم اور جلیل القدر مفسر قرآن کے قول سے یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے......کہ تمام کائنات میرے آقا ﷺ کی رحمت اور وسیلے کی محتاج ہے انتہائی غور طلب مقام ہے......انتہائی توجہ فرمائیے......کہ:

"تفسیر روح المعانی" میں یہ نفاست اور حقیقت بھرا قول مبارک بھی قرآن میں ارشاد خداوندی یعنی

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

کے تحت ہی لکھا گیا ہے......تو قرآن میں ارشاد خداوندی کے مطابق میرے آقا کائنات کے مولا......شب اسراء کے دولہا......محبوب دوسرا ﷺ......عالم دنیا کیلئے بھی رحمت ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ عالم آخرت کے لئے بھی رحمت ہیں......اب قیامت تک......نسل در نسل، قوم در قوم، قرآن کی آیت مقدسہ پڑھتے چلو اور زمانے کو بتاتے چلو......کہ میرے حضور، سراسر نور، سراپا نور، شافع یوم النشور ﷺ

اشجار کیلئے بھی رحمت ہیں

احجار کیلئے بھی رحمت ہیں

پرندوں کیلئے بھی رحمت ہیں
درندوں کیلئے بھی رحمت ہیں

یہی نہیں بلکہ کائنات کے ذرّے ذرّے ...... فلک کے گوشے گوشے ......زمین کے چپے چپے......اورزمین آسمان کی ہر ہر شے کے لئے سید و سردار کل، مختار کل، ختم الرسل ﷺ رحمت ہی رحمت ہیں۔

واہ سبحان اللہ......میرے آقا ﷺ کی رحمتوں کے تذکروں سے آج تو محفل کا ماحول بھی وجد کا تحفہ دے رہا ہے......تو اپنے آقا ﷺ کی رحمتوں اور بندہ نوازیوں کو یاد کرتے ہوئے......میرا دل اعلیٰ حضرت کے کہے ہوئے چند محبت وعقیدت سے سجے ہوئے کلمات محبت کی طرف جا رہا ہے......میرے مسلک حق کے عظیم امام، میرے مذہب روشن کے فہیم امام......امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے روف الرحیم آقا ﷺ کی خدمت میں یوں عرض کرتے ہیں اور رحمت مصطفوی ﷺ طلب کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ ہر دوسرا جانا
اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بیکس وطوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا
اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاكَ اَتَمّ اے گیسوے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

قابل قدر مستورات!

میرے آقا ﷺ کی مبارک حیات طیبہ کے ہر گوشے سے رہنمائی حاصل کرنے والے لوگ ہر لمحہ رحمتیں حاصل کرتے رہتے ہیں......آپ ﷺ کی مرکز رحمت حیات

طیبہ کا اگر مطالعہ کروگے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ رحمتوں سے دامن بھر دوگے......جو جس زاویے سے بھی تحقیق کرے گا وہ محقق جو تحقیق کر رہا ہے وہ حضور سید کائنات، رحمت کائنات ﷺ کے وجود اطہر کو سراپا رحمت پائے گا......تو مجھے اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ یہاں یہ خیال بھی آسکتا ہے کہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی تو اللہ کی رحمتوں کے پیغام لیکر تشریف لاتے رہے ہیں اور سابقہ انبیاورسل پر بھی تو اللہ کی رحمتیں شامل حال رہی ہیں......تو میری بہنو!

اس بات میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے کہ سابقہ تمام انبیاء ورسل پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ہوتی رہی ہے......لیکن میں ناچیز اس مقام پر ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ رحمتوں کی بارش ہونا اور بات ہے......رحمتوں کا شامل حال رہنا اور حقیقت ہے...... اور اللہ ﷻ کی رحمتوں کے پیغام لیکر انسانیت کی طرف آنا یہ بڑا مقام ہے......

محترم سامعات:-

اللہ ﷻ کی طرف سے سرتاپا رحمت بن کر تشریف لانا صرف میرے حضور ......میرے آقا ﷺ کا ہی خاصہ ہے...... مجھے اس بات کی پاسداری بھی کرنی ہے کہ میری یہ بات سن کر کوئی اس پر کسی بھی زاویے سے تنقیدی بحث نہ شروع کردے......اور یوں نہ کہنا شروع کردے کہ خدا جانے باجی معلّمہ صاحبہ یہ بات کہاں سے عرض کر گئی ہیں تو آیئے اس روشن پہلو پر بھی ایک روشن دلیل پیش کرتی چلوں!

ماضی کے ایک مشہور عالم اور مقبول صوفی بزرگ اور موجودہ دور میں بھی جن کے علم کا سکہ رواں ہے......میری مراد شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت کا نام آج اہل علم اور اہل بصیرت کے حلقے میں ادب واحترام سے لیا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

......تو سنیئے کتاب کا نام ہے ''لطائف المنن'' اور قول ہے حضرت شیخ ابو العباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ کا......آپ حضرت نے یاقوت و مرجان سے حسیں موتیوں جیسے الفاظ یوں ارشاد فرمائے ہیں......کہ

جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ خُلِقُوْا مِنَ الرَّحْمَۃِ وَ نَبِیُّنَا ﷺ عَیْنُ الرَّحْمَۃِ
(لطائف المنن)

ترجمہ: یعنی تمام انبیاء کرام رحمت سے پیدا کئے گئے اور نبی مکرم ﷺ عین رحمت ہیں......بلکہ ذوقِ محبت میں تو یوں کہا جاتا ہے......کہ

میرے آقا ﷺ...... تو اصل رحمت ہیں
میرے مولیٰ ﷺ...... تو باعث رحمت ہیں
میرے سرکار ﷺ...... تو منبع رحمت ہیں
میرے غمخوار ﷺ...... تو مرکز رحمت ہیں
میرے کریم ﷺ...... تو بحر رحمت ہیں
میرے رحیم ﷺ...... تو کان رحمت ہیں
میرے سخی ﷺ...... تو جان رحمت ہیں
میرے شفیع ﷺ...... تو عین رحمت ہیں

ہاں! ہاں!

الحمد للہ سنیوں کی تقاریر میں لفاظی ہی نہیں مستند حوالے بھی ہوتے ہیں......اور صرف حوالے ہی نہیں معتبر مقالے بھی ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ سنیوں کی تقاریر میں احادیث نبوی ﷺ کے نوری اُجالے بھی ہوتے ہیں......تو آیئے نور کی سرکار ﷺ کی باتیں کرتے چلیں یعنی احادیث نبوی ﷺ سنتے چلیں اور اپنی آخرت کا سامان کرتے چلیں......حدیث بھی صحیح......اور اس حدیث پاک کو ''صحیح مسلم'' اور ''صحیح بخاری''

دونوں میں روایت کیا گیا ہے......ہاں صحیح مسلم میں یہ حدیث ''پاک کتاب البر والصلۃ والآداب'' میں بیان کی گی ہے اور آیئے اب حدیث کا میں من وعن اصل متن آپ سامعات کے سامنے پیش کرتی ہوں......سماعت فرمایئے!

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں

قِیْلَ

(سید دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں) عرض کیا گیا

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ مشرکین کیلئے بددعا کیجئے

سبحان اللہ! آیئے آگے سماعت کیجئے میرے کریم آقا ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا

قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً

شعب الایمان	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۱۴۴

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اور آیئے اگر بات آقا ﷺ کی اپنی زبان سے اپنے رحمت ہونے کی ہو رہی ہے تو ایسے میں ایک اور روایت جو مضمون کی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ حافظ الحدیث، امام حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''دلائل النبوۃ'' میں بیان کی ہے......کہ!

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

آپ ﷺ نے فرمایا

اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ اُبْعَثْ عَذَابًا

دلائل النبوۃ	جلد نمبر۱	صفحہ نمبر۴۰

مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے عذاب بنا کر نہیں بھیجا گیا

قابل قدر مستورات!

خود کو مطالعہ کا شوق بھی ڈالئے اور ایسی احادیث مبارکہ کی روشن کتابیں پڑھیئے کہ جن کو پڑھنے سے دل منور ہو جائیں......تو اس حدیث پاک کو اگر دیکھنا ہو تو میں ناچیز حوالہ عرض کئے دیتی ہوں......کہ:

حافظ الحدیث، مشہور و معروف محدث حافظ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''دلائل النبوۃ'' اور اس کتاب کی ''جلد نمبر۱'' اور صفحہ نمبر۴۰ پر......محبتوں، شفقتوں اور رحمتوں کے پیغام دینے والی میرے آقا ﷺ کی یہ حدیث پاک موجود ہے اور اس حدیث پاک کو حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہر دلعزیز احادیث نبوی ﷺ کی کتاب ''شعب الایمان'' میں بھی نقل فرمایا ہے اس کتاب کی جلد نمبر۲ ہے اور صفحہ نمبر۱۴۴ پر یہ حدیث رحمتوں کا مژدہ سنا رہی ہے......کہ سید کائنات ﷺ نے یوں بھی ارشاد پاک فرمایا ہے......کہ

اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ اُبْعَثْ عَذَابًا

دلائل النبوۃ	جلد نمبر۱	صفحہ نمبر۴۰

ترجمہ: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

قابل قدر محترم سامعات!

سید کائنات ﷺ نے خود ارشاد پاک فرما کر قیامت تک کی آنے والی تمام انسانیت کو بتا دیا۔ کہ:

مجھے سختی کرنے کیلئے نہیں مبعوث فرمایا گیا

مجھے ظلم کرنے کیلئے مبعوث نہیں فرمایا گیا

مجھے ناانصافی کرنے کیلئے مبعوث نہیں فرمایا گیا

مجھے لعنت کرنے کیلئے مبعوث نہیں فرمایا گیا

بلکہ اللہ نے میرے کریمانہ رحیمانہ در اقدس کو سب کیلئے کھول رکھا ہے اور میرے سر پر رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن ہونے کا تاج سجا کر مجھے مبعوث فرمایا ہے......یہ تو ایک روشن حقیقت ہے کہ میرے آقا ﷺ کی ذات پاک کی شان میں قرآنی آیت گواہ ہے......کہ:

حریص علیکم وباالمومنین رئوف الرحیم

اسی کریم آقا ﷺ کی بارگاہ اقدس سے رحمت طلب کرنے والے تو میرے امام وعشاق کے امام......عرب وعجم کے امام......سید کائنات ﷺ کے پکے اور سچے غلام و بریلی کے تاجدار اور محبتوں کی بہار......سینوں کے دلدار......امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کبھی روز محشر کی سختیوں کو یاد کرتے ہوئے رحمت عالم ﷺ کی عنائیوں کو یاد کرتے ہیں اور کبھی نفسا نفسی کے عالم میں گری ہوئی انسانیت کو روز محشر اپنی اپنی خیر طلبی کی خواہش رکھتے ہوئے سوچتے ہیں تو انتہائی عاجزی اور محبتوں کے ترجمان الفاظ کو عشق رسالت ﷺ کی مالا میں سجاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں......کہ:

یا اللہ تیری ذات تو غفار بھی ہے اور جبار بھی ہے......لیکن روز محشر ہم پر کرم فرمانا اپنے رحمت عالم ﷺ محبوب پاک کے صدقے......کیونکہ:

آپ ﷺ کی ذات تو رحمت ہی رحمت ہے

آپ ﷺ کی ذات میں تو شفقت ہی شفقت ہے

آپ ﷺ کا طریقہ تو عنایت ہی عنایت ہے

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ کا عمل حسیں تو نوازش ہی نوازش ہے
آپ ﷺ کی عادت کریمہ تو بندہ پروری ہے
آپ ﷺ کی صفت تو بندہ نوازی ہے

وہ اس لئے کہ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو یہ حکم عطا فرما کر کہ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور اس صفت سے نوازتے ہوئے آپ ﷺ کا کریمانہ اور رحیمانہ در رحمت قیامت تک کیلئے رحمت مصطفوی ﷺ کے متلاشیوں کیلئے کھول دیا ہے...... آیئے میری بہنو!

میں اپنے امام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بعد میں پڑھتی ہوں، پہلے میں اللہ جل جلالہ کے لاریب کلام مبارکہ کی ایک آیت مقدسہ تلاوت کرنیکا شرف حاصل کرتی ہوں۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

میرے آقا ﷺ کے در پاک وہ ہے کہ جہاں سے تو کسی غیر کو بھی جھڑک نہیں ملتی...... اسی ذات پاک کی رحمتوں کو یاد کرتے ہوئے اور قرآنی آیات مقدسہ کی ترجمانی کرتے ہوئے یوں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں...... کہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

واہ کیا کہنے میرے امام کے حسن کلام کے...... یاقوت و مرجان سے کئی زیادہ حسیں الفاظ محبت جوڑ کر اپنے آقا ﷺ کی رحمتوں کو طلب کیا ہے...... کہ:

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدار حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

اور!

میرے امام، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پڑھتے ہوئے...... اور

قرآن کی آیت مقدسہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا ورد پاک کرتے ہوئے آگے یوں عرض کرتے ہیں...... کہ:

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و سخا کا ساتھ ہو

اس لئے کہ رحمت عالم ﷺ نے خود ارشاد پاک فرمایا ہے...... کہ:

اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ مُشَفَّعٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: قیامت میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں

میرے شفیع میرے آقا، کائنات آقا ﷺ جہاں دنیا میں امتیوں کو اپنی رحمت سے نواز رہے ہیں وہاں قربان جاؤں قیامت میں بھی اپنے امتیوں کو اکیلے نہیں چھوڑا...... بلکہ!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

کے انعام خداوندی کے تحت روز قیامت بھی اپنے امتیوں کو نواز رہے ہیں

رحمت فرما رہے ہیں
فضل فرما رہے ہیں
کرم فرما رہے ہیں
بندہ نوازی فرما رہے ہیں
بندہ پروری فرما رہے ہیں

مسلک حق کی پاسبان بہنو!

الحمدللہ اسی لئے تو آج سنی اپنے آئمہ کی تقلید کرتے ہوئے اور اپنے عقائد کو سر سبز اور روشن رکھتے ہوں...... محبت کے نعرے بلند کر رہے ہیں...... اور انشاء اللہ

Scanned with CamScanner

قیامت تک یہ صدائیں بلند کرتے رہیں گے.....کہ!

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

جی ہاں! اللہ ﷻ کی بے مثال بارگاہ سے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

کا انعام خداوندی پانے والی میری آقا ﷺ کی رؤف الرحیم ذات پاک ہے

.....کہ جہاں:

نفرت نہیں ...... محبت ہی محبت ہے
دوری نہیں ...... قربت ہی قربت ہے
خار نہیں ...... پیار ہی پیار ہے
مایوسی نہیں ...... عنایت ہی عنایت ہے

ہر آنے والے کو طلب سے زیادہ نوازا جاتا ہے.....آیئے اسی حوالے سے ایک حدیث پاک سماعت فرمائیں کہ یہ رحمت عالم ﷺ کی کیسی بارگاہ ہے.....میرے آقا ﷺ کے پیارے صحابی.....میرے حضور ﷺ سے قریبی تعلق رکھنے والے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں.....آیئے اب پورا متن سماعت فرمایئے اور رحمت عالم ﷺ کی بندہ نوازیوں کے تذکروں کو یاد کر کے جھوم جایئے! کہ

عَنْ اَنَسٍ...... قَالَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟
وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ

مسند امام احمد	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۲۶۵

(حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا، کسی کام کرنے میں یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔

میری بہنو!

یہ حدیث پاک ''صحیح مسلم'' میں موجود ہے ''کتاب الفضائل'' میں بیان ہوئی ہے ایسی کریمانہ اور رحیمانہ صفات کے مالک کریم آقا ﷺ جن کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت یوں کہتے ہیں.....کہ:

واہ کیا جودو کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

اور میرے کریم رحمت عالم ﷺ ہی کی یہ کریمانہ اور رحیمانہ شان بندہ پروری ہے.....کہ:

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

دین حق کی خدمتگار بہنو!

یہ تو میرے آقا ﷺ کی رحمتوں کا موضوع ہے جو تمام موضوعات میں سے موضوع حسیں کہلاتا ہے.....جس پر بات کرتے کرتے کلام کے آئمہ بھی اس معاملے میں یہ کہتے ہوئے پائے گئے.....کہ میرے آقا ﷺ کی رحمت کا موضوع تو ایک بے کنارا موضوع ہے.....کہ جس بحر رحمت کا کنارا ہی نہیں..... در اقدس پر آج بھی غلاموں اور گداؤں کا ہجوم ہے اور نوازنے والی سید کائنات، رہبر کائنات، معلم کائنات ﷺ کی ذات پاک ہے

Scanned with CamScanner

اے سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

حد ہو بھی کیسے سکتی ہے کہ جب کہ خالق و مالک نے آپ کو مختار کل بنا کر اور رحمت کل بنا کر مبعوث فرمایا ہے...... کنارے اور حدود تو ان انعامات اور صفات و اعزازات کے ملتے ہیں جو انسان دوسرے انسانوں کو دیتے ہیں...... یہاں معاملہ ہی جدا ہے......کہ:

علیم و خبیر رب نے ...... بشیر و نذیر محبوب کو رحمت بنایا ہے

حافظ و ناصر رب نے ...... شاہد و مبشر محبوب کو رحمت بنایا ہے

مالک یوم الدین نے ...... معلم دین متین محبوب کو رحمت بنایا ہے

آیئے بات کو اور آسان کرتی ہوں اور اپنے اس موضوع کے اعتبار سے ایک حدیث پاک پیش کرتی ہوں کہ میرے آقا ﷺ کو:

معلم کائنات کس نے بنایا ہے؟

محسنِ کائنات کس نے بنایا ہے؟

سیدِ کائنات کس نے بنایا ہے؟

مرشد کائنات کس نے بنایا ہے؟

رہبر کائنات کس نے بنایا ہے؟

مختار کائنات کس نے بنایا ہے؟

مالک کائنات کس نے بنایا ہے؟

زینت کائنات کس نے بنایا ہے؟

رحمت کائنات کس نے بنایا ہے؟

یقیناً یہ سوال بھی کمال ہے......اور اس کا جواب بھی کمال ہے:

یہ سوال بھی عزت والا ہے ...... اور اس کا جواب بھی عزت والا ہے

یہ سوال بھی عظمت والا ہے ...... اور اس کا جواب بھی عظمت والا ہے

یہ سوال بھی رفعت والا ہے ...... اور اس کا جواب بھی رفعت والا ہے

یہ سوال بھی برکت والا ہے ...... اور اس کا جواب بھی برکت والا ہے

یہ سوال بھی نفاست والا ہے ...... اور اس کا جواب بھی نفاست والا ہے

یہ سوال بھی رحمت والا ہے ...... اور اس کا جواب بھی رحمت والا ہے

میری معزز بہنو!

اس حدیث پاک کو چوم کر آنکھوں سے لگاؤ تو یقیناً یہ نسخہ اکسیر ثابت ہوگی کیونکہ اس میں رحمت مصطفیٰ ﷺ کا ذکر بھی ہے اور انعام خدا کا ذکر بھی ہے...... وہ عظمتوں کی پیکر حدیث جس کو بیان کرنے کیلئے مجھے کافی محنت لفظوں کی صورت میں کرنی پڑی ہے......سماعت فرمایئے:

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَا اَیُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو بے شک میں

رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ

اللہ کی طرف سے عطا کردہ رحمت ہوں

سنن دارمی شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۲۱
مصنف ابن ابی شیبہ	جلد نمبر ۶	صفحہ نمبر ۳۲۵
المستدرک	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۹۱

محبت رسول اللہ ﷺ کی متلاشی بہنو!

یہ حدیث پاک سنن دارمی شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۱ پر یہ روشن حدیث پاک بیان ہوئی ہے......اور اب بھی جو نہ مانے اس کا اپنا مقدر ہم تو اس کے مقدر پر افسوس کے علاوہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتے باقی معاملہ تو ایسے شخص کا میری بہنو! خدا کی طرف ہے اس حدیث پاک کو امام ابن ابی شیبہ نے مشہور زمانہ احادیث کی روشن کتاب ''مصنف ابن ابی شیبہ'' جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۲۵ پر بھی اپنے آقا ﷺ کی رحمتوں کے تذکرے کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے اور علم حدیث میں انتہا کی معرفت رکھنے والے محدث، حقیقتوں سے آشنا محدث کبیر، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک ''المستدرک'' جلد ۱ صفحہ نمبر ۹۱ پر نقل فرمائی ہے اور حدیث کے مطالعے کا ذوق رکھنے والے اور تقاریر کے حوالہ جات کو اپنی نوٹ بک میں بحوالہ لکھنے والی طالبات اور سامعات کیلئے اس روشن حدیث پاک کا ایک اور محبت بھرا حوالہ پیش کرنا چاہتی ہوں کہ اس حدیث پاک کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور احادیث فضائل وشمائل کی کتاب ''شعب الایمان'' میں نقل فرمایا ہے......کہ:

کائنات کے ہادی اعظم ﷺ نے ارشاد پاک فرمایا ہے کہ

إِنَّمَا رَحْمَةٌ مُهْدَاة

بے شک میں اللہ کی طرف سے عطا کردہ رحمت ہوں

اپنے عقائد میں مضبوطی رکھنے والی میری بہنو!

ابھی آپ نے یقیناً مجھ ناچیز سے رحمت مصطفیٰ ﷺ کا حسین اور دلنشیں موضوع رحمت سنتے ہوئے ایک روشن حدیث پاک سننے کا شرف بھی حاصل کیا......اب آج کی باوقار محفل پاک ہمیں آج کے موضوع کے اعتبار سے برکتیں دیتی ہوئی اپنے اختتامی مراحل کی طرف رواں دواں ہے......تو آپ سامعات

سے گزارش ہے کہ جو ہم نے خطبہ میں آیت مقدسہ تلاوت کی اور آپ سامعات نے یقیناً سماعت کی......یعنی

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

تو اس آیت مقدسہ کو وردِ زباں رکھیئے اور ابھی میں ناچیز نے جو حدیث پاک آپ کے سامنے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا اس حدیث پاک کو بھی بحوالہ یاد رکھیئے......اور میں چاہتی ہوں کہ ابھی جو میری چند منٹ کی تقریر باقی ہے بہتر یہی ہوگا کہ اس موضوع کو اشعار کے ذریعے سے طوالت دیئے بغیر زیادہ احادیث مبارکہ اور قرآنی آیات مقدسہ تلاوت کی جائیں......تاکہ تقریر زیادہ نہیں تو کم از کم تھوڑی سی مستند ضرور ہو جائے اور ہمارا مقصدِ تبلیغ دین بھی سرسبز شاداب یعنی ہرا بھرا ہو جائے۔

قابل قدر مستورات!

جب بھی کوئی قرآن پاک کی تلاوت مقدسہ کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے یا احادیث نبوی ﷺ کو پڑھنے کی سعادت حاصل کرتا ہے......یا سیرت کی کتابوں سے اصلاحِ قلب کا سرمایہ حاصل کرتا ہے تو یہ بات حق ہے......کہ:

ہر قرآن کی تلاوت کرنے والا قاری یا قاریہ
ہر حدیث کا مطالعہ کرنے والا طالب یا طالبہ
ہر سیرت کو پڑھنے والا محقق یا محققہ

اس حقیقت کے نور تک پہنچتے ہیں کہ یہ بات اس پر بغیر کسی شک وشبہ کے واضح ہو جاتی ہے کہ ہر دنیا اور آخرت کے معاملہ میں رحمت عالم ﷺ کا طرز حیات......طرز عمل......مبنی بر رحمت ہے......بہت سے ایسے احکامات جو ہمیں احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہی حل ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں:

Scanned with CamScanner

مثلاً!

حج کرنے کا حکم...... اور حج کرنے کا طریقہ
روزہ رکھنے کا حکم...... اور روزہ رکھنے کا طریقہ
زکوٰۃ دینے کا حکم...... اور زکوٰۃ دینے کا طریقہ
جہاد کرنے کا حکم...... اور جہاد کرنے کا طریقہ
اعمالِ صالحہ کا حکم......اور اعمالِ صالحہ کرنے کا طریقہ
صدقات کرنے کا حکم......اور صدقات ادا کرنے کا طریقہ

بہرحال ایسے بے شمار معاملاتِ حیات اور احکاماتِ عبادات ہیں قربان جاؤں جن کے ہر ہر انداز میں جو بھی اسلوب دکھائی دیتے ہیں وہ تمام کے تمام سید کائنات ﷺ کی رحمت کے مختلف گوشوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والی محترم سامعات!

یہ تو وہ باتیں ابھی میں ناچیز نے بیان کی ہیں کہ جن کا تعلق ظاہری انسانی زندگی کے ساتھ ہے......یعنی!

نماز کا تعلق بھی ...... دنیوی انسانی زندگی کے ساتھ ہے
حج کا تعلق بھی ...... دنیوی انسانی زندگی کے ساتھ ہے
روزے کا تعلق بھی ...... دنیوی انسانی زندگی کے ساتھ ہے
جہاد کا تعلق بھی ...... دنیوی انسانی زندگی کے ساتھ ہے
زکوٰۃ کا تعلق بھی ...... دنیوی انسانی زندگی کے ساتھ ہے
اعمالِ صالحہ کا تعلق بھی ...... دنیوی انسانی زندگی کے ساتھ ہے

لیکن قرآنی آیات اور احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں آپ رحمتِ عالم ﷺ کی ذاتِ پاک انسانی زندگی کے اختتام پذیر ہونے کے بعد بھی قبر و حشر

میں...... میدانِ محشر میں......حوضِ کوثر پر......آپ ﷺ کے رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن ہونے کے حسین جلوے اور نظارے دکھائی دیں گے اور ادھر یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ آپ ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ ﷺ کا امت کیلئے رحمت فرمانا جاری ہے......

قبر میں زیارتِ مصطفیٰ ﷺ آپ کی رحمت ہے
دنیا میں ہدایتِ مصطفیٰ ﷺ آپ کی رحمت ہے
حوضِ کوثر پر عنایتِ مصطفیٰ ﷺ آپ کی رحمت ہے
سرِ محشر شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ آپ کی رحمت ہے

میرے امام، مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لجپال کریم آقا ﷺ کی رحمتوں اور عظمتوں کا ذکر کرتے ہوئے اور دربارِ رسالت ﷺ میں عاجزانہ، ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے یوں عرض کیا ہے......کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم بھی روزِ محشر آپ ﷺ کی رحمت کے طالب ہیں......آپ ﷺ کی شفقت کے طالب ہیں اور آپ کی عنایت کے طالب ہیں......اور ہم غلاموں پر بھی نظرِ رحمت فرمائیے......آیئے سنیئے میرے امام نے کیسے عقیدت و محبت سے اپنی باوقار نسبت کا ذکر کیا ہے تاجدار بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں
صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجئے

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

آیئے ایک حدیث پاک میں بیان کرتی چلوں کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں امتیوں کو سایہ رحمت نصیب ہوتا رہا......اور آپ ہدایت کا نور گھر گھر میں پہنچاتے

Scanned with CamScanner

رہے میرے آقا ﷺ کے صحابی حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ حدیث کے راوی ہیں۔ قال انہوں نے فرمایا

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا بَعَثَنِی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

مسند امام احمد	جلد نمبر۵	صفحہ نمبر۴۳۸
دلائل النبوۃ	جلد نمبر۱	صفحہ نمبر۴

آپ ﷺ نے فرمایا بے شک مجھے عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

میری بہنو!

یہ حدیث پاک اپنے مضبوط روحانی حسن کے ساتھ احادیث نبوی ﷺ کی معتبر کتاب سننِ ابوداؤد شریف کے ''کتاب السنۃ'' میں موجود ہے..... میرے آقا ﷺ فرمارہے ہیں کہ مجھے میرے خالق و مالک نے تمام عالمین کے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اب غور طلب مقام ہے کہ اس حدیث پاک میں خود سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے.....اس حدیث پاک میں آقا ﷺ نے اللہ جل جلالہ کے عطا کردہ اس انعام کا ذکر فرمایا ہے کہ جو آپ سے پہلے انبیاء ورسل میں سے بھی کسی کو عطا نہیں کیا گیا اور بعد میں تو کسی کو یہ انعام ''رحمۃ اللعالمین'' ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا.....اور ادھر اللہ جل جلالہ قرآن میں خود ارشاد فرما رہا ہے کہ:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر عالمین کیلئے رحمت بنا کر

درِ زہرا رضی اللہ عنہا کی خدمتگارو! میری بہنو!

دیکھئے یہ تو ایک حقیقت ہے کہ جس کو

کوئی مرتبہ یا عہدہ
کوئی مقام یا منصب
کوئی اعزاز یا انعام

کسی دنیا کے حکمران نے دیا ہو تو وہ:

ہر گھڑی اس کی تعریف کرتا ہے
ہر گھڑی اس کے چرچے کرتا ہے
ہر گھڑی اس کے نغمہ الاپتا ہے
ہر گھڑی اس کا سپاس گزار رہتا ہے

کہ فلاں حاکم وقت نے مجھے یہ انعام دیا ہے.....فلاں وزیر نے مجھے یہ لقب دیا ہے.....اور فلاں فلاں مشیر نے مجھے یہ منصب دیا ہے وہ انعام پانے والا اگر اپنوں میں ہو تو پھر بھی اسی اپنے محسن کے چرچے کرتا ہے اور اگر غیروں میں ہو تو پھر بھی اپنے نوازنے والے کے تذکرے کرتا ہے کہ جی میں تو بڑا خوش قسمت ہوں کہ مجھے تو فلاں اعزاز اور انعام و اکرام میرے فلاں فلاں محسن نے دیا ہے۔

لیکن قربان جائیں:

ادھر تو معاملہ ہی علیحدہ ہے
ادھر تو معاملہ ہی جدا ہے
ادھر تو معاملہ ہی محبت والا ہے
ادھر تو معاملہ ہی عظمت والا ہے
ادھر تو معاملہ وہی رفعت والا ہے
ادھر تو معاملہ ہی فضیلت والا ہے

کہ ذات محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے جنہیں یہ لقب دیا جا رہا ہے:

Scanned with CamScanner

ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے جنہیں یہ رفعت وفضیلت دی جا رہی ہے، سید کائنات، رہبر کائنات، معلم کونین، سرور کونین ﷺ کی وہ ذات پاک ہے جن کو نوازا جا رہا ہے اور نوازنے والی اور یہ فضیلت ورحمت عطا کرنے والی ذات:

رب العالمین کی ذات پاک ہے
احکم الحاکمین کی ذات پاک ہے
احسن الخالقین کی ذات پاک ہے
مالک یوم الدین کی ذات پاک ہے

اور اللہ خود اپنے محبوب ﷺ کو یہ مقام و مرتبہ اور رفعت وفضیلت عطا کر رہا ہے......کہ:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر عالمین کیلئے رحمت بنا کر

اور اس بے مثال اور بے عیب وحدہ لاشریک ذات رب کریم کا یہ فضیلت و رحمت اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمانے کے بعد کسی کو یہ جرات نہیں کہ وہ یہ انعام بدل سکے...... یا اس کا انکار کر سکے ... بلکہ اب اس کے بعد حق یہی بندہ ہے کہ تمام مخلوق الٰہی ہر گھڑی ہر آن، ہر ساعت رحمت مصطفیٰ ﷺ کی طلبگار رہے......

کیونکہ اللہ رب العالمین ہے اور محبوب ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں...... اور رب العالمین جس کے مقام کو بلند فرمائے اس میں کمی کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا اگر اس شان کو کم کرنے کا تصور بھی کسی میں پیدا ہوا تو دنیا بھی برباد اور آخرت بھی عبرتناک ہوگی۔

ردائے سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کا فیض رکھنے والی بہنو!

الحمد للہ ہم اہلسنت و جماعت تو قیامت تک ہر ہر وصف نبوت پر مکمل اور کامل

ایمان رکھنے والے ہیں......وہ اس لئے بھی......کہ:

ہمارے رہبروں نے
ہمارے قائدوں نے
ہمارے آئمہ نے
ہمارے علماء نے

ہماری تربیت کی بنیاد ہی محبت رسول ﷺ پر رکھی ہے بھلا ہم اس عظمت کا انکار کیسے کر سکتے ہیں؟

ہم اہل نسبت ہیں اور اہل نسبت کی خدمت سے فیض لینے والے ہیں۔ الحمد للہ اس بات میں بھی ذرہ برابر شک نہیں کہ ہم محبت والے ہیں اور اہل نسبت و محبت کے قدموں میں بیٹھنے والے ہیں

ایسے اہل محبت
ایسے اہل نسبت
ایسے اہل معرفت

کہ جنہوں نے قرآن میں رحمت مصطفیٰ ﷺ کا کھلا اعلان

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

کی صورت میں پڑھا اور اس دن سے آج تک آقا ﷺ کی رحمتوں کو یوں عرض گزار ہو کر طلب فرما رہے ہیں......کہ

یارسول اللہ ﷺ

دے خدا ہمت کہ یہ جان حزیں
آپ پر واریں وہ صورت کیجئے

Scanned with CamScanner

آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں
ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے

قابل قدر سامعات!

ابھی آپ نے سماعت فرمایا...... ترجمان مسلک حق کا لکھا ہوا کلام کہ اس میں انتہائی عاجزی سے عرض کیا جارہا ہے...... کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تو جانتے ہیں کہ ہم عاصی اور انتہائی گنہگار ہیں...... لیکن ہم یہ بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ذات پاک مہربان اور رؤف الرحیم ہے...... تو میرے کریم آقا ﷺ آپ ہمارے گناہوں کی طرف نہ دیکھئے بلکہ آپ رحمت فرمائیے اور اللہ کے حضور ہماری بخشش کیلئے سفارش فرمائیے کیونکہ ربّ العالمین نے انتہائی کرم فرماتے ہوئے اور امت محمدیہ کی بگڑی بناتے ہوئے آپ سرورِ کونین ﷺ کو رحمۃ اللعالمین بنایا ہے

بلکہ امام...... امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور مقام پر کمال کر دیا ہے...... اور اپنے نبی ﷺ کا غمخوار ہونا آنے والی انسانیت کو بتا دیا ہے ......کہ

آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب
ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجئے

اے دین متین کی خدمتگارو!

ابھی آپ نے سنا کہ کس طرح سے رحمت مصطفوی ﷺ طلب کی جارہی ہے اور اپنے رحمۃ اللعالمین یعنی نبی ﷺ کی بارگاہ میں کتنے حسین اور نفیس کتنے سلجھے اور نکھرے ہوئے الفاظ سے میرے امام، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ہے...... قابل غور بات کر رہی ہوں انتہائی توجہ سے سماعت فرمائیے گا...... کہ:

ہمارے کریم اور رحیم آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہی ہمارے لئے رحمت بنا کر...... صحیح مسلم میں ایک روایت بعنوان رحمت مصطفیٰ ﷺ بیان ہوئی ہے میں آج کی باوقار نشست میں وہ دلوں میں اتر جانے والی روایت آپ سامعات کو سنانے کے بعد اجازت چاہوں گی...... اس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے "المعجم الکبیر" صفحہ نمبر ۲۸۸ پر بیان کیا ہے...... اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے السنن الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۸۵ پر نقل فرمایا ہے۔

میرے آقا ﷺ کے ایک صحابی حضرت مالک بن حویرث اپنے آقا ﷺ کے بحر رحمت سے فیض معرفت حاصل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں...... کہ!

كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَحِيْمًا رَفِيْقًا

السنن الکبریٰ	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۳۸۵

سید عالم ﷺ "رحیم" (نہایت رحمدل) اور "رفیق" (نرم دل) ہیں

یہ حدیث پاک یاد رکھیے اور اپنے آقا ﷺ کی رحمتوں کا فیض حاصل کرنے کیلئے دین کی خدمت کا جذبہ ہر لحظہ تروتازہ اور سرسبز رکھیے اور موت، محبت رسول ﷺ میں آئے اور ایمان کی حالت میں آئے یہ دعا کیجئے

وما علینا الا البلاغ

Scanned with CamScanner

موضوع......درودِ مصطفی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدO

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْاصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْاتَسْلِیْمًاO

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

مومنوں پڑھتے رہو تو اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام
میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

لائق صد احترام! معزز و مکرم سامعات!

آج ایک مرتبہ پھر قادر مطلق و خالق کائنات کا فضل و کرم ہو گیا اور ہم پڑھنے والوں اور سننے والوں کو اپنے مالک کی حمد و ثنا اور اپنے کریم و رحیم نبی ﷺ کی صفت و ثنا بیان کرنے کا ایک مرتبہ پھر ایک روشن موقعہ میسر ہو گیا......

اور یقین کیجئے کہ یہی وہ بابرکت اور باعث قرار قلب و جاں لمحات ہیں کہ یہ جس خوش نصیب کو حاصل ہو گئے وہ ایمان کی چاشنی اور دلکش حلاوتیں پا گیا......ابھی میں ناچیز نے آپ سامعات کے گوش گزار ایک آیت ربانی...... ایک آیت قرآنی...... ایک نسخہ ایمانی...... آیت مقدسہ کرنے کی سعادت حاصل کی اور آپ حضرات کی ایک ایک لفظ کی طرف یکسوئی یہ ظاہر کر رہی ہے کہ آپ خوش نصیبوں نے یقیناً یہ آیت مقدسہ سماعت بھی کی اور روحانی فیض سے اپنے قلوب واذہان کو سکون و راحت کا سامان مہیا کرنے کا ایک انمول نسخہ شریں پایا:

محترم سامعات!

اس آیت قرآنی میں خالق کائنات اپنے محبوب ﷺ کی ذات پاک پر درود پڑھنے کا ایک حق اور سچ اور واضح اعلان فرمایا......اور پڑھنے اور سننے والے ایمان والوں کو بھی اس وظیفہ درود و سلام سے اپنی زبانیں تر رکھنے

اپنی زبانیں معطر رکھنے
اپنی زبانیں معتبر رکھنے
اپنی زبانیں مطہر رکھنے

کا بھی واضح اور کھلے انداز میں حکم ارشاد فرمایا......اب یہ فیصلہ تو آپ سامعین و سامعات کے ہاتھ میں ہے کہ جس عمل کو اللہ ﷻ اپنی اور اپنے ملائکہ کی سنت قرار دینے کے بعد تمام ایمان والوں کو اس خیر العمل کا حکم دے رہا ہے......اس کی اہمیت کیا ہوگی؟ یہ تو آج ہر مسلمان جانتا ہے کہ......جس کام سے اللہ ﷻ روکے، اس کو کرنے کی سزا کیا ہوگی؟

جس کام کا اللہ ﷻ حکم دے اس کو کرنے کی جزا کیا ہوگی؟

Scanned with CamScanner

خیر میں ایک مرتبہ پھر وہی آیت مقدسہ جو میں نے مہذب طریقے سے خطبے میں تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ایک مرتبہ پھر حصول برکت کیلئے اور موضوع کی رفعت کیلئے پڑھنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں...... سماعت فرمائیں!

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا O

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

قابل قدر سامعات!

دیکھئے: اس روشن اور چمکتی اور چمکاتی ہوئی آیت پاک میں اللہ جل جلالہ نے انتہائی وضاحت سے یہ حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ایمان والو تم بھی نبی مکرم ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام بھیجا کرو اور ہاں تو میں ایک بات اور اسی جگہ پر عرض کرنا چاہوں گی کہ جو ہر امتی پر سرور کونین ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں روشن اور نکھرے ہوئے حقوق ہیں ان حقوق میں سے تمام کے تمام کی بجا آوری ہر مسلمان مومن پر فرض ہے......

ایسے ہی بلند و بالا اور رفعت وعظمت کے حامل حقوق میں سے ایک بہت بڑا حق اور حکم جو آپ حضور سید کونین ﷺ کے امتیوں پر فرض قرار پاتا ہے...... وہ حق ہے آپ ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام کثرت سے پیش کرنا...... ہاں یہ بات ہر مومن مسلمان کے ذہن نشین ہونی چاہئے کہ درود وسلام ہی وہ کامل ترین، افضل ترین اور منفرد عمل ہے کہ جس میں اللہ جل جلالہ اور اس کے تمام عظمت والے فرشتے بھی شریک ہوتے ہیں اور درود وسلام ہی ایک ایسا بابرکت عمل ہے کہ جس کے ذریعے سے بندے کو اللہ جل جلالہ کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے اور اس عمل کی برکت سے گناہوں کی بخشش

ہوتی ہے اور درجات کی بلندی نصیب ہوتی ہے...... اور یہی وہ نکھرا اور سلجھا ہوا عمل ہے کہ جس کے ذریعے سے قیام قیامت میں حزن وملال سے امان نصیب ہوگی...... اور حضور، تاجدار کائنات، بہار کائنات، سردار کائنات سرکار کائنات ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام پڑھنے کی قدر...... اور اہمیت کی انتہا جاننے کیلئے یہی حقیقت بہت بڑی ہے کہ ادھر حضور ﷺ کا غلام اپنا نذرانۂ عقیدت پیش کرتا ہے ادھر اللہ جل جلالہ اپنے بندے کیلئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے...... سبحان اللہ...... سبحان اللہ!

اب آیئے سرور کونین ﷺ کی مبارک زبان اقدس سے آپ ﷺ کا فرمایا ہوا ایک روشن بیان سنتے ہیں...... یہ آپ ﷺ کا بے مثال اور حسین فرمان پاک ہر دور میں کتب احادیث کے اوراق کو چمکاتا رہا ہے اور محدثین کے سینوں کو منور کرتا رہا ہے اور پڑھنے والوں کی زبانوں کو حقیقی حلاوتیں بخشتا رہا ہے...... ہاں! ہاں! ہر محفل میں

ہر ماحول میں
ہر نشست میں
ہر جلسے میں
ہر خطبے میں

سننے والوں کی ساعتوں کو نکھارتا رہا ہے
سننے والوں کی یکسوئی کو بڑھاتا رہا ہے
سننے والوں کی رغبت کو چمکاتا رہا ہے
سننے والوں کی عقیدت کو پروان چڑھاتا رہا ہے

آیئے محبت سے سماعت فرمایئے! اس روشن حدیث پاک کے راوی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے آقا ﷺ کے صحابی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

میرے آقا ﷺ کا عظمت والا ارشاد بتاتے ہیں
میرے نبی ﷺ کا عزت والا کلام سناتے ہیں
میرے آقا ﷺ کا شفقت والا حکم بتاتے ہیں
میرے آقا ﷺ کا رحمت والا مژدہ بتاتے ہیں

اور فرماتے ہیں.....کہ!

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَكْثَرُهُمْ صَلٰوةً عَلَیَّ

رسول ﷺ نے فرمایا یقین جانو کہ مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھنے والے قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہوں گے۔

سبحان اللہ.....قربان جاؤں!

کتنا حسین اور باعث عزت عمل ہے درود مصطفی ﷺ کہ جس کے اپنانے والے کو سید کونین ﷺ اپنی خصوصی عنایات سے نوازتے ہوئے.....قیامت کے دن اس خوش نصیب درود خواں کو اپنا قرب عطا کریں گے.....اپنے دامن رحمت میں چھپائیں گے.....درود پاک پڑھنے والے خوش نصیب کو اپنے قریب فرما کر اپنی نگاہ رحمت سے نوازیں گے۔

محترم سامعات!

اب آپ اپنے آقا کائنات کی ہر ہر شے کے آقا ﷺ کی زبان اقدس سے درود پاک کا صلہ.....درود پاک کی جزا.....درود پاک کی برکت.....درود پاک کی نسبت کے بارے میں فرمان بے مثال سننے کے بعد اس خیر العمل کی اہمیت کے بارے میں خود ہی سوچیئے کہ کیا شان ہے اس وظیفے کی کہ جس کو زینت زبان بنانے کے صلے میں سرور کونین، سید کونین ﷺ اپنا قرب عطا فرما رہے ہیں.....

ذرا سنیئے تو سہی اور سننے کے بعد سوچیئے تو سہی یقیناً اس کی برکات کا مشاہدہ آپ خود

کریں گے کہ میرے امام نے جو محبت اور عقیدت کے موتی محبت وعقیدت کی مالا میں سجا کر یوں لکھا ہے.....کہ!

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس یہی ہے آسرا تم پہ کروڑوں درود
آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود

میری قابل قدر سامعات!

تاریخ گواہ ہے

شاعر تو زمانے میں بہت ہوئے ہیں
محقق تو زمانے میں بہت ہوئے ہیں
معلم تو زمانے میں بہت ہوئے ہیں
رہبر تو زمانے میں بہت ہوئے ہیں

لیکن عقیدے جس رہنما کے کلام سے سنور جائیں.....اور نکھر جائیں وہ یقیناً اس دور میں میرے امام، امام عاشقاں، رہنمائے اہلسنت، پیشوائے اہلسنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا روشن اور نکھرا ہوا.....اور یقین جانیئے محبت رسول ﷺ سے سجا ہوا کلام ہے.....اس لئے تو ہم جب احادیث بیان کرتے ہیں یا قرآنی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہیں تو اس گھڑی قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کا معنیٰ اور مقصد جہاں اپنے اکابرین کے اقوال سے مزین کرتے ہیں.....اور اس معنیٰ اور مفہوم کو سمجھنے میں آسانی پیدا کرتے ہیں وہاں ہم اپنی گفتگو کو حقیقی راہ دینے کیلئے اور اپنی محبت وعقیدت کو پروان چڑھانے کیلئے اپنے امام، امام اہلسنت، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بھی پیش کرتے ہیں.....

کیونکہ میرے امام نے اپنے کلام کے ہر ہر مصرعے اور ہر ہر شعر کو قرآن وحدیث کی مبارک روشنی میں لکھا ہے...... ہاں! ہاں! ہم سنی اپنی حوالہ پیش کرتے ہوئے اپنے امام، اپنے محسن امام احمد خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ اس لئے پیش کرتے ہیں کہ میرے وہ امام کہ جن کا ہر بیان محبت رسول ﷺ کے اضافے کا سبب ہے اور جن کا ہر کلام عشق رسول ﷺ کا پیامی ہے...... میرے امام، وہ عظیم المرتبت امام جن کے علم کا مقام بحر العلوم، جن کے تمام بیان آسان مفہوم سے روشن...... جن کی پہچان امام عرب وعجم...... جن کا تعارف پیکر علم وحلم...... جن کا عظیم کارنامہ مسلمانوں کے قلوب اذہان میں محبت رسول ﷺ کی حلاوتیں پیدا کرنا...... جن کا جہاد عقائد باطلہ رکھنے والوں کی تباہی...... جن کا بولنا حدیث سرور کونین ﷺ کی وضاحت اور تشریح، جن کا عقیدت سے مزین پیغام تعلق رسالت کی مضبوطی...... جن کا مشن قرآنی آیات کا آسان مفہوم ترجمہ...... جن کی تحریر قرآن و حدیث کی برکات سے مزین...... جن کی تقریر آیات کلام خدا اور حدیث مصطفی ﷺ کا پرچار...... جن کی عادت نوازش اور عنایت کرنا...... جن کی للکار جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کی تصویر...... جن کی آنکھیں سرگین و باحیاء...... جن کی نظریں نیچی مگر بلند فکر...... جن کی زندگی کا تمام عرصہ خدمت دین متین سے نکھرا ہوا...... جن کا ہر طریقہ زندگی شریعت پر عمل سے حاصل ہونے والی روشنی سے چمکتا ہوا...... جن کی زبان پر ہردم گل گلاب کی طرح رہنے والی حسیں صدا یا رسول اللہ ﷺ، یا رسول اللہ ﷺ جن کا شاہکار ''سلام رضا''

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم جنت پہ لاکھوں سلام

اور!

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

قابل قدر سامعات!

ہم آج کی نشست میں درودِ مصطفی ﷺ کی برکات اور فضائل کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو آیئے اپنے موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں کہ جب قرآن میں حکم خداوندی نازل ہوا کہ ایمان والو تم بھی (نبی مکرم ﷺ) کی ذات پاک پر درود و سلام پیش کیا کرو تو حضور سرور کونین ﷺ کے صحابہ کے دل ثنائے حبیب ﷺ کیلئے مچلنے لگے...... صبح وشام آقا ﷺ کی ذات بابرکات پر درود وسلام پڑھنے کے اوقات چمکنے لگے...... لیکن آقا ﷺ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنے کا طریقہ بھی سید کائنات ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آقا ﷺ سے پوچھنا مناسب سمجھا تا کہ یہ فریضہ محبت:

صحیح طریقے سے
اچھے طریقے سے
پیارے طریقے سے
سلجھے طریقے سے

ادا کیا جائے...... تو دیکھئے صحابہ نے جو سوال کیا درود پاک کے حوالے سے اور سید کائنات، فخر کائنات ﷺ نے جو ارشاد پاک فرمایا...... اگر کوئی ان محبتوں کی ترجمانی کرنے والی حدیث مبارکہ کی زیارت کرنا چاہئے تو میں حوالے کے طور پر عرض کر دیتی ہوں کہ:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روشن حدیث مبارکہ کو صحیح بخاری، کتاب الدعوات وباب الصلوۃ علی النبی ﷺ میں نقل فرمایا ہے...... اور اسی حدیث مبارکہ کو حصول

Scanned with CamScanner

سعادت کیلئے ''ابن ماجہ'' حدیث نبوی ﷺ کی مشہور معروف کتاب کی جلد نمبر۱، صفحہ نمبر ۲۹۲، کتاب اقامۃ الصلاۃ

باب الصلاۃ علی النبی ﷺ میں بیان کیا گیا ہے اور ابھی حوالہ یہیں پر ختم نہیں ہوا۔ اگر یہ کتابیں نہ مل سکیں تو پھر عالم اسلام میں ہر سو شہرت رکھنے والی احادیث نبوی ﷺ کی مستند کتاب مسند امام احمد بن حنبل لیجئے اور جلد نمبر۳ اٹھایئے چومیئے اور محبت وعقیدت سے چوم کر آنکھوں سے لگایئے اور پھر اس روشن اور خوبصورت کتاب کا صفحہ نمبر ۴۷ نکالیئے اور زیارت کیجئے اپنے کریم آقا ﷺ کے فرمان بے مثال کی کہ...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ھٰذَا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

ابن ماجہ شریف	جلد نمبر۱	صفحہ نمبر۲۹۲
مسند امام احمد	جلد نمبر۳	صفحہ نمبر۴۷

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

آپ پر درود وسلام پیش کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح کہو!

اے اللہ محمد (ﷺ) پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) کو برکت دی۔

سبحان اللہ...... سبحان اللہ!

محترم سامعات!

حضور سرور کونین ﷺ نے خود ہی اپنے امتیوں کو صلوۃ وسلام پڑھنے کا طریقہ بیان فرما دیا اور اس حقیت پر بے شمار احادیث مبارکہ گواہ ہیں کہ حضور تاجدار کل، سردار کل ﷺ نے درود وسلام کے فضائل اور برکات کو بھی اپنے امتیوں کیلئے خود ہی بیان فرما دیا ہے اور مجھے اس موقعہ پر شاعر اہلسنت، ترجمان اہل محبت، علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک محبت بھرا پیغام ان احادیث فضائل درود مصطفی ﷺ کو بیان کرنے، پڑھنے اور سننے سنانے کے بعد یاد آ رہا ہے کہ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے...... کہ:

نبی تے شام سویرے درود پڑھیا کر
غماں جے پائے نے گھیرے درود پڑھیا کر
درود خواناں تے کھلدی اے راہ بدینے دی
جے پانے طیبہ وچ پھیرے درود پڑھیا کر
درود پاک دے صدقے کرے گا رب صائم
کمال مرتبے تیرے درود پڑھیا کر

قابل قدر طالبات ومستورات!

یہ تو بے شک ایک محبت بھری روشن حقیقت ہے کہ اگر آپ ﷺ کی ذات پاک کا قرب حاصل کرنے کی خواہش ہے تو درود مصطفی ﷺ ہی وہ خیر العمل ہے جو آپ کو حضور سید کونین ﷺ کے قرب کی دنیا اور آخرت میں سعادت عطا کر سکتا ہے اور اگر درود مصطفی ﷺ ہر مسلمان مومن کا وظیفہ ہو تو پھر ہی خوش بختوں کے لئے شہر شاہ دو عالم ﷺ میں رہنا اور سانس لینا نصیب ہوگا اور جب زبانیں ہر وقت درود مصطفی ﷺ

کی مٹھاس سے تر رہیں گی تو پھر اس بہترین اور مقبول عمل کے صدقے سے اللہ جل جلالہ درود خواں کو کمال مرتبے عطا کرے گا...... نہیں نہیں میری بہنو! آئیں یہ نہ سمجھ لینا کہ میں یہ باتیں صرف ایک تقریر کا رنگ اور نقش جمانے کیلئے عرض کر رہی ہوں...... نہیں ایسا تو نہیں ہے بلکہ میں نے سید کائنات ﷺ پر درود مصطفی ﷺ پڑھنے والے ہر خوش بخت کیلئے ارشاد فرمایا ہوا ایک فرمان بے مثال پڑھ رکھا ہے چلئے آئیے آپ سامعات بھی وہ حدیث مبارکہ حصول برکت اور حصول راحت کیلئے سماعت فرمائیے...... کر!

مشہور زمانہ محدث حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور معروف کتاب القول البدیع میں اس حدیث پاک کو نقل فرمایا ہے اور اس شان مصطفی ﷺ بتانے والی روشن کتاب ''القول البدیع'' کا صفحہ نمبر ۱۲۹ ہے اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۹ پر یہ روشن حدیث پاک یاقوت و مرجان سے زیادہ چمک رکھتے ہوئے چمک رہی ہے...... آئیے مکمل حدیث پاک کا متن سماعت کرنے کی سعادت حاصل کیجئے...... حدیث اس طرح سے بیان ہوئی ہے کہ:

عَنْ سَمُرَةَ السَّوَائِی وَالِدِ جَابِر رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرِ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ	کتاب القول البدیع	صفحہ نمبر ۱۲۹

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کثرت ذکر اور مجھ پر درود بھیجنا فقر کو ختم کر دیتا ہے۔

سبحان اللہ...... سبحان اللہ!

میری بہنو!

اس حدیث پاک میں درود پاک پڑھنے والے پر کتنا کرم خداوندی ہو رہا ہے کہ اس خوش قسمت درود خواں کو کثرت ذکر اور وظیفہ درود مصطفی ﷺ کے سبب سے اتنا نوازا جا رہا ہے کہ فقر کو ہمیشہ کیلئے اس پڑھنے والے کے مقدر سے دور کر دیا جاتا ہے...... اور آج بھی اپنے حالات کی تنگی کی شکایت کرنے والے ہر سائل کو اس سے بڑا اور نسخہ محبت کیا ملے گا کہ وہ بھی ذکر پاک کی کثرت کرے اور اپنے کریم و رحیم آقا ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود پڑھ کر تنگی کو دور بھگائے اور خوشحالی کو گلے لگائے۔

ہاں! مجھے اس کثرت کے لفظ کو زبان پر آتے ہی

اپنے کریم آقا ﷺ

اپنے رحیم آقا ﷺ

اپنے عظیم آقا ﷺ

اپنے حلیم آقا ﷺ

کی ایک گلاب کی کلیوں سے زیادہ مہکتی ہوئی...... اور گل تازہ سے زیادہ دلبہار ایک حدیث مبارکہ یاد آ گئی ہے...... میں ناچیز وہ حدیث پاک بھی آپ سامعات کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں اور آپ کو آپ کے ذوق سماعت میں اضافے کا سامان مہیا کرنا چاہتی ہوں کہ میرے کریم آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ

نسائی شریف	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۲۰۳

ترجمہ: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو

Scanned with CamScanner

ہاں! تو یہ حدیث پاک سماعت کرنے کے بعد میری بہنوں...... میری انتہائی قابل قدر سامعات رکاوٹ کیسی؟ شرم کیسی؟ ہچکچاہٹ کیسی؟

ایمان والوں کو تو اللہ جل جلالہ نے قرآن پاک میں

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا O

فرما کر اور سید کائنات، معلم کائنات ﷺ نے

اَكْثِرُوْ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فرما کر اپنے امتیوں کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی ترغیب دلا رہے ہیں تاکید فرما رہے ہیں بلکہ ذوق کو پروان چڑھانے کیلئے یوں کہہ لیجئے کہ اللہ جل جلالہ کی رحمتوں اور نوازشوں کو لوٹنے کا ایک بے مثال اور انتہائی باکمال نسخۂ محبت بیان فرمایا ہے:

نسخۂ نسبت بیان فرمایا ہے
نسخۂ عزت بیان فرمایا ہے
نسخۂ عظمت بیان فرمایا ہے
نسخۂ رحمت بیان فرمایا ہے

اور اس ایک روشن حقیقت سے تو سب واقف ہی ہیں...... کہ

جو نبی کے قریب ہوتے ہیں
وہ خدا کے قریب ہوتے ہیں
جو سجائیں درود کی محفل
وہ بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں

قابل قدر مستورات!

آج ہم یہ ہر طرف محسوس کرتے ہیں اور اس بات کا مشاہدہ بھی کرتے

ہیں...... کہ:

مفسر ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
محدثؒ ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
معلم ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
متعلم ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
مبلغین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
قائدین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
واعظین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو
مقررین ...... کوشش یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عمل اچھا ہو

لیکن توجہ فرمائیے کہ میرے آقا ﷺ نے ایک

بہترین عمل
اچھے عمل
نکھرے ہوئے عمل
چمکتے ہوئے عمل
مہکتے ہوئے عمل
ایک باوقار عمل
ایک دلبہار عمل

کی تصدیق روح الامین حضرت جبریل امین علیہ السلام سے کروائی ہے...... یقیناً ہوسکتا ہے مجھ ناچیز سے یہ بات سن کر کسی کے ذہن میں یہ سوال ابھر آئے کہ خدا جانے یہ کیسی بات ہونے والی ہے...... تو محترم سامعات میں کوئی اپنے پاس سے یہ بات نہیں کرنے والی...... یقیناً میں آپ کے سامنے پھر ایک مرتبہ حضور تاجدار

Scanned with CamScanner

کل، سردارِ کل، مولائے کل، معلمِ کل، ختم الرسل ﷺ کی ایک حدیث پاک پیش کرنے والی ہوں یہ حدیث پاک ویسے تو کافی کتابوں میں نقل کی گئی ہے...... میں حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بات کرتی ہوں کہ حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب ''القول البدیع'' کے صفحہ نمبر ۱۲۹ پر بیان فرمایا ہے ہاں! ہاں! اس روشن حدیث کو بیان فرمایا ہے کہ جس نے عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کے سینوں اور قلوب واذہان کو منور فرمایا ہے...... میں عبارت حدیث پیش کرتی ہوں سماعت فرمائیں

عَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالِب رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لِجِبْرِیْلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ، قَالَ اَلصَّلَاةُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ وَ حُبُّ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالِبْ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ	کتاب القول البدیع	صفحہ نمبر ۱۲۹

ترجمہ: نبی مکرم ﷺ نے فرمایا میں نے جبرائیل سے پوچھا اللہ جل جلالہ کے ہاں محبوب ترین عمل کیا ہے' تو جبرائیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر درود بھیجنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا

سبحان اللہ......!

کیا بات ہے...... میرے کریم نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی
کیا عزت ہے...... میرے کریم نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی
کیا رفعت ہے...... میرے کریم نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی
کیا فوقیت ہے...... میرے کریم نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی
کیا مقبولیت ہے...... میرے کریم نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی

کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب ﷺ کی ذات پاک پر درود پڑھنے کو اپنا پسندیدہ عمل بنایا ہے اور اپنا محبوب عمل بنا لیا ہے اور قرآن میں

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا فرما کر...... درود مصطفی ﷺ پڑھنا ایمان والوں پر فرض فرما دیا ہے...... کسی شاعر نے کیا حسین الفاظ محبت کا چناؤ کیا ہے اور محبت کے زاویوں کو دلکش انداز محبت میں بیان کیا ہے...... کہ

آیا نور بشریت دا پہن جامہ کائنات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا
اوس دن نے کلمے دا ذکر کیتا اوس ذات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا
کفر و شرک دی موت دا وقت آیا تے حیات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا
آکے صدف محبت دے جوش اندر رب دی ذات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا

محترم سامعات!

اب بحث کی جاتی ہے کہ اس اعتراض پر فلاں وقت میں درود پڑھنا جائز ہے اور فلاں وقت میں جائز نہیں ہے...... ارے سوچیے تو سہی کہ اللہ جل جلالہ نے تو واضح حکم فرمایا ہے نبی مکرم ﷺ کی ذات پاک پر درود پڑھنے کا...... مگر اس میں کوئی بھی مکان و زماں کی قید تو نہیں لگائی کہ اس وقت پڑھو اور فلاں وقت نہ پڑھو۔

قرآن میں آتا ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

کہ حکم خداوندی کے مطابق آپ سرور کونین ﷺ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنے کا حکم ہے وقت کی تو کوئی قید نہیں ہے...... قرآن میں یہ حکم خداوندی پانے کے بعد اب یہ ایمان والوں کا حق اور فرض ہے کہ تم ایمان والے محبت کے آنسو دامن عقیدت میں سجا کر سرور کونین ﷺ کی ذات پاک پر

Scanned with CamScanner

درود پڑھو اور جلوۂ محبوب ﷺ کی تمنائیں لب پر سجا کر اور نکھار کر حضور سرورِ کونین ﷺ کی ذات کریمانہ پر درود و سلام پڑھو...... سید کائنات ﷺ کے سوئے عرش جانے کے بابرکت لمحات کو تصور میں لا کر فخر کائنات ﷺ کی بے مثال اور باجمال ہستی پاک پر درود پڑھو...... سید مرسلاں، امام مرسلاں ﷺ کی غار حرا میں تنہائیوں کو یاد کر کے حضور فخر کائنات ﷺ کی مبارک اور عظیم ہستی پر درود و سلام پڑھو...... آپ ﷺ کی میلاد کی محافل میں حصول برکت کیلئے انتہائی محبت وعقیدت اور انتہائی ادب سے درود و سلام پڑھو کوئی قید نہیں نہ وقت کی کوئی قید، نہ دن کی کوئی قید، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سانسیں چلتی رہیں اور زبانیں میرے کریم آقا ﷺ کی ذات پاک پر درود و سلام پڑھتی رہیں...... پھر بھی اس حکم کو بجالانے کا سمجھو کہ حق باقی ہے۔

قابل قدر سامعات!

ابھی جو باتیں میں نے پیچھے عرض کرنے کی جسارت کی کہ سانسیں چلتی رہیں اور درود مصطفی ﷺ سانسوں کے ساتھ بھی پڑھا جائے تو پھر بھی ابھی حق ادائیگی سمجھو کہ صحیح طریقے سے ادا نہیں ہو سکتا...... میری عادت نہیں کہ کسی کو برا کہنا اور کسی پر اعتراضات کی بارش کر دینا میں اپنی بات کی تائید میں ایک قول پیش کرنا چاہتی ہوں...... کسی عام مؤرخ کا قول نہیں، نہیں نہیں کسی عام محقق کا قول بھی نہیں بلکہ قول بھی اس محقق کا پیش کرنے والی ہوں کہ جن کو آج غیر بھی:

اپنا امام مانتے ہیں
اپنا رہنما مانتے ہیں
اپنا قائد مانتے ہیں
اپنا ترجمان مانتے ہیں

میری مراد وہ مشہور محقق علامہ حافظ ابن قیم ہیں جنہوں نے یہ ہمارا عقیدہ جو میں ناچیز نے پیچھے چند لمحے پہلے بیان کیا ہے اس کی تصدیق وتائید فرمائی ہے...... ہاں تو آئیے سنئے کتاب جلاء الافہام ہے اس کتاب کا صفحہ نمبر ۲۳۴ ہے کیا لکھا ہے حافظ ابن قیم نے؟......کہ:

بَل لَوْ صَلَّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِهٖ لَمْ يَكُنْ مُوْضِاً لَحَقِّه، وَلَا مُوَدِّيًا لِنِعْمَتِه،

حافظ ابن قیم	کتاب جلاء الافہام	صفحہ نمبر ۲۳۴

حضور ﷺ نے اپنی تعلیم خیر وارشاد ہدایت وغیرہ سے جو احسانات امت پر فرمائے ہیں ان احسانات عظیمہ کے مقابلے میں انسان اپنی ہر سانس میں درود شریف کا ورد جاری رکھے تو بھی ان کے بارے سبکدوشی محال ہے۔

آئیے اب ذوق کی پروان کیلئے اور محبت کی حلاوتوں کیلئے ایک رباعی کی صورت میں چند اشعار سنئے کہ جن میں عقیدے کی ترجمانی بھی ہمارے اہلسنت وجماعت کے عقیدے کی ترجمانی مشہور شاعر نے یوں کی ہے:

انتہائی توجہ سے سماعت فرمائیے گا......کہ:

رہے ثنائے نبی سے کبھی نہ لب فارغ
ہوا ہوں ذکر حبیب خدا سے کب فارغ
خدا کے لطف و کرم سے سدا رہا محروم
رہا نبی کی ثناء سے جو بے ادب فارغ

قابل قدر پردہ نشین بہنو!

آج بیشمار عبادات ہیں جو انسان اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کیلئے ادا کر رہے ہیں، کیونکہ انسانی مقصد حیات بھی تو قرآن میں اعلان خداوندی سے یہی ہے کہ:

Scanned with CamScanner

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ترجمہ: نہیں پیدا کیا ہم نے جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کیلئے:

اس بات پر مکمل یقین ہم رکھتے ہیں کہ عبادت کے لائق وہی وحدہٗ لاشریک ذات پاک ہے وہ کائنات کے ذرّے ذرّے کا خالق و مالک ہے:

آیئے یہ عبادت کرنے کا فلسفہ اور اس کا مقصد وخلاصہ چند لفظوں میں میں ناچیز عرض کرتی ہوں کہ ہر مسلمان اللہ جل جلالہ کی عبادت کرتا ہے......اور ساتھ ہی ایک یہ خیال بھی دل ودماغ پر چھایا ہوا ہے کہ نہ جانے یہ عبادت قبول بھی ہو کہ نہ ہو......مثلاً نماز پڑھی جاتی ہے......عبادت کے طور پر......لیکن پڑھنے والا یہ نہیں جانتا کہ میری نماز قبول بھی ہوئی یا نہیں ہوئی:

روزہ رکھا جاتا ہے......عبادت کے طور پر......لیکن یہ یقین سے اور سند سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ میرا روزہ قبول ہوا یا نہیں ہوا۔

جہاد کیا جاتا ہے......عبادت کے طور پر......لیکن یہ ثابت کوئی بھی نہیں کرسکتا کہ آپ کا یہ جہاد کرنا اور جہاد کے ذریعے سے تکالیف برداشت کرنا قبول بھی ہوا یا نہیں ہوا۔

حج کیا جاتا ہے......عبادت کے طور پر......لیکن کوئی یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ حج کے فرائض کو اتنی محنت سے ادا کرنے کے باوجود یہ عبادت قبول ہوئی یا نہیں ہوئی۔

مگر......قربان جاؤں میں ذکر مصطفیٰ ﷺ کی رفعتوں پر......کہ:

ادھر اپنے کریم اور کائنات کے رحیم و پیکر خلقِ عظیم، محبوب رب کریم، سید کائنات ﷺ پر محبت وعقیدت کے ساتھ آپ ﷺ کی بلند وبالا شان کے تصور کے ساتھ......باوضو ہوکر، یکسو ہوکر، مجسمۂ نیاز بن کر، مدحت نبی ﷺ کرنے کی کوشش کی اور زبان کو درود مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کیلئے جنبش دی تو، ادھر زبان سے دورد شریف کے

مبارک الفاظ نکلتے گئے اور ادھر اللہ جل جلالہ کی رحمتوں کے انوار برسنے لگے......اور پڑھنے والے کے مقام اور عزت میں اضافہ ہونے لگا اور درود وسلام کو ہمہ وقت لبوں کی زینت بنائے رکھنے والوں کو سعادتیں وبرکتیں، عزتیں، رفعتیں حاصل ہونے لگیں۔

راحت جاں اور ہر طرح کی شادمانیاں اور مسرتیں حاصل ہونے لگیں اور ادھر درود پاک کے حسیں بابرکت الفاظ کو زبان سے فریضہ ادائیگی سے گزارا گیا تو دوسری طرف اسی گھڑی رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعا کرنے لگے اور جس جگہ درود مصطفیٰ ﷺ پیش کرنے کی سعادت بامثال حاصل کی گئی رحمت کے فرشتوں نے حکم خداوندی سے اس جگہ کو گھیرے میں لے لیا اور اللہ جل جلالہ کی رحمتوں کے انوار......کرم کی بارش بن کر چھم چھم اس بابرکت جگہ، اس باعزت نشست، اس مرکز راحت جگہ پر برسنے لگے۔

آیئے! کہیں یہ بات سننے والی سامعات کے ذہنوں میں نہ ابھر جائے کہ اس معلمہ باجی نے خدا جانے یہ باتیں، ہاں! ہاں!

یہ رحمت کی باتیں

یہ نسبت کی باتیں

یہ الفت کی باتیں

یہ برکت کی باتیں

یہ عنایت کی باتیں

یہ قبولیت کی باتیں

اپنے پاس سے ہی عرض کر دیں ہیں......نہیں نہیں میری محترم سامعات ایسا تو نہیں ہے......میں نے یہ باتیں احادیث شریف سے فضائل درود مصطفیٰ ﷺ پڑھ کر آپ کے سامنے عرض کرنے کی جسارت کی ہے اور خیر العمل کی برکتیں اور رفعتیں بیان

کر کے سعادت حاصل کی ہے:

آیئے! میرے حضور! سراپاءِ نور بلکہ سراسر نور، منبعِ نور، سید کونین ﷺ کا اسی حوالے سے ایک حسین فرمان پاک سماعت فرمائیں:

قول یہ ہے کہ احادیث کی کتب میں سے ایک نمایاں مقام رکھنے والی احادیث مصطفیٰ ﷺ کی روشن اور احادیث مبارکہ کے نور سے منور اور مطہر کتاب صحیح مسلم شریف کی جلد نمبر ۱ اور صفحہ نمبر ۱۷۵ پر یہ بلند و بالا حدیث پاک ہر حدیث پڑھنے والے کو اپنی طرف رغبت دے رہی ہے اور دعوت زیارت دے رہی ہے.....کہ:

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا

مسلم شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۱۷۵

ترجمہ: تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجے گا اللہ (جل جلالہ) اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا

سبحان اللہ.....کیا عظمت ہے درود مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی اور سننے کی کہ ادھر پڑھنے والے کی زبان سے ایک مرتبہ درود پاک نکلا ادھر عرش بریں سے اس ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے کی جزا یہ ملی کہ کائنات کا بے مثال اور لاشریک خالق و مالک اللہ جل جلالہ اس درود خواں پر دس رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔

یہ حدیث پاک سننے اور سنانے کے بعد میرے خیال میں تو حق یہی بنتا ہے کہ یوں کہا جائے.....کہ:

خدا کی رحمت کا ان پر رہتا ہے سدا سایہ
کہ راضی جس پہ محبوب خدا کی ذات ہوتی ہے

درودوں کی صدا سن کر چلو بزم محبت میں
یہ وہ محفل ہے جس پر نور کی برسات ہوتی ہے

آیئے چلئے آگے سنتے چلئے......ایک اور ایمان کی چاشنی اور محبت کی حلاوتوں میں اضافہ کرنے والی حدیث مبارکہ سماعت فرمائیں...... ہاں ابھی میں نے جو حدیث مبارکہ پڑھنی ہے......اگر اس کا کسی کو حوالہ چاہئے تو ضروری لیجئے......اگر کوئی یہ حدیث مبارکہ خود پڑھنا چاہئے تو ضرور یہ خود پڑھنے کی سعادت حاصل کیجئے...... میں بات میں آسانی پیدا کرنے کیلئے اور بات کو آسان کرنے کیلئے اور آپ سامعات کو حوالہ کوڈ کروانے کیلئے یہ ساری محنت کر رہی ہوں...... کہ اس حدیث مبارکہ کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے......مسند احمد بن حنبل میں نقل فرمایا ہے: حصہ ۱ ہے......اور صفحہ نمبر ۴۴۱ ہے، ہاں تو ایک حوالہ اور یاد رکھئے کہ مشہور محدث امام نسائی علیہ الرحمۃ نے بھی اس کو نسائی جلد ۱ صفحہ نمبر ۳۸۰ پر نقل فرمایا ہے تو آیئے اب حدیث مبارکہ سماعت فرمائیے......کہ:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ مَلَائِکَۃِ سَیَاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَام

نسائی شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۳۸۰
مسند امام احمد	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۲۲۱

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

محترم سامعات:

انتہائی توجہ طلب مقام ہے......کہ

Scanned with CamScanner

یہ بات تو ہمارے مشاہدے میں ہے ہم نے خود بھی دیکھا ہے یقیناً آپ سامعات بھی میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گی کہ آج ہم جس ماحول میں سانس لے رہے ہیں ہم جس دور کے شب و روز گزار رہے ہیں:

یہ دور ایک جدید دور ہے
یہ دور بڑا نرالا دور ہے
یہ دور میڈیا کا دور ہے
یہ دور موبائل فون کا دور ہے
یہ دور انٹرنیٹ کا دور ہے
یہ دور جدّت کا دور ہے
یہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے
یہ دور کیبل کا دور ہے
یہ دور کمپیوٹر کا دور ہے
یہ دور فیکس کا دور ہے
یہ دور T C S کا دور ہے
یہ دور ایس ایم ایس کا دور ہے

اس جدید دور کی جدتوں سے کس طرح سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے؟ کہ کوئی اپنے کسی عزیز کو فون کے ذریعے سے پیغام دے رہا ہے.....کوئی انٹرنیٹ کے وسیلے اور واسطے سے اپنے کسی قریبی کو اپنا حال دل سنا رہا ہے.....کوئی ڈاک کے ذریعے یعنی خط کے ذریعے سے اپنے ملنے والوں کو اپنی داستان بھیج رہا ہے.....کوئی TCS کے ذریعے سے اپنے رشتہ داروں کو جلدی سے جلدی ایک دو دن میں اپنے حال کی خبریں بھیج رہا ہے اور یہ ساری جدتیں ایک طرف

آج موبائل فون سے ایس ایم ایس یعنی "میسج" کے ذریعے سے اکثر ملنے والوں کو پیغامات پہنچائے جاتے ہیں:

لیکن میں قربان جاؤں اس کریم بارگاہ سرور کونین ﷺ کی عظمتوں پر کہ جہاں اپنے پیغام بھیجنے کیلئے:

کسی ایس ایم ایس کی ضرورت نہیں
کسی T C S کی ضرورت نہیں
کسی انٹرنیٹ کی ضرورت نہیں
کسی سیٹلائٹ کی ضرورت نہیں

بس آپ اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا اظہار
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھ کر کرتے رہیں اور فرشتے آپ کے نذرانے لیکر دربار رسالت میں حاضر ہوتے رہیں گے.....ہاں تو پھر یہی کہنا پڑھتا ہے.....کہ:

کبھی خطوط میں حب کے پیام جاتے ہیں
کہیں یہ فون سے اپنے کلام جاتے ہیں
یہ فقط بارگاہ محمد ﷺ کا فیض ہے لوگو
بغیر فون کے درود و سلام جاتے ہیں

محترم سامعات!

یہ تو وہ کریمانہ دربار رسالت ہے کہ جہاں اللہ جل جلالہ نے اپنے نورانی فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کی ذات پاک پر پڑھا ہوا..... نبی مکرم ﷺ کے امتیوں کا درود پہنچائیں.....سید کائنات ﷺ کا کوئی بھی غلام دنیا کے جس خطے میں بھی اپنے کریم آقا ﷺ کی ذات بابرکات پر ہدیہ درود وسلام

Scanned with CamScanner

پیش کرے تو یہ گمان کبھی اپنے پاس بھی نہ آنے دے کہ نہ جانے میرا درود پہنچا کہ نہیں بلکہ ہر مومن مسلمان کا عقیدہ اور ایمان یہ ہونا چاہئے کہ ہم جب بھی نماز میں یا نماز کے علاوہ سید کونین ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود پڑھتے ہیں وہ آپ ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے...... بلکہ پڑھنے والا کہیں بھی ہو اس خوش قسمت کا نام بھی نبیٔ مکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیان کر دیا جاتا ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کا فلاں چاہنے والا یہ درود کی صورت میں عقیدت و محبت بھرے عشق کے حسن سے مزین نذرانے بھیج رہا ہے:

اب اس حوالے سے بھی ایک حدیث پاک سماعت کرتے چلئے...... محترم سامعات ہر پڑھنے والے کا اپنا انداز ہوتا ہے، اپنا مزاج ہوتا ہے، جس کے مطابق وہ پڑھتا ہے اور الحمدللہ اس ناچیز کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ آیات کلام خدا اور احادیث مصطفیٰ ﷺ کی روشنی سے اپنے بیان کردہ ہر موضوع کو سنوارا جائے اور اکابرین کے اقوال سے اپنے عقیدے کو نکھارا جائے...... بحر حال بات ہو رہی تھی درود خواں کا درود پڑھنا آپ ﷺ کی بارگاہ بے مثال میں کیسے پہنچتا ہے؟

تو آیئے! ایک حدیث ہم نے پہلے سنی اور سنائی اور اب مزید حصول برکت کیلئے ایک اور حدیث مبارکہ پڑھنے اور سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

محدث امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث مبارکہ مشہور زمانہ کتاب "الترغیب والترہیب" میں نقل کی ہے اور حوالہ کو ذکر کرتے ہوئے آپ اپنے دل کے اوراق پر اس کتاب کا صفحہ نمبر بھی لکھ لیجئے تو صفحہ نمبر ۳۲۶ ہے اور جلد نمبر ۲ ہے...... آیئے حدیث مبارکہ کا عربی متن سماعت فرمائیں

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا
بِھَا مَلَکٌ مُوَکِّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغُھَا

الترغیب والترہیب	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۳۲۶

ترجمہ: سید کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے اور ایک فرشتے کے ذمہ یہ کام لگا دیا گیا ہے کہ وہ اس درود کو مجھے پہنچائے۔

سبحان اللہ...... یہ درود مصطفیٰ ﷺ کی برکات ہیں کہ اللہ دس مرتبہ اس خوش بخت پر درود بھیجتا ہے جو میرے آقا ﷺ کی ذات پاک پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے۔

پورے عالم اسلام کی ایک مشہور زمانہ کتاب جس میں سید کائنات، فخر کائنات، معلم کائنات ﷺ کے معجزات اور کریمانہ عادات کا ذکر پاک بھی بڑی محبت و عقیدت سے بیان کیا گیا ہے......وہ کتاب ہے نزہۃ المجالس...... ہاں نزہۃ المجالس عقیدت و عشق کے دروازے کھولنے والی کتاب نزہۃ المجالس عقائد کو محبت رسول ﷺ کا نکھار دینے والی کتاب نزہۃ المجالس میرے آقا ﷺ کا ایک بے مثال اور حسین فرمان نقل کیا گیا ہے......کہ:

"جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اس کیلئے ساتوں زمینوں اور آسمان کی ہر چیز چرند و پرند شجر و حجر دعا کرتے ہیں:

قابل قدر سامعات!

احادیث نبوی ﷺ کو آپ نے سماعت فرما لیا اب تو یہ بات روز روشن سے بھی

Scanned with CamScanner

زیادہ واضح ہوگی کہ حضور ﷺ کا غلام جب بھی آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو آپ ﷺ تک غلاموں کا درود پہنچتا ہے:

مجھے اس وقت عالم اسلام کے ایک غیور شاعر اور شعراء میں سے مشہور شاعر مفسر قرآن، علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے محبت بھرے یاقوت و مرجان سے حسین الفاظ محبت یاد آرہے ہیں...... علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور کہتے ہیں معلوم ہے ہمیں سب کچھ
کہاں غلام ہمارے درود پڑھتے ہیں
نجات ملتی ہے صائم وہیں پہ ہر غم سے
جہاں بھی درد کے مارے درود پڑھتے ہیں

قابل قدر سامعات!

حضور سید کائنات، فخر کائنات ﷺ کی ذات پاک پر درود و سلام کی کثرت کرنا خالق کائنات کا حکم پاک ہے۔ شفاء شریف جیسی ایک مشہور اور معتبر کتاب میں امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ...... حضرت قاضی ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید کونین، فخر کونین، تاجدار کونین ﷺ پر درود و سلام پڑھنا، تمام اہل ایمان پر اپنے حکم:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

کے ذریعے فرض فرمایا ہے اور اس کیلئے کوئی تعداد اور وقت مقرر نہیں فرمایا یعنی:

جب چاہو پڑھو
جیسے چاہو پڑھو
جتنی بار چاہو پڑھو

اور میری بہنو! آیئے میں آپ کو ایک اور درویش حقیقت کا فرمان سناتی

ہوں کہ حضرت امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جتنی بار حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب و سینہ کا اسم گرامی آئے تو ہر سننے اور پڑھنے والے پر درود و سلام پڑھنا واجب ہو جاتا ہے:

ہاں تو ادھر اس حوالے سے بھی بات کر دینا میں انتہائی مناسب سمجھتی ہوں کہ یہ بات بھی اکثر سننے میں آتی ہے کہ جو ہمارے آئمہ کا عقیدہ وہی ہمارا عقیدہ اور:

ہم تو وہی کریں گے
ہم تو وہی مانیں گے
ہم تو وہیں جانتے ہیں
ہم تو وہی اپناتے ہیں

جو بات اور حکم ہمارے آئمہ فقہ نے دیا ہے تو میں اس حوالے سے ایک امام اور معتبر امام، بلکہ آئمہ میں مشہور ترین ایک امام کا عقیدہ اور فرمان یہاں بیان کرنا چاہتی ہوں۔ ہاں ہم تو تمام آئمہ فقہ کو ماننے والے ہیں:

ہم تو تمام اولیاء کو ماننے والے ہیں
ہم تو تمام علماء کو ماننے والے ہیں
ہم تو تمام فقہا کو ماننے والے ہیں
ہم تو تمام صحیح العقیدہ علماء کو ماننے والے ہیں

اگر امام الفقہا حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی بات کرتے تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ حنفی ہیں اس لئے اپنے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول پیش کر رہے ہیں، میں ناچیز نے یہ بات تو پہلے ہی بیان کر دی کہ ہم تو تمام آئمہ کو ماننے والے ہیں اس لئے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک دوسرے امام کا درود مصطفی ﷺ کے حوالے سے، فرمان پیش کرتے ہیں...... انتہائی توجہ سے سماعت فرمایئے گا...... کہ امام دین و

Scanned with CamScanner

ملت، امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور اور محبت رسول ﷺ سے روشن کتاب ''القول البدیع'' میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول نقل فرمایا ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أُحِبُّ كَثْرَةُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ كُلِّ حَالٍ

مؤلف امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ	کتاب القول البدیع	قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: کہ میں ہر حال میں کثرت سے نبی کریم ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنے کو پسند کرتا ہوں

ہاں تو ایک مشہور اور قابل قدر امام کا یہ حسین قول مبارکہ روشن اور واضح یہ حقیقت بیان کر رہا ہے کہ علماء حق کا یہ معتبر عقیدہ ہے کہ فِیْ کُلِّ حَال یعنی ہر حال میں زیادہ سے زیادہ سید کائنات ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود وسلام پڑھا جائے:

محترم سامعات!

آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں سید کائنات ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود وسلام پڑھنا سب سے معتبر اور بابرکت وظیفہ ہے:

سب سے حسین اور دلنشیں وظیفہ ہے
سب سے دلبہار اور دلنواز وظیفہ ہے
سب صحابہ اور اولیاء کا پسندیدہ وظیفہ ہے
سب صوفیا اور تمام علماء کا پسندیدہ وظیفہ ہے

اسی لئے میری بہنو! قرآن میں حکیم خداوندی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

سے یہ بات اور حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وقت کی کوئی قید نہیں یعنی ایک ایسی معتبر اور بابرکت عبادت ہے درود مصطفی ﷺ کہ اگر چاہو تو:

حالت قیام میں درود مصطفی ﷺ پڑھو یہ پھر بھی قبول ہے
حالت قصود میں درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے
دعا سے پہلے درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے
اذان سے پہلے درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے
ابتدائے صبح میں درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے
انتہائے شام میں درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے
شہر مکہ میں درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے
سفر سے پہلے درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے
شہر طیبہ میں درود مصطفیٰ پڑھو ...... یہ پھر بھی قبول ہے

یعنی ہر حال میں درود مصطفی ﷺ کا حسین اور دلنشیں وظیفہ......وظیفہ زباں بنا لینے سے سب سے بڑا کرم اور فضل خداوندی انسان پر یہ ہوتا ہے کہ درود مصطفی ﷺ کی برکت سے انسان کے آئینہ دل کو روشن کر دیا جاتا ہے اور قلب ونظر میں وہ نور بھر دیا جاتا ہے کہ بیٹھا تو اپنے مقام کے فرش پر ہوتا ہے لیکن اس کے رحمت کے پیغام عرش بریں سے آتے ہیں......اور ہمارا اس حقیقت اور سچائی پر مکمل ایمان ہے کہ سید دو عالم، فخر دو عالم ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام پڑھنے والا جتنا اس عمل کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اتنا ہی رحمتوں کے قریب ہوتا جاتا ہے......اور مشکلوں سے دور ہوتا چلا جاتا ہے......ادھر زبان سے درود وسلام کے حسین محبت بھرے نغمے الاپے جاتے ہیں اور اُدھر اس کیلئے اتنی ہی قربت کی منزلیں طے ہوتی جاتی ہیں اور پھر نوازشوں اور حبیب ﷺ کی خصوصی کرم نوازیوں اور عطاؤں کے دروازے اپنے اس خوش بخت امتی کے لئے کھلتے جاتے ہیں اور انسان درود مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے وہ روحانی انوار اور حقیقی معرفت حاصل کر لیتا ہے کہ اس غلام کیلئے سکون وراحت کے پیغام رحمت مدینہ طیبہ

Scanned with CamScanner

سے آتے ہیں:

قابل قدر سامعات!

سید کائنات ﷺ کی بے مثال بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کا حکم ارشاد فرمانے سے پہلے واضح اور روشن نورانی الفاظ میں:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْاصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْاتَسْلِیْمًا فرما کر اس عظیم اور بابرکت عمل کی اہمیت کو واضح فرما دیا ہے کہ یہ عمل اس رفعت اور عظمت کا حامل ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مبارکہ پر اللہ اور اس کے فرشتے بھی درود پڑھتے ہیں اور آیئے اب سید کائنات ﷺ کا فرمان بے مثال سنیئے اور اپنے قلب و جاں کو سکون و راحت کا سامان مہیا کیجئے کہ نبی مکرم ﷺ نے کیسے حسین اور روشن انداز بے مثال میں اپنی ذات مبارکہ پر درود وسلام پڑھنے والوں کو نواز رہے ہیں اور درود وسلام کا مقام و مرتبہ اور اہمیت بیان فرماتے ہوئے وہ کتنا بے مثال فرمان عالیشان فرمایا ہے...... آیئے حدیث مبارکہ کا پورا عربی متن سماعت فرمایئے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاۃً عَلَیَّ زَکَاۃٌ لَّکُمْ

امام ابن ابی شیبہ	مصنف ابن ابی شیبہ	صفحہ نمبر ۳۲۵

ترجمہ: حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا یہ تمہاری پاکیزگی (کا سبب) ہے

آج ہر عبادت کیلئے پاکیزگی ضروری ہے یہ تمام شریعت مطہرہ کے خدمتگاروں کا حکم اور ارشاد ہے...... نماز و حج کیلئے بھی پاکیزگی ضروری ہے اور

قربان جاؤں...... سید کائنات، فخر کائنات ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود پاک پڑھنے پر کہ یہ انسان کے قلب و جان کی پاکیزگی کا ذریعۂ کامل ہے اور اب فیصلہ آپ کا ہے کہ...... اگر ہمیں اپنے عقائد کی پاکیزگی چاہئے...... اور اگر خیالات و نظر کی پاکیزگی چاہئے ......اور قلب و جاں کی پاکیزگی چاہئے...... تو درود مصطفیٰ ﷺ کو اپنے لئے وظیفۂ حیات بنا لینا ہی ایمان کا اصل حسن ہے...... اور دنیا اور آخرت کی تمام نمایاں کامیابیاں اور کامرانیاں اس عظیم وظیفہ کو اپنا لینے سے ہی عطا ہو سکتی ہیں اور درود مصطفیٰ ﷺ کا منکر اصل میں مقام نبوت کا منکر تو ہے ہی لیکن سب سے بڑی بات کے اصل میں وہ حکم خداوندی کا منکر ہے:

اور جو درود وسلام کو وظیفۂ حیات بنا لیتا ہے اور فرائض سے فراغت کے بعد بھی جو وقت ملتا ہے وہ ذات محمد ﷺ پر درود وسلام پڑھنے میں گزارتا ہے تو اس درود خواں سے اللہ جل جلالہ خوش ہوتا ہے اور اس کے ہر ہر عمل حیات میں برکات کا نزول فرماتا ہے...... قلبی راحت عطا فرماتا ہے...... اور اللہ جل جلالہ ذات مصطفیٰ ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والے پر اس طرح سے خوش ہوتا ہے کہ وہ بندہ جو میرے حبیب ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام پیش کر رہا ہے دراصل وہ میرے حکم کی تکمیل کر رہا ہے اور حکم قرآن کو بجا لا رہا ہے ایک درود مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والے کیلئے:

سب سے بڑی عزت کی بات
سب سے بڑی نسبت کی بات
سب سے بڑی راحت کی بات
سب سے بڑی عقیدت کی بات
سب سے بڑی عظمت کی بات

اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ وہ اسؐ ذات پاک پر درود و سلام پیش کر کے اللہ اور اس کے نوری تمام ملائکہ کی سنت ادا کر رہا ہے:

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ درودِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وماعلینا الاالبلاغ ۔

موضوع......ذاتِ مصطفیٰ ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِیۡدِ ۝

یٰاَیُّھَاالنَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمۡ بُرۡھَانٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۝ وَاَنۡزَلۡنَا اِلَیۡکُمۡ نُوۡرًا مُّبِیۡنًا ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہِ

بسا لوں دل میں یاد ان کی میری دنیا سنور جائے
پکاروں اسم احمد جب میری ہستی نکھر جائے
کرو ذکر محمد سب با ادب ہو کر
طفیل انکے خطا کاروں کی عقبیٰ ہی سدھر جائے

قابل قدر سامعات!

آج کی اس عظیم محفل میلاد ﷺ میں، میں نے قرآن مجید، فرقان حمید کی ایک آیتِ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے......اس آیت مقدسہ میں ایک لفظ ''بُرۡھَان'' خالق کائنات نے بیان فرمایا ہے......لغت دانوں

Scanned with CamScanner

نے لغت کی کتابوں میں اس لفظ ''بُــرھَــان'' کے بہت سارے معانی بیان کئے ہیں......لفظ برھان کے معنوں پر بعد میں بات ہوگی...... پہلے یہ بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ آخر قرآن پاک کی اس آیت مقدسہ میں برھان سے کیا مراد ہے۔

مشہور تفسیر روح المعانی میں مشہور زمانہ مفسر قرآن علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......کہ:

اَنَّ الْمُرادَ بِالْبُرْھَانِ ھُوَالنَّبِیُّ ﷺ

یعنی! اس آیت مقدسہ میں برھان سے مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہے......اور علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں

قَدْ جَآءَ کُمْ حُجَّۃٌ عَلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ ھُوَ النَّبِیُّ ﷺ

یعنی خالق کائنات کا قرآن میں فرمانا......کہ تمہاری طرف......اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ذات دلیل بنکر تشریف لائی......اس دلیل سے مراد حضور ﷺ کی ذات پاک ہے......لغت کی مشہور کتابیں القاموس اور المنجد برھان کا معنی ''مایبرھن به الشی'' بیان کرتی ہیں......یعنی جس سے کوئی چیز یا کوئی بات مضبوط ہوا سے برھان کہتے ہیں......یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ کسی دعویٰ کرنے والے کو اپنے دعوے کی مضبوطی اور پختگی کیلئے ایک ایسی مضبوط ''دلیل'' کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اس کا دعویٰ سچی دلیل کی وجہ سے سچا کہلاتا ہے......اور اس بات کا انکار بھی کوئی صاحب عقل نہیں کرسکتا......کہ جتنا بڑا دعویٰ ہوگا......دلیل بھی اس حوالے سے بڑی پیش کی جائے گی۔

محترم سامعات!

اللہ عزوجل کا پاک اور بے عیب حقیقت پر مبنی دعویٰ ہے......یعنی اللہ کے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بھی اللہ کا دعویٰ ہے یعنی میری حمد بیان کرو میں ہی عالمین کا پالنے والا ہوں۔ان اللہ علی کل شی ء قدیر یہ بھی اللہ عزوجل کا دعویٰ ہے کہ میں ہر چیز پر قادر ہوں......اللہ عزوجل کے تمام دعووں کی دلیل ذات محمد مصطفیٰ ﷺ ہے...... جب سرور کائنات، فخر موجودات، محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے عزیز رشتے داروں کو جمع فرما کر یہ اعلان سنایا......کہ اے لوگوں صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو سب کہنے لگے اس کی آپ ﷺ کے پاس کیا دلیل ہے......تو سید دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں نے تم میں چالیس سال کا عرصہ نہیں گزارہ......بس تمہارے سارے سوالوں کے سامنے دلیل میری حیات طیبہ ہے......یعنی اگر میری حیات طیبہ کی پوری کتاب ہر طرح کے نقص وعیب سے پاک ہے تو مان لو کہ جس کریم نے مجھے بے عیب اور نقص سے پاک پیدا کیا ہے......وہ خالق کائنات خود کتنا عظیم ہے وہ خود کتنا بے عیب ہے......اگر میں نے تمہارے سامنے آج تک جھوٹ نہیں بولا تو یہ کیسے ہوسکتا ہے جس نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا ہے اس خالق کائنات کی کوئی بات جھوٹ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی حقیقت اور حقانیت کا سب بڑا گواہ میں ہوں......اور اللہ عزوجل کی وحدانیت کی سب سے بڑی دلیل بھی......میں محمد ﷺ ہوں

دعویٰ اور دلیل قرآن میں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دعویٰ ہے......اور

محمد رسول اللہ دلیل ہے

فتبرك الله احسن الخالقین دعویٰ ہے......اور

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم دلیل ہے

حتی یحکم الله بیننا دعویٰ ہے......اور

فاحکم بینھم دلیل ہے

واللہ یقول الحق دعویٰ ہے......اور......

قدجآء کم الحق من ربکم دلیل ہے

وھو اللطیف الخبیر دعویٰ ہے......اور......

فسئل بہ خبیرا دلیل ہے

واللہ یدعوا الی دارالسلام دعویٰ ہے......اور......

وانک لتدعوھم الی صراط مستقیم دلیل ہے

ھوالرحمٰن الرحیم دعویٰ ہے......اور......

وباالمؤمنین رؤف رحیم دلیل ہے

وکفی باللہ شھیدا دعویٰ ہے......اور......

ویکون الرسول علیکم شھیداً دلیل ہے

ان اللہ لقوی عزیز دعویٰ ہے......اور......

لقد جآء کم رسول من انفسکم عزیز دلیل ہے

وھوالفتاح العلیم دعویٰ ہے......اور......

فقدجآء کم الفتح دلیل ہے

وھو العلی العظیم دعویٰ ہے......اور......

وانک لعلی خلق عظیم دلیل ہے

اللہ نورالسموت والارض دعویٰ ہے......اور......

قدجآء کم من اللہ نور دلیل ہے

محترم سامعات!

قرآن پاک کو محبت کی نظروں سے پڑھا جائے......تو یہ سب باتیں انسان پر

کھل کر ظاہر ہو جاتی ہیں......کہ کائنات کی ہر شے اللہ عزوجل کی توحید اور وحدانیت کی دلیل ہے......سرسبز باغات...... اللہ کی توحید کی دلیل ہیں......درختوں کا زمین سے اُگنا......اللہ کی توحید کی دلیل ہے......آسمانی کتابیں......اللہ کی توحید کی دلیل ہیں......نبیوں اور رسولوں کا ہر قوم کی طرف آنا......اللہ کی توحید کی دلیل ہے......حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہواؤں اور فضاؤں پر حکمرانی عطا کرنا بھی......اللہ کی توحید کی دلیل ہے......چاند کا بے شمار ستاروں کی زینت بن کر آسمان پر چمکنا بھی......اللہ کی توحید کی دلیل ہے، رات کا سکون اور خاموشی بھی......اللہ کی توحید کی دلیل ہے۔

مسلکِ حق کا پرچار کرنے والیو!

اللہ تعالیٰ نے سید دو جہاں، شفیع عاصیاں، امام مرسلاں، آقا محمد ﷺ کی ذات مبارکہ کے بارے میں......بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فرما کر قیامت تک آنے والے ہر ذی روح کو یہ بتا دیا کہ......میری توحید کی سب سے بڑی دلیل محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک ہے......اور اسی ہستی پاک کی وجہ سے جو پیچھے ہم نے بیان کیا ہے اللہ کی توحید کی پچھلی اور موجودہ سب دلیلیں اسی صاحب قرآن کے صدقے سے ہیں

توحید کی دلیل کا صدقہ...... چاند کا چہرہ چمک رہا ہے
توحید کی دلیل کا صدقہ...... تارا تارا دمک رہا ہے
توحید کی دلیل کا صدقہ...... گلشن گلشن مہک رہا ہے
توحید کی دلیل کا صدقہ...... دریا دریا چھلک رہا ہے
توحید کی دلیل کا صدقہ...... پتا پتا چھنک رہا ہے
توحید کی دلیل کا صدقہ...... قطرہ قطرہ ٹپک رہا ہے

Scanned with CamScanner

توحید کی دلیل کا صدقہ ...... صبح صبح سورج جھلک رہا ہے
توحید کی دلیل کا صدقہ ...... نور نور چمک رہا ہے

قابل عزت محترم سامعات!

جس طرح ہر دعوے کی مضبوطی...... دعوے کی دلیل ہوتی ہے کلمہ طیبہ میں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

دعویٰ توحید کے بعد...... رسالت کا ذکر ہے محمد رسول اللہ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔

توحید کے دعوے کی دلیل ذات محمد مصطفیٰ ﷺ ہے...... اور محمد رسول اللہ ﷺ رسالت کے دعوے کی دلیل...... بھی ذات مصطفیٰ ﷺ ہے...... سرکار ﷺ نے اپنے کردار کی پاکیزگی اور خدا تعالیٰ کی بندگی سے توحید کی دلیل کو پیش فرمایا...... اور اللہ عزوجل نے نام محمد ﷺ کے چرچے فرما کر محمد رسول اللہ...... کی رسالت کی دلیل کو واضح فرمایا......

کیڈا سوہنا نام محمد دا اس ناں دیاں ریساں کون کرے
دو جگ تے سایہ رحمت دا اس چھاں دیاں ریساں کون کرے

محمد ﷺ آپ کا ذاتی اسم ہے...... محمد کا مادہ و مصدر حمد ہے یعنی جس سے یہ نکالا گیا ہے...... اور مفسرین ''حمد'' کا معنی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حمد کا معنی ثناء جمیل کے ہیں...... یعنی حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو محمود کی تعظیم کے ارادے سے اس کے اچھے وصف پر کی جائے جو اس کے اختیار میں ہو......

محترم سامعات!

لفظ ''محمد'' اسم مفعول کا صیغہ ہے...... پس اس کے معنی یہ ہوئے...... نہایت اعلیٰ اور احسن تعریف کرایا ہوا، لغت عرب میں ''محمد'' اس شخص کو کہتے ہیں جس

میں خصائل و شمائل عظیمہ...... یعنی نہایت اعلیٰ اوصاف و احسن عادتیں پائی جائیں ...... پس حضور ﷺ کا نام محمد اس لئے رکھا گیا...... کہ خدا تعالیٰ زمین اور آسمان کے رہنے والوں سے آپ کی تعریف کرواتا ہے...... سرکار ﷺ کے نام مبارک کو ہی سمجھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے...... کہ الحمد للہ خدا کی ذات بھی موجود ہے ...... اور محمد ﷺ میرے آقا کی ذات ہے...... اس نام پاک سے ہی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس کی سب تعریف کریں...... وہ ذات...... اللہ کی وحدانیت کی دلیل ذات ہے۔

اور یہی ذات پاک......

ابر فیض نعیم بھی ہے ...... پیکر خلق عظیم بھی ہے
شفیق اور خلیق بھی ہے ...... رحیم اور کریم بھی ہے
حبیب رب جلیل بھی ہے ...... جمیل بھی اور سلیم بھی ہے
معلم معرفت بھی ہے ...... رموز حق کی علیم بھی ہے
بشیر اور نذیر بھی ہے ...... محبوب رب قدیر بھی ہے
سید باکمال بھی ہے ...... راز دارِ ذوالجلال بھی ہے
دعائے ابراہیم بھی ہے ...... رشک خلد نعیم بھی ہے
سید البشر بھی ہے ...... خیر البشر بھی ہے
صدر بزم انبیاء بھی ہے ...... شافع روز جزا بھی ہے
غلاموں پر ابر کرم بھی ہے ...... سید دو عالم بھی ہے
شہِ ارض و سماء بھی ہے ...... محبوب خدا بھی ہے
حسین و جمیل بھی ہے ...... توحید خدا کی دلیل بھی ہے

اور صوفی عبدالرحیم دیوانہ نظامی کیا خوب فرماتے ہیں:

دس ویکھ کے جگ جہان اندر اینڈا سوھنا ولدار کوئی ویکھیا ای
توڑے چن تے توڑ کے جوڑ دیوے ایسا کلی مختار کوئی ویکھیا ای
جہدے نال جبریل نہ دوڑ سکے ایسا برق رفتار کوئی ویکھیا ای
سچ دس دیوانیہ سونہہ کھا کے میرے یار جیا کوئی ویکھیا ای

توحید خدا کی سب سے بڑی دلیل......ذات محمد مصطفیٰ ﷺ ہے

محبوب کا نام محمد ﷺ ہی اپنے اندر......ذات باری تعالیٰ کے بے شمار راز لئے ہوئے ہے......علماء کرام فرماتے ہیں:

الذی یحمد حمدا کثیرا

یعنی ایسا عظمت والا محبوب......کہ جس کی صفت وثناء کے زمین آسمان میں چرچے ہوتے ہوں......جیسا کہ:

حضرت آدم علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت نوح علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت داؤد علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت سلیمان علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت ابراہیم علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت اسماعیل علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت اسحاق علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت یعقوب علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت یوسف علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت شعیب علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
حضرت موسیٰ علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں

حضور ﷺ......کی امت جس کے لوگوں کو مخاطب کر کے یہ فرمایا گیا......کہ:

یَاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اس تمام عظمت اور عزت والی اُمت میں تمام......

صحابی ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
تابعین ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
تبع تابعین ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
اوتاد ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
ابدال ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
قطب ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
غوث ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں
اولیاء ...... سرکار ﷺ کی تعریف کرتے ہیں

اس لئے کہ جس محبوب ...... کے نام کی سب انبیاء اولیاء تعریف کرتے ہیں......وہ محبوب، محبوب خدا......امام الانبیاء ہیں......توحید پر دلیل خدا ہیں......یہ حقیقت ہے کہ دعوے کی پختگی کیلئے......دلیل کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔

کیونکہ!

اگر دلیل ...... کمزور ہو تو دعویٰ بھی کمزور مانا جاتا ہے
اگر دلیل ...... بڑی ہو تو دعویٰ بھی بڑا مانا جاتا ہے
اگر دلیل ...... چھوٹی ہو تو دعویٰ بھی چھوٹا مانا جاتا ہے
اگر دلیل ...... مضبوط ہو تو دعویٰ بھی مضبوط مانا جاتا ہے
اگر دلیل ...... عام ہو تو دعویٰ بھی عام مانا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

اگر دلیل ..... سچی ہو تو دعویٰ بھی سچا مانا جاتا ہے

اگر دلیل ..... قابل تعریف ہو تو دعویٰ بھی سچا مانا جاتا ہے

محمد رسول اللہ

اللہ عزوجل کی توحید پر بے عیب دلیل..... قابل تعریف دلیل ہے..... عزت کے لائق دلیل ہے..... سب سے بڑی دلیل ہے..... اور سچی دلیل ہے..... بلکہ! جہاں تک خدا کی خدائی ہے..... وہاں تک دلیل خدا ذات مصطفی ﷺ ہے

قرآن پاک میں خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

ملك السموت والارض

خدا مالک ہے زمین وآسمان کا

کلام پاک میں اللہ عزوجل نے یہ ارشاد فرما کر یہ ثابت فرما دیا کہ کائنات کا ذرہ ذرہ..... پتہ پتہ..... گوشہ گوشہ..... قطرہ قطرہ..... شجر وحجر..... حیوانات وجمادات..... انسان اور جنات سب جانتے ہیں کہ ان سب کا مالک اللہ عزوجل ہے اور ان سب کے نبی وحدانیت کی دلیل محمد رسول اللہ ہیں......

قابل صد احترام مستورات:

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... کہ میں رسول دو جہاں ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے تھوڑے فاصلے پر جا رہا تھا..... تو اس جگہ کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا، جو یہ نہ کہتا ہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه (اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو)

(مشکوۃ شریف)

اور اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... کہ آپ ﷺ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ ﷺ کی تعظیم کرتا اور..... صلوۃ وسلام پڑھتا:

حضرت امام دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے

قابل صد احترام محترم سامعات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... کہ ایک شخص سرکار ﷺ کے پاس آیا..... اور کہنے لگا..... کہ میں آپ ﷺ کو کس دلیل سے مان لوں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا..... اگر اس کھجور کے درخت کو کہوں کہ ادھر چلا آئے تو کیا تو ایمان لے آئیگا..... کہنے لگا نَعَمْ ..... ہاں: آپ ﷺ نے اس کھجور کے درخت کو بلایا تو وہ فوراً چلا آیا..... پس یہ معجزہ دیکھتے ہی وہ شخص ایمان لے آیا۔

محترم سامعات!

ان روایات سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ صرف انسان ہی نہیں بلکہ حیوان، چرند، پرند، جمادات، نبادات اور کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کو رسول برحق اور دلیل وحدانیت مانتی ہے..... گوشے گوشے..... پتے پتے..... قطرے قطرے..... دریا دریا..... نگر نگر..... صحرا صحرا..... ارض وسما کے مالک نے محبوب ﷺ کو وہ عظمت عطا فرمائی ہے..... کہ تمام انبیاء ورسل جن کے طالب دیدار ہیں..... میرے آقا ﷺ خالق کائنات کے ایسے جانشین ہیں کہ اگر درختوں کو حکم فرمائیں تو درخت چل کر آپ ﷺ کے قدموں میں پہنچ جائیں اور آپ کی نبوت ورسالت کی گواہی دیں..... اور اگر وہ نیرِ اعظم..... نبیِ اعظم..... والیِ ارض وسما..... پتھروں کو حکم فرمائیں تو بے جان پتھر..... لبیک یارسول اللہ کی صدا دیتے ہوئے سید المرسلین ﷺ..... کی نبوت پر

Scanned with CamScanner

گواہی کیلئے خود کو پیش کرتے ہیں......صرف اس لئے کہ اللہ عزوجل......کے بندے جان جائیں کہ اللہ تعالیٰ جو خالق کل ہے......اس نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنی وحدانیت کی دلیل اور ہر شے کا مالک ومختار بنایا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

محترم طالبات اور اسلامی بہنو!

حضرت آدم علیہ السلام کو سکونت بہشت کی اجازت ملتی ہے...... اور سید المرسلین ﷺ کو جنت کی ملکیت ملتی ہے...... حضرت آدم علیہ السلام جنت میں رہتے تھے......اور سرکار دو عالم ﷺ جنت اپنے غلاموں کو عطا فرماتے ہیں......حضرت آدم علیہ السلام ساکن جنت ہیں...... مگر میرے آقا مالک جنت ہیں......حضرت آدم علیہ السلام جنت کی سیر فرماتے ہیں......اور سید دو جہاں ﷺ جنت کی نعمتیں لٹاتے ہیں......حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا جنت میں خود ہی رہتے ہیں مگر میرے آقا ﷺ اپنے غلاموں کو جنت کے مقام اعلیٰ پر پہنچاتے ہیں:

تجھ سے بڑھ کر نہیں کونین میں ہمت والے
تو نے فردوس لٹایا ہے سخاوت والے

توحید کی دلیل ذات ...... حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو جنت عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو روشن آنکھ عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنکھوں کا سکون عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو علم عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ کو حافظہ عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت بلب بن یزید رضی اللہ عنہ کو بال عطا فرماتے ہیں

توحید کی دلیل ذات ...... حضرت متارہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو خوبصورتی عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرماتے ہیں
توحید کی دلیل ذات ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرماتے ہیں

محترم سامعات!

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے اس لئے کہ آپ ﷺ مستحقین میں جنت تقسیم فرماتے ہیں:

مواہب لدنیہ	جلد نمبرا	صفحہ نمبر۱۹۵

محترم سامعات!

اگر حضور ﷺ جنت کے مالک ہی نہ ہوں تو اسے تقسیم کیسے فرمائیں الحمد اللہ...... کہ جنت بھی حضور ﷺ کی اور ہم گنہگار امت بھی حضور ﷺ کی ہیں......اور امید ہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت اور آپ کی نظر رحمت سے......آپ کے امتی آپ کی جنت میں جائیں گے: اس لئے......کہ:

گنہگاروں کو جنت سے کوئی روکے تو کیوں روکے
جو یہ جنت محمد کی تو یہ امت محمد کی

اور ہاں!

جو فخر کونین، رحمت دارین، سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ کی شان رفعت اور تصرف و ملک کے قائل ہی نہیں......وہ بیشک جنت سے محروم رہیں گے......اسی لئے میرے امام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......کہ:

Scanned with CamScanner

تجھ کو اور جنت سے کیا مطلب اے منکر دور ہو
ہم رسول اللہ ﷺ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی

آیئے! میری بہنو مزید آگے سنیں!......کہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید دو جہاں ﷺ نے فرمایا

مکتوبا علی باب الجنة لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ

یعنی جنت کے دروازے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہے:

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

محترم سامعات:

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جزیرے میں ایسا درخت پایا گیا...... جس کے پتوں پر لا اله الا الله محمد رسول الله (ﷺ) لکھا ہوا تھا۔

ہند میں ایک درخت دیکھا گیا......جس کا پھل اخروٹ کی مانند ہوتا ہے...... اسے توڑا جائے تو اس میں سے......سبز چھلکا کاغذ کی طرح کا نکلتا ہے......جس پر سرخی سے لکھا ہوا تھا:

لا اله الا الله محمد رسول الله (ﷺ)

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

قطب کبیر، حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''لواقع الانوار القدسیہ میں فرمایا ہے......کہ شکار کرتے ہوئے ایک مچھلی پکڑی گئی کہ جس کے پہلو پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا......اور پھر آگے فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک شخص......بکری کا بھنا ہوا سر لایا اور مجھے دکھایا......اس کی جبین پر لکھا ہوا تھا......''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ)''

ارسله باالهدی و دین الحق یهدی به من یشاء

روایات سنتی چلو اور دل ہی دل میں یہ کہتی چلو......کہ:

کیڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا
اس ناں دیاں ریساں کون کرے

محترم سامعات!

یہ ایک بہت بڑے قطب وقت کا مشاہدہ ہے......اس میں شک کرنے والا دل کا اندھا ہی ہو سکتا ہے......ہمارا تو ایمان ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا نام مختلف اشیاء پر لکھ کر اپنے محبوب کی عظمت اور آپ کی ملک و حکومت اور دلیل روشن ہونے کو ظاہر فرمایا ہے......اور یہ محسن کائنات، سید کائنات، آدمیت کے محسن، صاحب خلق احسن، داعی اسلام، نبیوں کے امام، دعا خلیل اللہ......محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا ہی خاصہ ہے......کہ:

نام سرکار ﷺ...... کی دلوں پر بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی چہروں پر بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی روحوں پر بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی فکر و شعور پر بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی کعبہ کے در و دیوار پر بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی دو جہاں میں بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی زمین و آسمان میں بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی شریعت میں بہار ہے
نام سرکار ﷺ...... کی طریقت میں بہار ہے

Scanned with CamScanner

محترم سامعات!

خالق کائنات نے درختوں کے پتوں پر لکھ کر..... مچھلیوں کے پہلو پر لکھ کر..... پھلوں کے اندر لکھ کر..... پھولوں کی کلیوں پر لکھ کر..... جانوروں کے کانوں پر لکھ کر..... جنت کے دروازوں پر لکھ کر..... حوروں کی جبینوں پر لکھ کر..... محبوب دو عالم ﷺ کے نام پاک کے چرچے اس لئے فرمائے..... کہ لوگوں کو یہ نام اچھی طرح یاد ہو جائے..... کہ یہی پاک نام میری وحدانیت کی دلیل ہے۔

محترم سامعات!

یہ بھی حقیقت ہے کہ جب دعویٰ کیا جاتا ہے..... دلیل کا اُسی وقت سے ہونا ضروری کہلاتا ہے..... اب دعویٰ کرنے والی ذات تو حی القیوم ہے..... ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے..... اور سب سے پہلے توحید باری تعالیٰ کی دلیل یعنی ذات محمد مصطفیٰ ﷺ..... کی عکاسی اور ترجمانی قرآن کی آیت میثاق..... اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ فرما کر..... سید دو عالم ﷺ نے اس اُٹھنے والے سوال کا جواب بھی خود ہی ارشاد فرما دیا..... کہ میں سب سے پہلے خدا کی وحدانیت کی دلیل ہوں..... یعنی حضرت آدم علیہ السلام کا جسد پاک ابھی مسجود ملائکہ بننے کے لئے نہیں سجا تھا..... مگر میں اُس وقت بھی نبی تھا

عرش الٰہی کے پائے حاملان عرش کیلئے استوار نہ ہوئے تھے..... مگر میں اس وقت بھی نبی تھا

کُنْ فَیَکُوْنَ کی پکار ابھی ارض وسما کی کوئی چیز بنانے کیلئے نہ پھری تھی..... مگر میں اس وقت بھی نبی تھا

اور افلاک کے چہرے سے ابھی نقاب نہ کھینچا گیا تھا..... مگر میں اس وقت بھی نبی تھا:

عناصر تخلیق ابھی حکمت کے پردوں میں تیار نہ ہوئے تھے..... مگر میں اس وقت بھی نبی تھا..... نہ صورت آدم، نہ دبدبہ آدم اور نہ خاکیوں سے عہد لیا گیا تھا..... مگر میں اس وقت بھی نبی تھا۔

یعنی..... کہ:

آفتاب کی نور افشانیاں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
کلیوں کی تبسم آرائیاں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
ماہتاب کی ضیاء باریاں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
پھولوں کی مہکتی رعنائیاں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
شگفتہ غنچوں کی کیاریاں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
مہکتے گلوں کی گلکاریاں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
سب دریاؤں میں روانی بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
یہ قلزم میں جولانی بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
آبشاروں میں ترنم بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
فضاؤں میں تبسم بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
یہ تیز چلتی ہوائیں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
اور معطر فضائیں بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
ہوا کا فراٹا فضا کا سناٹا بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
صبح کا اُجالا اور چاندی کا جالا بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
ریشم کی جھلملاہٹ اور ہوا کی سرسراہٹ بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
گلاب کی مہک اور سبزے کی لہک بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
سورج کی گرم جوشی اور پہاڑوں کی خاموشی بعد میں ..... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی

Scanned with CamScanner

وقت کا حال اور صبا کی چال بعد میں ...... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
طوفان کی کڑک اور چاند کی چمک بعد میں ...... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
آسمانی برق اور بادل کی گرج بعد میں ...... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی
نبیوں کا نام اور کوثر کا جام بعد میں ...... وحدانیت کی دلیل پہلے تھی

بلکہ کائنات کی تخلیق بعد میں ہوئی......مگر سید المرسلین ﷺ کا نور دائرہ الطاف کے گرد گھومتا تھا:

سامعات ذی وقار:

تھوڑی دیر کیلئے آیئے! یہ پہلو بھی سنیئے:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھی......ولادت کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا جو چراغ کی روشنی پر غالب آ گیا اس رات میں نے چھ علامات کا مشاہدہ کیا ایک یہ کہ جب آپ زمین پر تشریف لائے تو سجدہ فرمایا......دوسرا یہ کہ آپ نے سر مبارک اٹھا کر دعویٰ اور دلیل کا اعلان یوں فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ......تیسرا یہ کہ گھر کو میں نے روشن دیکھا......چوتھا یہ کہ جب میں نے آپ کو نہلانا چاہا تو اس گھڑی ہاتف نے آواز دی......اے صفیہ تو زحمت نہ اٹھا ہم نے اسے نہلا کر بھیجا ہے......پانچواں یہ کہ آپ مختون تھے اور ناف بھی کٹی ہوئی تھی......چھٹا یہ کہ آپ کو کپڑے میں لپیٹنا چاہا تو آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی جو دونوں کندھوں کے درمیان تھی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

محترم سامعات!

غور فرمائیں......جب سرکار ﷺ نے سجدہ کیا تو مخفی کلام سے بات کی......حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اس محبوب کے منہ مبارک پر کان لگائے

تو آواز آ رہی تھی اُمتی اُمتی تو جب اس نبی کریم ﷺ نے شیر خوارگی کے زمانہ میں امت کو فراموش نہیں کیا تو ہم سب غلاموں کو یہ امید رکھنی چاہئے......کہ وہ نبی کریم ﷺ قیامت میں شفاعت کے وقت بھی اپنے غلاموں کو فراموش نہیں کریں گے......اور دوسری بات یہ ہے کہ زبان فصیح سے اشھد لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ برھان من ربکم

اور بزرگ علماء کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت سے بڑی تھی......کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پنگوڑے میں اپنی والدہ کی پاکدامنی کی گواہی دی......تا کہ ان کی گواہی حضرت مریم علیہا السلام کو تہمت سے پاک کر دے......اور کریم نبی ﷺ نے بوقت ولادت اللہ عزوجل کی گواہی دی تا کہ آپ کا برھان من ربکم ہونا آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ہی ثابت ہو جائے......بے شک سرکار ﷺ کی یہ گواہی سب انبیاء کرام علیہم السلام کی گواہی سے بڑی اور مضبوط تھی......کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کی گواہی دی......اور سید کائنات ﷺ نے ذات باری کی گواہی دی......اور یہ گواہی آپ ﷺ کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل تھی۔

دین حق کی خدمتگارو!

یہ نبوت سرکار ﷺ کی ہی دلیلیں تھیں کہ درخت چلنے لگے......بت منہ کے بل گرنے لگے......ہوائیں رقص کرنے لگیں......سراج منیر کے سامنے سارے چراغ بجھنے لگے......بیت اللہ سجدے کو جھکنے لگا......سرسبز شاخیں سر اٹھانے لگیں......چاند چہرہ مصطفیٰ ﷺ سے منہ چھپانے لگا......سورج سامنا کرتے ہوئے شرمانے لگا......تر و تازہ کھجوریں درختوں پر جھومنے لگیں......صبح کی سفیدی نورانی شعاعوں سے شق ہونے لگی......پھولوں کا حسن، حسن سرکار سے سرخی لے کر حسن و جمال سے آراستہ

Scanned with CamScanner

ہونے لگا......درختوں کی ٹہنیوں کے کانوں پر سنہری گوشوارے طواف کرنے لگے...... کلیاں ریشمی چادریں پہن کر اور کافوری لباس پہن کر دعوت دیدار دینے لگیں...... آسمان دنیا پر سجی نیلی چادر کا حسن نکھرنے لگا......موسم بہار نوید مسرت بن کر باغوں کی طرف آنے لگا......زردی مائل پتوں نے سبز پوشاک پہن لی۔

غور فرمایئے! کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت کیلئے موسم بہار کا انتخاب بھی اس لیئے کیا گیا تھا......کہ بہار اپنے گلہائے گوناگوں کے حسن و جمال پر بہت نازاں تھی......لیکن سرور کائنات ﷺ کے جلال و جمال اور بھرپور حسن سے اس کی تازیب ہوئی......لاکھوں خوبصورت اور خوشبودار پھولوں کی آبرو کو طہارت اور پاکیزگی کے ساتھ حسن محبوب ﷺ کے بہار کائنات ہونے سے نکھار دیا گیا۔

باغ نبوت کے سب سے حسیں پھول سے......باغ دنیا کو حسن اور شادابی بخشی گی......اور حسن نبوت کی خیرات بانٹنے کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

آپ ﷺ نے بوسیدہ خاک کو یہ پیغام فاحیینا به بلدة میتا سنا کر تروتازگی بخشی......آپ ﷺ نے انسانی دل کے جہاں نما جام کو غیبی صورتوں اور خدائی جمال کے عکس کو قبول کرنے کی صلاحیت و فی انفسکم افلا تبصرون فرما کر بخشی......آپ ﷺ نے انسانوں کو حسن انسانی کی قدرت لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم فرما کر باطنی آئینے میں دیکھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔

آپ ﷺ نے ایمان کے حسیں پھول کو عارفوں کے دلوں کے تخت پر بادشاہ کی مانند جلوہ گر فرمایا اور اولئک کتب فی قلوبھم الایمان سے مضبوطی بخشی......آپ ﷺ نے رہزنوں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو الست بربکم کا فرمان دیا کروایا۔

آپ ﷺ نے انسانیت کو گمراہ کرنے والوں اور خدا کے بندوں کو توحید باری تعالیٰ سے میلوں دور کرنے والوں کو جاء الحق و زھق الباطل کا پر تاثیر اعلان سنایا۔

آپ ﷺ نے کالوں کو معیوب اور گوروں کی تعریفوں میں قصیدے کہنے والوں کو ان اکرمکم عندالله اتقکم فرما کر سارے باطل عقیدے اور فرق دائرہ زمین سے مٹا دیئے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

آیا نور بشریت دا پہن جامہ
کائنات نے صل علی پڑھیا
اوس دن نے کلمے دا ذکر کیتا
اوس رات نے صل علی پڑھیا
کفر و شرک دی موت دا وقت آیا
تے حیات نے صل علی پڑھیا
آکے صدف محبت دے جوش اندر
رب دی ذات نے صل علی پڑھیا

محترم سامعات!

لا الہ الا اللہ ایک بلند و بالا دعویٰ ہے اور اس بلند دعوے کی دلیل محمد رسول ﷺ عظیم، رحیم، کریم شان والے ہیں......اس کائنات میں ہر سو لا الہ الا اللہ دعوے کی دلیل کا اُجالا ہے......اسی پاک دلیل کا اُجالا تھا جس نے حق کے متلاشیوں کو حق تک پہنچنے والی راہ کی رہنمائی کی۔

بلکہ!

Scanned with CamScanner

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو چرخِ نیلگوں بنا

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو بساط ارض بچھائی گئی

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو عرش کا حسن بنا

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو کرسی وجود میں آئی

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو ابر ہائے باراں چھا گئے

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو باران رحمت برسنے لگی

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو آفتاب عالم تاب ہوگیا

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو ماہتاب درخشندہ ہوا

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو ستارے چمکنے لگے

نورانی دلیل ...... کا اُجالا ہوا تو شمع کائنات روشن ہوگئی

یداللہ ان کے ہاتھوں کو کہتا ہے قرآن
وجہ اللہ ان کے چہرے کو کہتا ہے رحمٰن
مازاغ کی آنکھوں سے سجایا ہے ذیشان
وحی یوحی والا ہے ان کا فرمان

وما علینا الا البلاغ

موضوع......خصائص مصطفی ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ○

قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کرنے والی میری محترم سامعات!

جتنی سانسیں ہم لے رہے ہیں اگر ہر سانس سے اللہ کا ہم شکر کریں تو پھر بھی کما حقہ......حق ادا نہیں ہوسکتا...... اللہ نے انتہائی کرم فرمایا اور ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس عقیدت بھرے ماحول میں بیٹھ کر...... جہاں اللہ کا ذکر پاک کر رہے ہیں وہاں اپنے پیارے حبیب ﷺ کے فضائل اور خصائص بیان کرنے کی سعادت

بھی حاصل کر رہے ہیں...... یہ بات تو میں نے خود کو حاصل ہونے والی سعادت کے پیشِ نظر کہہ دی کہ ہم اپنے لجپال کریم آقا ﷺ کے خصائص بیان کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں...... ورنہ یہ تو ایسا حسین موضوع ہے کہ اگر جتنی انسانی بساط ہے اور جتنی سانسیں جاری ہیں...... ان کے ہر ہر پھیرے پر سید کائنات، فخر کائنات ﷺ کے فضائل اور خصائص کا بیان کیا جائے تو یہ تحریریں اور تقریریں

یہ محافل اور جلسے
یہ انداز اور آواز
یہ القاب اور خطاب

سب آخر کار یہی کہتے ہوئے دکھائی دیں گے...... کہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کیونکہ! سید کائنات، فخر کائنات ﷺ کی ذات پاک...... سراپا محبت...... ہی محبت...... عنایت ہی عنایت...... رحمت ہی رحمت...... نورانیت ہی نورانیت...... شفقت ہی شفقت...... نوازش ہی نوازش...... کرم ہی کرم...... رحم ہی رحم...... عطا ہی عطا ہے اور آپ ﷺ کتاب حسن و جمال کا حرف آخر اور نصاب کائنات کے اوراق تاجدار کے پیامبر ہیں...... جس گھڑی دل چاہے۔

جیسی بھی تمنا ہو
جیسے بھی طریقے ہوں
جس زاویے سے بھی ہو

قرآن اٹھا لیجئے اور کھولئے قرآن اور شروع کیجئے قرآن کو ابتداء سے پڑھنا تو کیا نظر آتا ہے؟ کہ

قرآن کے ورق ورق پر حضور سرورِ کونین ﷺ کے محامد و محاسن کی قندیلیں روشن ہیں...... یقین جانیئے کہ کتاب لاریب کا لفظ لفظ جمال محمد ﷺ کے ترانے الاپ رہا ہے...... آج ''خصائص مصطفی ﷺ'' کے عنوان سے اپنی گفتگو کا آغاز تو کر چکے ہیں...... لیکن اس اتنے بڑے خیال کا غلبہ دل و دماغ پر اپنا سایہ کئے ہوئے ہے کہ گفتگو کہاں سے شروع کی جائے اور کہاں پر ختم کی جائے...... ہمیشہ ہر سیرت نگار اور سیرت کے ہر مؤرخ......

نے اسی سوچ کے غلبے کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے کہ ہم نے اس موضوع پر اور اس موضوع کی مرکز و محور ذات کے بارے میں جو کچھ بھی لکھا وہ سب ناتمام ہے بلکہ اس ذات سرورِ کونین ﷺ کے تمام کمالات کو اصل میں کائنات کا خالق و مالک ہی جانتا ہے...... ہم تو قرآن میں جب سے یہ پڑھ چکے ہیں...... کہ

قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

آپ فرما دیجئے میں اللہ کی طرف سے تمام کی طرف رسول بن کر آیا ہوں

تو جب سے یہ حسین حقیقت دل و دماغ پر اپنا غلبہ جما چکی ہے کہ حضور سرورِ کونین ﷺ کی وہ ذات پاک ہے کہ جن کا ہر نقش قدم سب کیلئے سرچشمۂ حیات ہے اور آپ ﷺ ہی کی وہ ذات ہے کہ جن کا وجود رونق بزم عرش بریں ہے...... آپ رب کائنات کا شاہکار بے مثال ہیں...... اسی لئے تو یہ حکم ہو رہا ہے...... کہ:

قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

ترجمہ: آپ فرما دیں کہ میں تمام کی طرف رسول ہوں

Scanned with CamScanner

قابل قدر عزیز از جان میری بزرگو، میری بہنو!

اس آیت مبارکہ میں جو پہلا لفظ ہے وہ ''قُـلْ'' ہے اور آیئے آیت مبارکہ کے ابتدائی لفظ پر بات کرتے ہیں۔ گرائمر کے اعتبار سے یہ لفظ قل ''امر'' کا صیغہ ہے اور ''اجوف داوی'' ہے اور باب ''نَصَرَ یَنْصُرُ'' سے ہے۔ بہر حال گرائمر میں بات ذرا مشکل ہو جائے گی میں اپنے موضوع کی طرف آتی ہوں کہ قُلْ کا معنی ہوا آپ فرما دیجئے۔

قُلْ امر کا صیغہ ہے اور امر کا معنیٰ ہوتا ہے کسی کو کسی کام کے کرنے کا حکم دینا:

اسی طرح معنیٰ ہوا ''آپ فرما دیجئے'' اب ادھر بات کرتے ہیں کہ یہ:

حکم دینے والا کون ہے؟
یہ اعلان کرنے والا کون ہے؟
یہ آڈر کرنے والا کون ہے؟
یہ کہلوانے والا کون ہے؟
یہ بیان کروانے والا کون ہے؟

یقیناً وہ بے عیب ذات، وحدہ لاشریک ذات، اللہ کی ذات پاک ہے......

عارفین تو اس مقام پر یہ بھی فرماتے ہیں......کہ:

حکم خدا کا ہے اللہ اس کو اپنے محبوب ﷺ کی زبان اقدس سے کہلوا کر لوگوں کا امتحان لے رہا ہے......کہ کون ہے جو میرے محبوب ﷺ کے فرمان پر لبیک نہیں کہتا یاد رکھو......جس نے فرمان مصطفیٰ ﷺ کا انکار کیا اس نے دراصل اللہ کے حکم کے انکار کیا کیونکہ! اللہ اپنی باتیں اپنے محبوب سرور کونین ﷺ کی زبان اقدس سے کہلوا کر......لوگوں کے ایمان کے معیار کو پرکھتا ہے......کہ جو فرمان

مصطفیٰ ﷺ پر فوراً سر تسلیم خم کرتا ہے......وہی خوش نصیب دنیا اور آخرت میں اپنا حصہ رکھتا ہے......اور جو انکار کرتا ہے وہ دنیا تو برباد کرتا ہی ہے ساتھ آخرت کی ابدی نعمات ربانی سے بھی منہ موڑ لیتا ہے۔

اور اس آیت مقدسہ کے دوسرے لفظ پر غور کریں......اِنِّیْ میں یعنی آپ ﷺ یہ اعلان فرما رہے ہیں......کہ میں اللہ کی طرف سے رسول آیا ہوں......سوال یہ تھا کہ رسول آیا کدھر سے......تو اس لفظ اِنِّیْ میں ہر سوال کا جواب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے کہلوایا گیا......کہ میں اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اس سے آپ ﷺ کی رسالت کا روشن اعلان تو ہوا ہی اور ساتھ ہی اللہ کی وحدانیت کا ذکر بھی ہو گیا کہ میں ''وحدہٗ لاشریک'' ''اللہ'' کی طرف سے رسول بنکر تشریف لایا ہوں......اور آپ ﷺ کی اس صفت پر تو ہمارا کامل ایمان ہے کہ آپ ﷺ کی ذات تو اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے

کیونکہ قرآن کہتا ہے

قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ

ترجمہ: اللہ کی طرف سے روشن دلیل آئی ہے

اور اب آیئے! اس عنوان تقریر کے طور پر تلاوت کی جانے والی آیت مقدسہ کا اگلا لفظ وہ صفت بیمثال کہ جس مقصد کے لئے یہ اعلان زبان مصطفیٰ ﷺ سے کروایا جا رہا ہے یعنی رَسُوْلُ اللّٰہِ اللہ کا رسول بنکر آیا ہوں:

قابل قدر سامعات!

آج کی اس روحانی نشست میں ضروری ہے کہ پہلے لفظ ''رسول'' پر بھی بات کریں اور پھر آپ ﷺ کے خصائص پر بات بعد میں کریں گے......کیونکہ تمام کائنات کی طرف رسول بن کر تشریف لانا بھی آپ ﷺ کے خصائص کا

Scanned with CamScanner

بیان ہے......تو ''رسول'' کا لفظ ''ر''''س''''ل'' کے تین حروف اصلیہ سے بنا ہے اور مشہور و معروف عالم اور معتبر لغت دان اور لغت کے معانی و معارف سے وابستگی رکھنے والے امام، امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ ''المفردات'' میں فرماتے ہیں کہ ''رسل'' کے معنی آہستہ اور نرمی کے ساتھ چل پڑنے کے ہیں اور لفظ ''رسول'' اسی سے مشتق ہے۔

اور آگے حقائق بیان کرتے ہوئے اور اس کے معانی اور اصطلاحی حقائق رقم کرتے ہوئے فرماتے ہیں......کہ:

کبھی اس کا اطلاق پیغام پر اور کبھی پیغام رساں پر ہوتا ہے

اور ایک دوسری لغت کی مشہور و معروف کتاب ''لسان العرب'' میں مولف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لفظ ''رسل'' سے مراد ہے:

اَلَّذِیْ یِتَابِعُ اَخْبَارَ الَّذِیْ بَعَثَہٗ

جو اپنے بھیجنے والے کے اقوال وواقعات کی متابعت کرے

آسان اصطلاحی معنی یہی ہوا کہ ''رسل'' سے مراد اللہ کے وہ مخصوص اور برگزیدہ بندے اور نفوس قدسیہ کہ جن کے ذریعے سے اللہ اپنے پیغامات نسل انسانی تک پہنچائے اور وہ ہستیاں ان کی ہدایت پر مامور ہوں:

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

خصائص مصطفی ﷺ کے حوالے سے تلاوت کی جانے والی آیت مقدسہ پر چند لمحوں کیلئے ہم نے گفتگو کی......اب ایک مرتبہ پھر وہ آیت مقدسہ سن لیجئے تاکہ سننے والی میری بہنوں کو آیت مبارکہ اچھی طرح سے یاد ہو جائے پھر گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں

قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ میں اللہ کا رسول بنکر آیا تمام کی طرف

میری عزیز بہنو!

اب اس ماحول میں مجھے چند باتیں آپ کے ذوق میں اضافہ کرنے کیلئے بھی کرنی ہیں......اور اپنا موضوع بھی انتہائی ذمہ داری سے بیان کرنے کی کوشش کرنی ہے تو دیکھئے......اس آیت مقدسہ کے آخر میں ایک لفظ ''جَمِیْعًا'' استعمال ہوا ہے یعنی تمام کی طرف

اب دیکھئے خصائص کی باتیں تو بہت ہیں جو صرف میرے آقا ﷺ کی ذات کا خاصہ ہیں لیکن یہ لفظ جَمِیْعًا آپ ﷺ کے خصائص کا کتنا بڑا ترجمان ہے:

اللہ کے نبی تو آتے رہے ...... اور ہدایت فرماتے رہے
اللہ کے رسول بھی آتے رہے ...... اور پیغام سناتے رہے
اللہ کے برگزیدہ آتے رہے ...... اور دعوت حق دیتے رہے
اللہ کے پیارے آتے رہے ...... اور احکام شریعت دیتے رہے

مگر قربان جاؤں! کہ ان سابقہ انبیاء و رسل میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ میں تمام عالمین کی طرف رسول بنکر آیا ہوں......اے انسانیت میں تم تمام کی طرف رسول خدا بنکر آیا ہوں...... واہ کیا خصائص ہیں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے نور نظر، امام مرسلاں، سید سیداں صاحب قرآں، آقا احمد مجتبیٰ، محمد مصطفی ﷺ کے......کہ قرآن میں ارشاد ربانی ہے......کہ:

قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

Scanned with CamScanner

ایک قبیلے کا ذکر نہیں ہے.....ایک قصبے کا ذکر نہیں ہے..... ایک دور کیلئے نہیں ہے.....ایک زمانے کیلئے نہیں.....نہیں نہیں ایسا تو نہیں ہے.....قرآن کہتا ہے

قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

یعنی!

ایک ایک قصبے کیلئے بھی انبیاء آتے رہے ہیں.....ایک ایک زمانے کی طرف بھی رسل آتے رہے ہیں.....لیکن یہ بات صرف اور صرف خصائص مصطفیٰ ﷺ میں سے ہے.....کہ

قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

اور!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ

آیئے اور سنیئے! قرآن سنیئے اور سنتے ہی چلے جائیں.....کہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ہمارے امام نے اس کو عقائد کا روشن نصب العین قرار دیتے ہوئے.....اور محبت وعشق کی معراج تک پہنچاتے ہوئے.....یوں فرمایا.....کہ:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اور سلسلہ یہیں پر ختم نہیں کیا.....بلکہ آگے سنیئے.....کہ:

انبیاء تو سارے شان والے.....رسل تو سارے قابل قدر..... اور احترام کے لائق.....لیکن مقام سب کے جدا جدا ہیں.....شانیں سب کی اپنی اپنی جگہ پر بے مثال اور نرالی ہیں..... ہم کون ہوتے ہیں فرق ڈالنے والے.....ہم کون ہوتے ہیں مرتبوں میں فاصلے ڈالنے والے..... ہم نے

تو قرآن سے سیکھا ہے.....کہ:

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

کہہ دیجئے.....سبحان اللہ!

نہیں نہیں، میری بہنو!

ہماری کیا مجال کہ ہم کسی کے مرتبے گھٹاتے اور بڑھاتے پھریں.....ہمیں کیا ضرورت کہ کسی کے مرتبے کا انکار کر کے جہنم کے طوق خریدیں.....ہم تو ایسا نہیں کر سکتے.....:

ہماری تو یہ جرأت نہیں ہے
ہماری تو یہ طاقت نہیں ہے
ہماری تو یہ عادت نہیں ہے
ہماری تو یہ تربیت نہیں ہے

فیصلہ اعتراضات کرنے والوں کے ہاتھ میں ہے اور سوال ہماری نوک زبان پر ہے، کہ آپ دکھا دیجئے.....کسی کے بارے میں کہا گیا ہو.....کہ:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اس کے علاوہ کوئی دکھا دو جس کے بارے میں کہا گیا ہو.....کہ:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

کوئی اعتراض کرنے والا، ایسا ہی کوئی عظیم المرتبت دکھا دے.....کہ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور کہیں اور کسی کیلئے کہا گیا ہو.....کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

Scanned with CamScanner

آیات ہم پڑھتے ہیں جواب اس کا تم دینا......کہ:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

ارے کوئی یوں بھی گیا ہو تو بات کرو......کہ:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی

کہیں بھی سابقین میں سے اور موجودہ انسانیت اور آنے والوں میں سے کوئی ایسا ہوسکتا ہے......تو بات کرو؟......جس کو خالق کائنات کہے......کہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

چلو پڑھو سابقہ کتب اور پڑھو موجودہ تاریخ اور نکال کر دکھاؤ کوئی ایسی بلند و بالا خصائص کی حامل ذات......کہ یہ انعام ملا ہو......کہ

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ

نہیں ایسا کیسے ہوسکتا......اس کے بارے میں مثال کیسے پیش کی جاسکتی ہے کہ جس کی مثل ہی نہیں......ہم تو تمام انبیاء و رسل کے مقام پر مرتبے پر ایمان رکھتے ہوئے......اور تمام کی عظمت پر ایمان رکھنے کو ایمان کی جان مانتے ہیں یوں اگر کہتے ہیں تو یقیناً صحیح کہتے ہیں......کہ:

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

ہاں! ہاں! غور کیجئے! میں فیصلہ کن جملہ کہنے والی ہوں اور اپنے مسلک کے ترجمان مفسر قرآن، سنیت کی جان، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا وہ مصرعہ عرض کرنے والی ہوں......

جو شان والوں میں سے ...... میرے آقا ﷺ کی شان بتا رہا

جو مقام والوں میں سے ...... میرے آقا ﷺ کا مقام بتا رہا
جو عظمت والوں میں سے ...... میرے آقا ﷺ کی عظمت بتا رہا
جو رفعت والوں میں سے ...... میرے آقا ﷺ کی رفعت بتا رہا
جو نبوت والوں میں سے ...... میرے آقا ﷺ کی شان نبوت بتا رہا
جو رسالت والوں میں سے ...... میرے آقا ﷺ کی شان رسالت بتا رہا

آیئے وہ فیصلہ کن سطریں سماعت فرمایئے......کہ:

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

اور یہ سنیئے خصائص مصطفی ﷺ کا کتنا بڑا ترجمان جملہ ہے......کہ:

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ

خصائص مصطفی ﷺ ایک حسین موضوع ہے اور یقیناً آپ سامعات بھی میری اس بات سے اتفاق کریں گیں کہ ایک دلنشیں موضوع ہے......ایسا موضوع کہ جس کا ہر ہر پہلو قرآن وحدیث سے بیان کیا جاسکتا ہے......اور یہ تو ایک روشن حقیقت ہے کہ شان والے جتنے بھی اس دنیا میں تشریف لائے ہیں ان سب کو اوصاف وکمالات دنیا میں تشریف لانے کے بعد حاصل ہوئے......اور کتنے انبیاء کرام ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنا خصوصی کرم وفضل فرماتے ہوئے......ان کے اعلان نبوت کے بعد مرتبے اور اوصاف کمالات عطا فرمائے ان کی ترجمانی بھی قرآن وحدیث میں موجود ہے مگر خصائص مصطفی ﷺ کی کیا بات ہے......کہ:

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ

Scanned with CamScanner

اور قرآن وحدیث کے بعد تاریخ عالم کی ہر کتاب اس بات پر گواہ ہے کہ سید کائنات ﷺ کی آمد پاک سے قبل ہی اللہ نے جو کمالات تاجدار کائنات ﷺ کو عطا فرمائے وہ کسی اور کو عطا نہیں فرمائے گا ابھی انشاء اللہ ہم قرآن وحدیث سے بھی ذکر کریں گے لیکن ذوق کے پیش نظر میں اس مقام پر اعلیٰ حضرت عظیم برکت کا ایک مصرعہ پڑھنا چاہتی ہوں کہ وہ مصرعہ ہی اپنے روشن معانی و معارف کے اعتبار سے سید کائنات ﷺ کے خصائص عظیم کی ترجمانی کر رہا ہے..... کہ:

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

داتا کی نگری میں رہنے والی خوش نصیبو!

اب بات خصائص مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے چل نکلی ہے.....تو میں ایک حدیث بطور دلیل خصائص مصطفیٰ ﷺ پیش کرنا چاہتی ہوں.....انتہائی توجہ سے سماعت فرمائیے گا..... یہ حدیث پاک ''ترمذی'' میں موجود ہے ہاں تو حوالہ لکھنا.....تو فوراً لکھ لیجئے.....اور حافظہ قوی ہے یعنی مضبوط ہے.....تو زبانی یاد کر لیجئے.....کہ ترمذی شریف ''کتاب المناقب'' میں یہ حدیث پاک بیان ہوئی ہے اور اسی حدیث پاک کو ''سنن دارمی شریف'' میں بھی نقل کیا گیا ہے.....اور آگے سنیئے کہ یہ حدیث پاک امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''کتاب المستدرک'' جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۷۷ پر نقل فرمائی ہے.....اور دلوں کی تختیوں پر لکھنے والی اس حدیث پاک کو آئمہ نے ''حسن'' قرار دیا ہے یعنی اگر حدیث پڑھیں گے تو نیچے یہ بھی لکھا ہوا پائیں گے کہ.....

وَقَالَ التِّرْمَذِیْ (هذا حديث حسن)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے..... کہ:

هذا حديث صحيح الاسناد

یعنی اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں

اور آئیے اب سنیئے یہ حدیث پاک! میں پورا عربی متن آپ کے سامنے پڑھتی ہوں.....غور سے سماعت فرمائیے گا.....اور اپنے کریم آقا ﷺ کی ذات پاک پر جھوم جھوم کر درود پاک بھی پڑھیئے گا.....حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں

عَنْ عَلِیِّ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے.....فرماتے ہیں

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ، يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

المستدرک	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۶۸۸
دارمی شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۳۱

ترجمہ: میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک جانب چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا (وہ آپ ﷺ کی خدمت میں یوں سلام) عرض کرتا (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ) (یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو)

اے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھنے والی میری بہنو!

کہاں انتہاء ہوگی اس کریم ذات محمد ﷺ کی کہ جن کی ذات پر پتھر اور شجر تمام کے تمام درود پڑھتے ہوں اور سلام عقیدت پیش کرتے ہوئے.....ہاں تو!

کوئی لاؤ مثال ایسی رسالت ہو تو ایسی ہو

اور آخر کار فیصلہ یہی ہوگا اور جواب یہی آئے گا کہ یہ صرف اور صرف ذات مصطفیٰ ﷺ کا ہی خاصہ ہے.....کہ:

بخاری اور مسلم شریف جیسی احادیث کی معتبر کتابوں میں ایک روشن حدیث پاک صرف وہ کمال بیان کرنے کیلئے مدح سراء ہے جو صرف سید کائنات ﷺ کی ذات پاک سے پہلے نہ کسی کو حاصل ہوا اور آپ ﷺ کے بعد تو اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا.....دیکھئے بخاری شریف، کھولئے کتاب المناقب.....اور صحیح مسلم شریف میں دیکھئے اور پڑھیئے صحاح ستہ کی روشن کتاب ''ترمذی شریف'' کتاب تفسیر القرآن صفحہ نمبر ۲۹۷ پر.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روشن روایت ہے.....کہ

اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

بخاری شریف	کتاب المناقب	جلد نمبر ۲

ترجمہ: کہ اہل مکہ نے سرور کونین ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے

قابل قدر سامعات!

یقیناً اب تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم کہیں.....کہ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

اور یہ بات چمکتے روشن سورج کی طرح سچ ہے.....کہ:

دھنک، خوشبو، صبا اور روشن، شمس و قمر سب سید کائنات ﷺ کی ذات پاک کا

صدقہ ہیں اور اگر نظر بینا رکھتے ہوں تو عقیدہ ہونا چاہئے کہ ''چاندنی'' حضور ﷺ کے نقوش پا کا پرتو جمیل ہے.....اور پوری کائنات کا نکھرا ہوا اور اچھوتا ہوا حسن اسی پیکر حسن و جمال ﷺ کے قدموں کی بھیک ہے..... یہ سب حسن کائنات آپ ﷺ کے روئے منور کی تابانیوں کی جلوہ ریزی ہے اور قیامت تک آنے والی انسانیت کی کتاب زندگی کا آغاز آقا ﷺ کے حسن سراپا کے تذکار جمیل سے ہوتا ہے.....اسی لئے تو جب بھی کوئی بات کرنے والا

تاریخ کا مورخ کوئی قلمکار
خطابت کے جوہر دکھانے والا کوئی خطیب
ادب میں ضیا پاشیاں بکھیرنے والا کوئی ادیب
اچھے الفاظ کا جادو جگانے والا کوئی نقیب
فکری تحقیق کرنے والا کوئی مفکر
خوش اسلوبی اور احتیاط سے تفسیر لکھنے والا کوئی مفسر
محنت شاقہ سے احادیث کو جمع کرنیوالا کوئی محدث

خصائص مصطفیٰ ﷺ پر بات کرنے کیلئے زبان کو ابھی جنبش دیتا ہے تو روح کونین وجد میں آ جاتی ہے.....اور بیان کرنے والے اور سننے والوں پر رحمت الٰہی چھم چھم برسنے لگتی ہے.....اور جس جگہ بھی خصائص مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کیا جاتا ہے:

وہ مقام:
وہ جگہ
وہ بزم

وہ حلقہ.....اور تمام گھڑیاں اور ساعتیں درود پڑھنے لگتی ہیں..... بخت رسا کو

اوج ثریا کی ہم نشینی کا شرف عطا ہوتا ہے......اور اس مبارک گھڑی نوک زباں پر شاداب موسموں کے قافلے اترنے لگتے ہیں......اور سننے والوں کے ہاتھوں میں عظمت مصطفیٰ ﷺ کے حسیں نورانی پرچم لہرانے لگتے ہیں اور لفظ رعنائی خیال کے پراشوں میں سجتے ہیں......اور نوک زبان سے مدحت مصطفیٰ ﷺ کے پھول جھڑنے لگتے ہیں!......اور بشر اس بلند و بالا موضوع پر بات کرتے ہوئے خود کو عروج کی آخری سیڑھی پر محسوس کرنے لگتے ہیں......اور پھر محبت سے یہی الفاظ نکلتے ہیں......کہ:

واحسن منك لم ترقط عيني
واجمل منك لم تلد النسآء

قابل قدر عزیز از جان سامعات!

سید کائنات ﷺ کے خصائص کبریٰ ویسے تو انسانی شمار سے باہر ہیں......یہ تو اصل وہ وحدہٗ لاشریک رب ہی جانتا ہے کہ جس نے اپنے کریم اور پیارے حبیب ﷺ کو بے مثال خصائص عظیمہ عطا فرمائے ہیں......ہم تو محبت کے لفظوں کو عقیدت کے رنگ میں ڈھالتے رہتے ہیں اور خصائص مصطفیٰ ﷺ پر بات کر کے اور خصائص مصطفیٰ ﷺ کی بے مثال باتیں سن کر......محمد ﷺ کے مدح خوانوں میں اپنا نام لکھوانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خصائص مصطفیٰ ﷺ میں ایک یہ فرمان رسالت ﷺ بھی ہے......کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْن
میں آخری نبی ہوں

یعنی اس دنیائے رنگ و بو میں آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہی نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا گیا......حضور سرورِ کونین ﷺ کو دوسرے

انبیاء و رسل کے مقابلے میں منفرد خصوصیات اعزازات......انعامات، کرامات...... القابات......تصرفات......معجزات......اختیارات اور فیوض و برکات سے نوازا گیا اور یہی امتیازات خصائص مصطفیٰ ﷺ کہلواتے ہیں مثلاً آپ ﷺ کے سر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا......اور جیسے کہ آپ نے فرمایا اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْن لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اور آپ ﷺ کے سر ہی شفاعت کے اذن کا سہرا سجایا گیا......اور آپ ﷺ نے فرمایا اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ مُشَفَّعٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اور آپ ﷺ کو سب سے بڑی امت عطا کی گئی......اور آپ ﷺ کی نسبت سے ہی اس امت کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی کہ خالق کائنات نے فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اور آپ ﷺ کے ذکر پاک کو آپ ﷺ کے لئے بلند فرما دیا گیا اور قرآن پاک میں یہ ارشاد ربانی ہوتا ہے......کہ

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ

میری محترم بہنو!

قرآن کی آیات بھی آپ سامعات نے سماعت فرمالیں......اور احادیث نبوی ﷺ پر قوت سماعت صرف کرنے کا آپ کو اعزاز حاصل ہوا......ایک روشن حدیث پاک جو میں عرض کرنا چاہتی ہوں اور یقیناً وہ حدیث پاک سید کائنات، معلم کائنات، ہادی کائنات ﷺ کے خصائص کو بیان کرنے والی حدیث مبارکہ ہے......تو اس حدیث پاک کو بیان کرنے سے پہلے میں ایک اور حدیث پاک اس سے پہلے بیان کرنا چاہتی ہوں......کہ یہ آپ ﷺ کو ہی اللہ کی طرف سے اعزاز اور مقام عطا کیا گیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْن
میں مرسلین کا قائد ہوں

اور ہم نے تو اپنے اساتذہ سے یہی سنا ہے اور اکثر کتابوں میں یہی پڑھا

Scanned with CamScanner

ہے.....کہ ''قائد'' کہتے ہیں:

قیادت کرنے والے کو

سربراہی کرنیوالے کو

سرداری کرنے والے کو

آگے بڑھنے والے کو

ساتھ لیکر چلنے والے کو

یعنی آپ ﷺ کے اس فرمان پاک سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ قیامت کے دن بھی آپ آگے آگے ہوں گے اور تمام انبیاء کرام اور ان کی امتیں آپ ﷺ کی قیادت میں چلیں گیں

صدارت میں چلیں گیں

سایۂ رحمت میں چلیں گیں

اور عظمت والے بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلیں گے اور ان کی امتیں بھی آپ ﷺ کا ہی روز قیامت سایہ رحمت تلاش کریں گیں.....لیکن ابھی مجھے ایک ایسی حدیث پاک پیش کرنی ہے کہ جس کو سننے سے یقیناً آپ کا ایمان تازہ ہوگا.....اور میری ایک عادت ہے کہ میں بیان کرتے ہوئے پہلے حوالہ پیش کرتی ہوں.....اور بعد میں کچھ عرض کرنے کی جرأت کرتی ہوں.....تو یہ حدیث مبارکہ ''سنن دارمی'' کی جلد نمبر۱ اور صفحہ نمبر۳۵ پر بیان ہوئی ہے اور اسی حدیث پاک کو جو میں ناچیز نے بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنے والی ہوں حدیث کی معتبر اور اولیں کتابوں میں سے ایک کتاب ''مسند احمد بن حنبل'' کے صفحہ نمبر ۳۹۸ اور جلد نمبر۳ میں نقل کی گی ہے.....اسی روشن حدیث پاک کو حافظ الحدیث امام حافظ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''حلیۃ الاولیا'' میں نقل فرمایا ہے.....آیئے اب حدیث سنیئے.....دل ہی دل میں درود مصطفی ﷺ پڑھتے کی

سعادت بھی حاصل کیجئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے.....فرماتے ہیں

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

آپ ﷺ کسی غزوہ کیلئے تشریف لیجا رہے تھے

فَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ.....آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:

اَمْشُوْ اَمَامِیْ وَ خَلُّوْا ظَھْرِیْ لِلْمَلَائِکَۃِ

سنن دارمی شریف	جلد نمبر۱	صفحہ نمبر۳۵
مسند امام احمد	جلد نمبر۳	صفحہ نمبر۳۹۷

میرے آگے آگے چلو اور میری پشت کو ملائکہ کیلئے چھوڑ دو

سب کہہ دیجئے.....سبحان اللہ!

محترم سامعات!

یہ میرے آقا ﷺ کی شان ہے کہ قیامت کے دن آگے آگے چلیں گے اور تمام انبیاء و رسل اور تمام امتیں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلیں گیں.....اور اس حدیث پاک کو سننے کے بعد یہ بھی کمال ثابت ہوا ہے کہ دنیا میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے اللہ کی نورانی مخلوق یعنی فرشتے چلتے ہیں.....اور اعتراضات کرنے والے تو اعتراضات کی بارش کرتے ہی رہتے ہیں.....کہ:

یہ حدیث کیسی ہے؟

اس حدیث کی سند کیا ہے؟

یہ حدیث کہاں روایت ہوئی ہے؟

یہ حدیث کیا سند رکھتی ہے؟

Scanned with CamScanner

تو وہ یہ اعتراض بھی کر سکتے ہیں...... کہ آپ نے خصائص مصطفی ﷺ بیان کرتے ہوئے...... یہ حدیث پاک بیان تو کر دی اور چلو مان بھی لیا کہ اس کے حوالے بھی سنا دیئے ہیں...... مگر فرشتے سید کائنات ﷺ کے پیچھے پیچھیکوں پیچھے کو چلتے ہیں......

میری بہنو!

ہمارا تو علم چھوٹا ہے...... ہمارا تو حافظہ کم ہے...... اور ہمارا تو تحقیق کرنے کا انداز بھی بہت محدود سا ہے...... کیونکہ ہم تو اعتراض برداشت کرنے والے ہیں اعتراض کرنے والے ہرگز نہیں ہیں...... آیئے اس کا فیصلہ بھی کسی معتبر محدث سے کرواتے ہیں اور وہ محدث ہیں...... حضرت امام حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ...... آپ حافظ الحدیث حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ

حلیۃ الاولیاء	جلد نمبر ۷	صفحہ نمبر ۱۱۷

ترجمہ: فرشتے دشمنوں سے آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے

اب کیا خیال ہے...... اس طرف کہ:

جس کی شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

محافل ذکر سرکار ﷺ کا اہتمام کرنے والی بہنو!

اب بھی ہم پر اعتراض ہوتا ہے کہ سنی مدلل گفتگو نہیں کرتے بس قصے کہانیاں ہی جو انہیں یاد ہیں بس وہی سناتے ہیں...... استغفر اللہ

اب ہم نے تو ہر سننے والے کو یہ کھلا اختیار دے دیا ہے کہ پہلے سنیوں کی گفتگو سنیں اور پھر اپنا فیصلہ دیں کہ سنی کتنا قرآن پڑھتے ہیں اور ہر موضوع

پر بات کرتے ہوئے کتنی احادیث مبارکہ پڑھتے ہیں؟ جناب ہمیں ضرورت ہی کیا ہے...... کہ ہم قصے کہانیاں سنائیں جبکہ ہم نے بات کرنی ہوتی ہے...... سید کائنات ﷺ کی عظمت اور شان پر...... تو اس لئے کہ پہلے سب سے زیادہ اور احسن و مستند طریقے سے شان رسالت ﷺ کے ہر ہر پہلو کو اجاگر کرنے والا قرآن ہمارے پاس موجود ہے اور ہم قرآن کی آیات سے ہی شان مصطفی ﷺ اور خصائص مصطفی ﷺ بیان کرتے جائیں تو ہم پھر بھی اس موضوع کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتے...... اور اس کے علاوہ احادیث نبوی ﷺ کی سینکڑوں کتابیں شمائل مصطفی ﷺ اور خصائص مصطفی ﷺ کی ترجمانی کرنے کیلئے موجود ہیں تو پھر خود ہی سوچیئے کہ ہم کس طرح سے قصے کہانیاں سناتے ہیں؟

نہیں، نہیں ایسا نہیں ہے...... بلکہ ہم تو اپنے ہر اس موضوع کو جس پر ہم نے بات کرنی ہوتی ہے...... اس کا ہر صفاتی پہلو قرآن و حدیث سے تلاش کرتے ہیں اور الحمد للہ اپنی تقاریر...... اپنے خطابات کو...... ہم قرآن و حدیث کے فیض سے مستند اور اعلیٰ بناتے ہیں:

بحر حال! یہ تو باتیں ایسے ہی ضمناً میرے ذہن میں آگئیں...... اور میں ناچیز نے اپنے مسلک کے مقررین اور خطبا پر ہونے والے اعتراض کے رد کے لئے یہ چند جملے عرض کر دیئے...... اب مجھے اپنے وقت کا احساس بھی ہے اور اتنی دیر سے جو میری بہنیں انتہائی منہمک ہو کر مجھے سن رہی ہیں ان کے حوصلے کی بھی میں داد دیتی ہوں...... کہ موسم کی اتنی زیادہ شدت کو برداشت کرتے ہوئے بھی یہ سب انتہائی توجہ سے قرآن و حدیث کی روشنی میں خصائص مصطفی ﷺ سماعت فرما رہی ہیں:

تو میری بہنو!

خصائص کا معنیٰ ہی مجموعی طور پر سید کائنات ﷺ کے اوصاف و کمالات کے وہ پہلو جو کسی میں موجود نہ ہوں......اور اگر سابقہ انبیاء کرام میں سے کسی میں موجود بھی ہوں تو اس شان سے نہ ہوں......کہ جیسے سرورِ کونین، ہادی کونین ﷺ کی ذات مبارکہ میں ہیں جس طرح کے حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص الکبریٰ کے نام سے ایک جامع کتاب بھی لکھی ہے......وہ آپ سامعات مارکیٹ سے آسانی کے ساتھ خرید سکتی ہیں

تو محبت رسول ﷺ کو اپنے دلوں کی زینت بنا کر محفل میں بیٹھنے والی میری محترم اور مکرم سامعات!......ابھی میں نے ایک حدیث پاک آپ سامعات کو سنائی ہے......اور یہ بات بھی یاد رہے کہ آج اس پر بھی بہت اعتراض ہوتا ہے کہ یہ حدیث پاک کہاں لکھی ہوئی ہے......اور اس کی سند کیا ہے؟ اس حدیث پاک کو تو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا......وغیرہ وغیرہ

اس طرح کے اکثر اعتراضات ایک گروہ کی طرف سے کیے جاتے ہیں اور یقیناً آپ نے بھی سنے ہوں گے......تو میں نے ضروری سمجھا کہ یہ حدیث پاک بحوالہ اور پورے عربی متن کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کی جائے......تاکہ اگر اس کے بعد بھی کبھی آپ کے سامنے کوئی اعتراض اس حوالے سے آپ کے سامنے پیش ہو تو کم از کم آپ اس حدیث مبارکہ کو سننے کے بعد اس کا حوالہ تو سنا سکیں......تو آیئے! پہلے حوالہ سماعت فرمالیں اس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' کے صفحہ نمبر ۱۴۷ پر بیان فرمایا ہے......اور آگے بھی سماعت فرمایئے کہ اس حدیث پاک کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''میزان الاعتدال'' کی جلد نمبر ۵ میں اور اس جلد کے صفحہ نمبر ۲۰۵ پر نقل کیا ہے......اور حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سید

کائنات ﷺ کے خصائص کی کتاب ''خصائص الکبریٰ'' کی جلد نمبر ۲ اور صفحہ نمبر ۱۳۷ پر بیان فرمایا ہے اور امام محمد بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مبارک اور روشن حدیث مبارکہ کو مشہور زمانہ کتاب ''سیرۃ الحلبیہ'' کی جلد نمبر ۲ کے صفحہ نمبر ۱۰۳ پر نقل فرمایا ہے......اور مشہور زمانہ محدث اور مصنف امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے روشن کتاب ''البدایۃ والنہایۃ'' کی جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۸۳ پر نقل فرمایا ہے

میرے خیال میں تو حوالے کافی ہو گئے اور اب بھی جو اس کے بعد نہ مانے بس اللہ کی طرف سے گمراہی اس کا مقدر بن چکی ہے......آیئے! خصائص مصطفیٰ ﷺ کے روشن پہلوؤں میں سے ایک نکھرے ہوئے روشن پہلو کو بیان کرنے والی حدیث پاک سماعت فرمائیں...... براہ مہربانی توجہ سے سماعت فرمایئے گا......حدیث مبارکہ کا پورا عربی متن ہے......عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں

كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُوْحَى اِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِيْ حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه

رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا

سبحان اللہ......آیئے حدیث مبارکہ کا بقیہ حصہ آگے سنیے اور جھوم جھوم کر درود مصطفیٰ ﷺ پڑھیے......کہ

فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ

(حضرت علی رضی اللہ عنہ) نماز عصر نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(سرور کونین ﷺ) نے دعا فرمائی یوں......کہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَلِيًّا فِيْ طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ

Scanned with CamScanner

قَالَتْ أُسْمَاءُ رضی اللہ عنہا فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَاغَرَبَتْ

خصائص الکبریٰ	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۱۳۷
سیرت حلبیہ	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۱۰۳

ترجمہ: سید کائنات ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ بے شک علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹادے

آیئے میری بہنو! آپ نے یہ تو سن لیا کہ سورج غروب ہو گیا حضرت علی کی نماز رہ گی آپ ﷺ نے دعا فرمائی.....تو آگے سے اللہ کا جواب یہ نہیں آیا کہ یہ تو میرے قانون کے خلاف ہے..... ایسا تو نہیں ہو سکتا.....نہیں نہیں ایسا تو نہیں ہوا۔

آیئے حدیث پاک کو روایت فرمانے والیں حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَاغَرَبَتْ

میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور اس کے بعد واپس لوٹتے ہوئے بھی دیکھا (یعنی طلوع ہوتے ہوئے)

قابل قدر عزیز از جان میری بہنو!

اب یہ حدیث پاک سماعت فرمانے کے بعد کیسے ایمان تازہ ہوا ہے؟

بتایئے آپ بھی تاریخ پڑھتی ہیں.....میرے سامنے پڑھی لکھی سامعات تشریف فرما ہیں.....میرا آپ سب سے سوال ہے کہ سید کائنات ﷺ کی ذات مبارکہ کے علاوہ بھی آپ نے ایسی دعا کسی کی سنی ہو؟ یا کسی کے خصائص میں سے یہ بات لکھی ہوئی پڑھی ہو کہ غروب ہوجانے والا سورج بھی دعا سے پلٹ آئے؟

میرے امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.....کہ

کل سے بالا رسل سے اعلیٰ
اجلال و جلال مصطفائی ﷺ
محبوب و محب کی ملک ہے اک
کونین ہیں مال مصطفائی ﷺ

ہاں تو یہ بات بھی ذہن میں رکھنا کہ ہم اکیلے ہی خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے نہیں کر رہے.....بلکہ:

انبیاء کرام بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
صحابہ کرام بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
تابعین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
تبع تابعین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
مفسرین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
محدثین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
عاملین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
معلمین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
متعلمین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
مورخین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
مصنفین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
مؤلفین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
محققین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں
مفکرین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں

Scanned with CamScanner

مجتہدین بھی ...... خصائص مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں

محفل میلاد میں بیٹھنے والی خوش نصیبو!

ہم نے ابھی اپنے موضوع کو اکٹھا کریں ...... یعنی اپنی بات کو اپنے موضوع کو وقت کے مطابق مکمل کرنا ہے ویسے تو یہ موضوع کائنات کا موضوع ہے...... جو

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کے تحت جب سے خدا نے چاہا اس وقت سے شروع ہے اور جب تک خدا چاہے گا یہ شروع رہے گا...... ہم تو صرف اپنے اپنے انداز سے بیان کر کے صرف حصہ ہی ڈالنے والوں میں سے ہیں

مجھے اس بات کا مکمل احساس ہے...... کہ ہم اس کریم ہستی پاک کے خصائص کس طرح سے بیان کر سکتے ہیں...... کہ جبریل امین جن کی طرف اللہ کے پیغام لیکر آتے ہوں...... صرف مجھے وقت کا احساس ہے کہ کہیں وقت زیادہ نہ ہو جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو بعض اوقات انتظامیہ ناراض ہو جاتی ہے...... اس لئے میں انشاء اللہ اپنی بات کو مقررہ وقت پر ہی مکمل کرنا چاہوں گی...... اور اگر جو آج کی نشست میں بیان ہوا ہے یہ ہی میرے خیال میں یاد رہ جائے تو کافی ہے...... ہم تو بات خصائص مصطفیٰ ﷺ کی رفعت مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے کر رہی ہیں...... اور درمیان میں ابھی حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا نام بھی آ گیا...... تو چلو خصائص مصطفیٰ ﷺ بیان کرتے ہوئے......

ایک اصول ...... جبرائیل امین علیہ السلام سے کالے لیتے ہیں

ایک طریقہ ...... جبرائیل امین علیہ السلام سے سیکھ لیتے ہیں

ایک مسئلہ ...... جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھ لیتے ہیں

ایک بات ...... جبرائیل امین علیہ السلام سے حاصل کرتے ہیں

ایک نعت ...... جبرائیل امین علیہ السلام سے سن لیتے ہیں

مشہور زمانہ امام اور محدثین میں بلند پایہ محدث حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ''فضائل الصحابہ'' کی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۲۸ پر ایک روایت نقل فرمائی ہے امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو ''مسند الفردوس'' جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۸۷ پر روایت کیا ہے...... اور حوالہ بھی نوٹ کرتے چلئے کہ حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روشن حدیث مبارکہ کو کتاب ''دلائل النبوۃ'' جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۶ پر بیان کیا ہے...... کہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ:

آپ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا!

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ

مسند الفردوس	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۱۸۷
دلائل النبوہ	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۱۷۶

ترجمہ: میں نے زمین کے تمام اطراف واکناف کے گوشے گوشے کو دیکھا ہے مگر میں نے محمد ﷺ سے افضل کسی کو نہیں پایا۔

سب محبت سے کہہ دیجئے...... سبحان اللہ

کیا اچھا فیصلہ سنایا ہے...... جبرائیل امین علیہ السلام نے

کیا پیارا قصیدہ سنایا ہے...... جبرائیل امین علیہ السلام نے

اور کیا کہنے میرے آقا ﷺ کی عظمت اور شان کے...... کہ جس نوری فرشتے کو ہر نبی اور ہر رسول کی بارگاہ میں حاضری دینے کا شرف حاصل ہے وہ کہہ رہا ہے...... کہ

Scanned with CamScanner

فَلَمْ أَجِدْ رَجُلاً أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ

میں نے کسی کو محمد ﷺ سے افضل نہیں پایا

تو آئیے...... دیکھئے میرے امام...... میرے پاکیزہ مسلک کے فصیح اور غیور ترجمان...... مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب قلم کو تحریر کی پرواز دی ہے......اور یاقوت ومرجان سے زیادہ قابل موتیوں سے حسین الفاظ کو جوڑ کر فرمایا......کہ

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

بول بالا تو سارے نورانی مان رہے ہیں......میرے آقا، سید کائنات ﷺ کا کیونکہ نہ ایسی شان پہلے کسی کو عطا کی گئی اور بعد والوں کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا......اللہ نے اپنے محبوب ﷺ پر اپنے انعام واکرام کو تمام فردیا......اور یہ سلسلہ قیامت تک

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

(کنز الایمان)

کے تحت ابھی جاری ہے اور آخرت میں تو انعام واکرام کی حد اللہ ہی جانتا ہے، ......کیونکہ خالق کائنات نے خود ارشاد فرمایا ہے......کہ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰى

ترجمہ: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے

(کنز الایمان)

دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم آقا ﷺ کو تاجدار بنایا...... اور آخرت میں بھی تاجدار بنانے کا وعدہ فرمایا اور اس لئے تو میرے امام نے کیا خوب کہا ہے......کہ:

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

ہاں تو دیتا تو وہی ہے ...... جو اللہ کی طرف......سے مختار بنایا گیا ہو
عنایت تو وہی کرتا ہے ...... جو اللہ کی طرف سے......مالک بنایا گیا ہو

آپ ﷺ کا یہ فرمان......کہ

وَاللّٰهُ يُعْطِي وَاَنَا قَاسِمٌ

ترجمہ: اللہ دینے والا ہے اور میں قاسم ہوں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خالق کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کو کیا دیا کیسے دیا؟ کتنا دیا؟ جو آپ ﷺ تقسیم فرما رہے ہیں تو مجھے آج کی اس باوقار روحانی نشست میں ایک حدیث پاک پیش کرنی ہے......جس کے بعد آپ سامعات سے اجازت لینی ہے تو آیئے وہ حدیث پاک سماعت فرمائیں

اس حدیث پاک کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے مسند احمد بن حنبل میں روایت کیا ہے......اور امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک ''مسند الفردوس'' جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۰۰ پر روایت کی ہے

حدیث کے راوی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُوْتِيْتُ بِمَقَالِيْدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ

مسند الفردوس	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۴۰۰

Scanned with CamScanner

مسند امام احمد بن حنبل	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۳۲۷

ترجمہ: نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ریشمی کپڑے کی جھالر والے گھوڑے پر دنیا کی کنجیاں عطا کی گئیں۔

محترم سامعات!

اب لینے والوں اور درِ اقدس کے گداؤں کا یہ حق بنتا ہے کہ درِ اقدس پر جھولیاں پھیلائے ہوئے آئیں اور یہ صدائیں لگاتے ہوئے آئیں...... کہ:

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

وما علینا الا البلاغ

موضوع مدحت مصطفی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡم

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِيۡدِ ○

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيۡرًا ○

صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا سَيِّدِىۡ يَا رَسُوۡلَ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ يَا سَيِّدِىۡ يَا حَبِيۡبَ اللّٰه

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
شمع دل مشکوۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے نگر میں رہنے والی سامعات

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آج کی باوقار اور ہر دلعزیز اور دلپذیر محفل پاک میں جہاں میں ناچیز اور آپ سب سامعات ذکر خدا اور مدحتِ محبوب خدا ﷺ سننے اور سنانے کی غرض سے حاضر ہیں، اللہ جل جلالہ ہماری آج کی اس نشست کو بخیریت اختتام تک پہنچائے اور مدحتِ مصطفی ﷺ کا صدقہ اللہ

Scanned with CamScanner

ہمیں قیامت کے دن اچھے انجام تک پہنچائے...... پچھلے سال کی طرح اس مرتبہ بھی ہماری بانی محفل باجی صاحبہ نے انتہائی محبت اور خلوص کیساتھ محفل کا سارا انتظام فرمایا ہے...... دعا کیجئے جس عقیدت بھرے خلوص کے ساتھ ان محترمہ نے ذکر رسالت ﷺ سننے اور سنانے کا انتظام فرمایا اور محفل کو ہر حوالے سے حسین بلکہ حسین تر...... بنایا اللہ اسی طرح ہمارے سینوں میں ہمارے دلوں کو محبت رسالت ﷺ سے سجائے اور قیامت کے دن ہمیں سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے امام المرسلین ﷺ بابا جان کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائے...... ذرا محبت سے کہہ دیجئے...... آمین

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

جو پچھلے سال اس سالانہ ذکر مصطفیٰ ﷺ کانفرنس میں میری مائیں اور بہنیں موجود تھیں انہیں شاید یہ بات یاد ہو کہ گزشتہ سال ہمارا موضوع نعت مصطفیٰ ﷺ تھا اور اپنی حقیقی چاشنی اور رفعتوں کے اعتبار سے یقیناً یہ موضوع ایک ”دلنشیں موضوع“ ہے اور سامعات کی عقیدت اور لگن اور حسن انتخاب کو میں انتہائی خلوص سے سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے آج بھی مجھ ناچیز سے اسی طرح کا ایک موضوع دلبہار سننے کی خواہش ظاہر کی ہے...... تو ابھی میں آپ کی خادمہ ناچیز نے قرآن پاک کی ایک آیت مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے...... یقیناً جو میری معزز و مکرم سامعات اس محفل کے شروع سے محفل میں موجود ہیں انہوں نے یہ آیت مقدسہ سنی ہے جو میں ناچیز نے مدحت مصطفیٰ ﷺ کے ”موضوع“ کو بیان کرنے کیلئے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور آپ سامعات نے بھی سننے کا شرف اور سعادت حاصل کی ہے...... تو آیئے ایک مرتبہ پھر اسی آیت مقدسہ کو عنوان تقریر کے طور پر تلاوت کرتے ہیں...... کہ اللہ

نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاo وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

قابل قدر سامعات!

میں نے ابھی حصول برکت کیلئے دو آیات مقدسہ تلاوت کی ہے ویسے ہم آج مدحت مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا کے ارشاد خداوندی پر ہی بات کریں گے ویسے تو اگر شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا پر بھی بات کی جائے تو مدحت مصطفیٰ ﷺ کے بے شمار روشن پہلو پڑھنے والے اور سننے والے پر اجاگر ہوتے ہیں لیکن میں نے آج سامعات کی خواہش اور ذوق کا احترام کیا ہے اور ان کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے قرآن کریم کی آیت مقدسہ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا کو ہی مدحت مصطفیٰ ﷺ کا حوالہ بنایا ہے

قابل قدر اور داتا کے نگر میں بسنے والی سامعات!

آج کے موضوع مدحت مصطفیٰ ﷺ کے پر کیف حوالے سے جو آیت مقدسہ میں ناچیز نے ابھی بار دیگر تلاوت کی ہے...... آیئے پہلے ابتدا ہی میں اس آیت کی مختصر تفسیر پر بات کرتے ہیں...... کہ جلیل القدر مفسرین کرام نے اس آیت مقدسہ کے حوالے سے کس طرح قلم کو جنبش دی ہے...... اور قرطاس کا سینہ روشن کیا ہے...... تو ہم

بات کرتے ہیں وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا پر کہ اس آیت میں سید کائنات ﷺ کو اللہ کی بار گاہ سے (اَلسِّرَاج) کا لقب حسین عطا ہوا ہے...... مختلف مسالک کے علماء نے اپنی تحقیق اور علمی قابلیت کے مطابق بے شمار الفاظ کے معانی اور معارف بیان کئے ہیں...... تو آج میں اپنے موضوع کو کسی مسلکی اختلاف کی نظر نہیں کرنا چاہتی...... اور آج موضوع بھی دلوں میں اترنے والا ہے...... اور ہر سو محبتوں کی خوشبو بکھیرنے والا ہے...... تو آیئے پہلے ہم اس آیت مقدسہ کے اندر استعمال ہونے والے لفظ "اَلسِّرَاج" پر بات کرتے ہیں اور وقت کے مطابق گفتگو کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اسلام کے مشہور و معروف محقق علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے "اَلسِّرَاج" کے بارے میں فرمایا ہے...... کہ!

"اَلسِّرَاج" ...... يُعَبَّرُ بِهٖ عَنْ كُلِّ مُضِيْءٍ

ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی "اَلسِّرَاج" کہتے ہیں

(المفردات صفحہ ۴۱۸...... مطبوعہ کراچی)

اور یاد رکھیے...... کہ ہمارا آج کی محفل میں موضوع حسین مدحت مصطفیٰ ﷺ ہی ہے...... لیکن اکابرین کی چند تحقیقی باتیں میں ابتدا میں اپنے موضوع کی مضبوطی کیلئے عرض کروں گی...... بے شمار جلیل القدر مفسرین نے یہ بات انتہائی نفاست سے لکھی ہے...... کہ یہ آیت مقدسہ...... آیت کلام خدا بھی ہے اور ذریعۂ مدحت مصطفیٰ ﷺ بھی ہے...... ابھی علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ "اَلسِّرَاج" کے حوالے سے ایک نکھرا ہوا قول مبارک پیش کیا گیا ہے...... ویسے اس تمام ارض خاکی کو روشنی پہنچانے والے سورج کو بھی اللہ نے "اَلسِّرَاج" کہا ہے...... جس طرح کہ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے۔

وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا

اور اس معنیٰ کو بھی ذہن نشین کر لیجئے اور آگے میں قرآن کی ایک آیت مقدسہ کا کچھ حصہ اور تلاوت کرتی ہوں...... مثلاً

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا

اور ہم نے بنایا چراغ سورج چمکتا ہوا

آیئے تو بات شروع ہو رہی ہے میری بہنو......! گھبرانا نہیں ابھی تو آپ کو میرے ساتھ ذوق اور شوق کی شاہراہ پر ایک انتہائی لمبا سفر کرنا ہے...... کہ قرآن میں خالق کائنات نے کس محبت اور عنایت کے ساتھ اپنے حبیب ﷺ کی مدحت یعنی تعریف فرمائی ہے آیئے اس سِرَاجًا مُّنِیْرًا والی آیت قرآن کو ذہن میں رکھئے اور ایک دوسرے مشہور معروف نامور محقق کا قول سماعت کیجئے...... محبت کے آفاق پر چمکنے والی کتاب ہے "زرقانی شریف" اور اس روشن کتاب کی جلد نمبر ۸ ہے اور اگر حوالہ دیکھنا ہو اور خود عبارت پڑھ کر دل کیلئے سکون و قرار کا سرمایہ مہیا کرنا ہو تو اس کتاب کا صفحہ نمبر ۱۷۱ ہے

لو ہم نے حوالہ بھی عرض کر دیا...... اور اب آیئے اس میں تحریر کیا ہے؟ اس روشن کتاب معرفت میں علامہ محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول حسین یوں رقم ہے...... کہ

سُمِّيَ السِّرَاجَ لِاَنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ السِّرَاجُ الْكَثِيْرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ ضَوْئِهٖ

زرقانی شریف	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۱۷۱

ترجمہ: نبی مکرم ﷺ کا اسم شریف "السِّرَاج" اس لئے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کئی چراغ روشن کئے جاتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں کسی طرح

کی کمی نہیں ہوتی۔

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

مدحت مصطفیٰ ﷺ میں وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا اس لئے فرمایا گیا ہے......کہ سب سے پہلے آپ ﷺ کے نور کو تخلیق کیا گیا اور اس کے فیض سے پھر پوری کائنات کی ہر ہر شے کو وجود دیا گیا ہے...... میں ابھی اس پر تفصیل سے بات کرتی ہوں......لیکن پہلے ایک اور محدث کا قول پیش کرنے کے بعد انشاء اللہ بات آگے آسانی سے بڑھ سکے گی میری مراد حضرت علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو عالم اسلام میں ''شارح بخاری شریف'' کے نام سے بھی جانے اور پہچانے جاتے ہیں تو حقائق کو متعارف کروانے والی کتاب ہے ''مواہب الدنیہ'' اس کتاب کی جلد نمبر ۳ ہے اور صفحہ نمبر ۱۷۱ پر ایک شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول موجود ہے......میری ساری محنت جو میں نے پچھلے دو محققین کے قول آپ سامعات کے سامنے پیش کئے ان کا خلاصہ......اور ثمر شیریں یہ قول ہے

قرآن کی آیت وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا پر بات کرتے ہوئے علامہ قسطلانی المعروف شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں......کہ:

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِى الْاِضَاءَةِ وَلَمْ يُوْصَفْ لِاَنَّ الْمُنِيْرَ
هُوَالَّذِىْ يُنِيْرُ مِنْ غَيْرِ اِحْرَاقٍ بِخَلَافِ الْوَهَّاجِ

مواہب الدنیہ	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۱۷۱

ترجمہ: سید کائنات ﷺ روشنی میں ''سراج کامل'' ہیں اور سورج کی طرح وہاج (جلانے والا) کی صفت سے متصف نہیں فرمایا گیا بلکہ ''مُنیرا'' فرمایا گیا ہے مُنیرا اس کو کہتے ہیں جو اشیاء کو روشن کرے مگر جلائے نہیں بخلاف ''وہاج'' کے وہ روشنی

کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلاتا بھی ہے۔

داتا کی نگری میں رہنے والی میری بہنو!

یہ تو تھی اکابرین کی ایک روشن تحقیق کے چند نمونے جو میں نے آپ سامعات کے گوش گزار کر دیئے......ان ساری تحقیقات کو پڑھ لینے کے بعد بھی فیصلہ یہی ہوتا ہے کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کا ہر ہر حصہ یعنی پورا قرآن ہی اصل میں حضور ﷺ کی ''نعت'' ہے ''مدحت'' ہے ''تعریف'' ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ کے چرچے ہیں۔

آپ کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ یہ باجی کہاں سے باتیں کر رہی ہے تو میری عزیز بہنو! جو باتیں میں نے پیچھے عرض کی ہیں ان کے تو الحمدللہ میں ناچیز نے حوالے بھی ساتھ ہی عرض کر دیئے اور یہ باتیں جو اب کر رہی ہوں ان کے حوالے بھی:

محبت والوں سے ملیں گے
نسبت والوں سے ملیں گے
عقیدت والوں سے ملیں گے
بصیرت والوں سے ملیں گے

کہ اس آیت مقدسہ میں قربان جاؤں......کس حسین طریقے سے مدحت مصطفیٰ ﷺ کے حسین پہلو موجود ہیں دیکھئے......علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق میرے اور آپ کے لجپال کریم آقا ﷺ کو سراج کامل یعنی سِرَاجًا مُّنِيْرًا یعنی تمام اشیائے کائنات کو روشن کرنے والا اور چمکانے والا کہا گیا ہے......یوں کہہ لیجئے...... سِرَاجًا مُّنِيْرًا:

Scanned with CamScanner

حرارت دینے والا نہیں

راحت دینے والا کہا گیا ہے

جلانے والا نہیں

چمکانے والا کہا گیا ہے

ہم بھی آج اس نتیجے کو پہنچے ہیں کہ امام مسلک حق ...... ترجمان مذہب حق ......

امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ ......

ہمیں کیا پیغام محبت دے گے ہیں؟

کیا حروف عقیدت دے گے ہیں؟

کیا درس نسبت دے گے ہیں؟

کیا سلیقۂ نعت دے گے ہیں؟

کیا طریقہ مدحت دے گے ہیں؟

کیا انداز الفت دے گے ہیں؟

آیئے آج تو موقعہ بھی بنا ہوا ہے ...... اور قرآن کی آیت مقدسہ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا پڑھنے کے بعد ماحول بھی ذوق کی مناسبت سے سجا ہوا ہے ...... ایسے میں اس پیغام محبت سے پردہ اٹھا دیا جائے اور اس ''طریقہ مدحت'' کو اپنا لیا جائے اور زمانے بھر کو بتا دیا جائے ...... کہ میرے امام، امام عاشقاں، حق مسلک کے پاسباں، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا کہا ہے آیئے سنیئے میرے امام، بریلی کے تاجدار ...... تاجدار کائنات، اصل کائنات، رحمت کائنات، معلم کائنات آقا ﷺ کی بارگاہ میں یوں عقیدت بھرے الفاظِ محبت کو سجائے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں ...... کہ:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

قابل قدر مذہب حق کی خدمتگارو!

یہاں یہی تو ایک معاملہ ہے ...... یہی تو ایک راز ہے ...... یہی تو ایک مرحلہ ہے ...... یہی تو ایک حقیقت ہے ...... یہی تو ایک نکتہ ہے ...... یہ تو ایک عقیدہ ہے کہ پہلے اس ذات محمد ﷺ کو چمکانے والا مانا جائے اور قرآن سے رہنمائی لی جائے اور پھر یوں عرض کیا جائے ...... کہ:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ہاں! ہاں! اسی لئے تو ......

مفسرین نے یہ کہا ہے

محدثین نے یہ لکھا ہے

کاملین نے پڑھایا ہے

اور اکابرین نے یہ فرمایا ہے ...... کہ

آیئے میں آپ کو پہلے ایک مقبول ترین اور بزرگ ترین محدث کا قول سناتی ہوں ......

جنہوں نے خود بھی مانا ہے

زمانے کو بھی منوایا ہے

خود بھی یہ عقیدہ اختیار کیا ہے

اور! اپنے وابستگان کو بھی بتایا ہے ...... یعنی علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے کتاب ''المیلاد النبوی ﷺ'' کے صفحہ نمبر ۹ پر فرمایا ہے کہ:

Scanned with CamScanner

سِرَاجًا لِکَوْنِنَا وَ مُنِیْرًا عَلٰی وُجُوْدِنَا

ابن جوزی	المیلاد النبوی	صفحہ نمبر ۱۷۱

ترجمہ (آپ ﷺ) ''اَلسِّــــرَاج'' ہمارے وجود کیلئے چراغ ہیں اور ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں

میری محترم سامعات!

لیجئے ہم نے اب اپنے روشن عقیدے پر امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا قول بطور روشن دلیل پیش کر دیا ہے...... یہ حقیقت ہے کہ ویسے بھی:

ہمارا کام ...... بات سنانا ہے ...... ماننا آپ نے ہے
ہمارا کام ...... نکتہ سمجھانا ہے ...... سمجھنا آپ نے ہے
ہمارا کام ...... مسئلہ بتانا ہے ...... یاد رکھنا آپ نے ہے
ہمارا کام ...... قول پیش کرنا ہے ...... پرکھنا آپ نے ہے

اور میرے خیال میں عالم اسلام کے ایک مشہور ترین محدث نے مدحت مصطفیٰ ﷺ میں جو قول پیش کیا یہ قول مبارک سننے کے بعد تو عقیدے نکھر جانے چاہیئے...... رابطے بحال ہو جانے چاہئے اور زبان سے یہ الفاظ محبت جاری ہو جانے چاہیئے...... کہ:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

محترم سامعات!

مجھے یہ بات بھی یہاں عرض کرنی ہے کہ اصل بات تو نسبت کی اور کامل ایمان رکھنے کی ہے...... جب سید کائنات ﷺ کی ذات پاک سے قلبی تعلق ہوگا تو

پھر ہی اس بارگاہ سے نورانی فیض بھی حاصل ہوگا اور اگر تعلق نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں

ہمارے اکابرین اہلسنت و جماعت نے قرآنی احکامات کو مانتے ہوئے اور صحابہ کرام کے ارشادات سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے تمام وابستگان کو سید کائنات ﷺ سے محبت کا قلبی تعلق بحال رکھنے کی ہر لحہ نصیحت فرمائی ہے......

بلکہ قرآن میں یہ تعلق مضبوط رکھنے کی رغبت اور نصیحت خالق کائنات نے بتائی ہے ......آیئے قرآن پڑھیے...... چومئے قرآن چوم کر کھولئے قرآن......ارشاد باری تعالیٰ ہے......کہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور ابھی آپ نے قرآن کی آیت مقدسہ بمعہ ترجمہ سماعت فرمائی ہے تو ایک حقیقت ہے کہ تعلق مضبوط ہوگا تو اتباع بھی کامل ہوگی...... اگر سید کائنات ﷺ سے قلبی تعلق ہی کمزور ہوا تو پھر اتباع کا معیار کیا ہوگا پھر آپ سب جانتی ہیں......آیئے بات کرتے کرتے تھوڑی دیر کے لئے اس لفظ ''تعلق'' پر بات کرتے ہیں ''تعلق'' کے معنیٰ اہل علم نے اس طرح سے بیان کیے ہیں کہ:

تعلق ...... کا معنیٰ لگاؤ ہے
تعلق ...... کا معنیٰ میلان ہے

Scanned with CamScanner

تعلق	کا	معنیٰ	ملاپ	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	نزدیکی	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	ملاقات	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	وصل	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	رابطہ	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	واسطہ	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	آشنائی	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	نسبت	ہے
تعلق	کا	معنیٰ	قربت	ہے

ہاں تو میری بہنو!

یہ تو ایک واضح اور روشن اصول ہے کہ اگر کسی کے ساتھ قریبی تعلق قائم کرنا ہو تو اس کیلئے اس محبوب کی طرف جھکاؤ نہ ہو تو لگاؤ پیدا نہیں ہوتا......اور لگاؤ نہ ہو تو رجحان جنم نہیں لیتا......رجحان نہ ہو تو رغبت کے بیج نہیں بوئے جا سکتے......رغبت نہ ہو تو علاقہ کی ابتدا نہیں ہوتی......اگر علاقہ نہ ہو تو محبوب سے میلان نصیب نہیں ہوتا......میلان نہ ہو تو سروکار میسر نہیں آتا......سروکار نہ ہو تو محبوب سے رابطہ پیدا نہیں ہوتا......اگر دلدار سے واسطہ نہ ہو تو شناسائی کی دولت عیاں نہیں ہوتی...... اور اگر محبوب سے شناسائی نہ ہو تو آشنائی کبھی بھی کسی محبت کے قدم نہیں چومتی......اور یقیناً محبوب سے آشنائی ہی اس ذات سے روحانی قلبی تعلق کا سبب ہوتی ہے......جب محبوب کی ذات کی عظمتوں اور رفعتوں سے آشنائی ہو تو پھر جا کر گوہرِ محبت کی ہوا قلبِ محبت کو معطر اور مطہر کرتی ہے اور جب آشنائی کی دولت حاصل کرنے کے بعد دل کی تاریں اپنے کریم محبوب ﷺ سے مل جائیں......تو

پھر یہ صدائے، صدائے قلب جاں بن کر دل سے نکلتی ہے اور وہ صرف بریلی شریف تک ہی نہیں رہتی بلکہ عالم اسلام کے کونے کونے......عالم اسلام کے گوشے گوشے میں جہاں ناموس رسالت ﷺ پر سر کٹانے والے موجود ہوتے ہیں......وہیں وہیں سے یہ صدائے دلنواز دلوں میں اتر کر حقیقی سکون و راحت نصیب کرتی ہے اور زبان مدح سرائی کی لطافتیں حاصل کرتے ہوئے یوں کہتی ہے......کہ:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

دررسول ﷺ سے تعلق رکھنے والی سامعات!

بات تو انشاء اللہ اسی طرح آگے بڑھتی رہے گی......اور انشاء اللہ مدحت مصطفی ﷺ ہوتی رہے گی......اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا

ترجمہ: اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

میرے خیال میں قرآن میں میرے آقا ﷺ کی یہ نعت جس شان سے بیان ہوئی ہے اگر اس پر ہی بات کی جائے تو یقیناً ہماری زندگیاں اس پہلو پر بات کرنے کیلئے ناکافی ہیں......کماحقہ بیان کرنا تو کسی کے بس میں نہیں تو یہ حق تو صرف اور صرف رب کائنات ہی ادا کر سکتا ہے ہم تو مدحت مصطفی ﷺ کر کے صرف مدح سرائی میں حصہ ڈال کر اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کرتے ہیں...... یقین جانیئے جب بھی مدحت مصطفی ﷺ پر بات کرنے لگیں تو اپنی ذات میں کمی اور اُس بلند شان کے اوصاف کے صحیح طریقے سے نہ بیان کر پانے کا احساس دل و دماغ کو اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے......اور مدح سراء اس موضوع پر بات

کرتے ہوئے انتہائی عاجزی سے جھک جاتا ہے کہ ہماری زندگیاں تو اسی موضوع پر بات کرتے ہوئے ختم ہو رہی ہیں......اور یہ بلند شان موضوع ہے کہ اس کا ابھی ایک باب بھی پورا نہ ہوا......تو بس میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ اپنے اکابرین سے مدحت مصطفی ﷺ کے چند نمونے پیش کر کے محمد مصطفی ﷺ کے ثنا خوانوں میں اپنا نام لکھواتے ہیں......آج کے موضوع پر روشن چمکنے والی اس آیت قرآن وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا پر ہم بات کرتے ہوئے اپنا وقت حاضری پورا کرنا چاہتے ہیں......تو میرا خیال ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ بجائے اس بات کے کہ ہم اپنے موضوع کو صرف اشعار کی نظر کر کے وقت پورا کریں اس سے بہتر ہے کہ اپنے اکابرین......اپنے قائدین......اپنے اسلاف کے اقوال بیان کیے جائیں تو مفسرین سے قرآن پاک کی تفاسیر میں بیان کیے ہیں یا محدثین نے احادیث کی شرح کرتے ہوئے بیان کیے ہیں تا کہ اپنے عقائد کی ترجمانی بھی ہوتی رہے......اور علمی گفتگو سننے اور سنانے سے وابستگی بھی رہے اور اپنے اکابرین کا حسن نظر بھی سب پر ظاہر ہوتا جائے......ابھی تھوڑی دیر پہلے میں ناچیز نے مفسرین اور محدثین کے اقوال اس مدحت مصطفی ﷺ کی ترجمانی کرنے والی آیت مقدسہ کے بارے میں پیش کیے تھے......اسی طرح میں چاہتی ہوں گا ہے بگائے ایک مستند......قول بحوالہ قول......نکھرا ہوا قول، سلجھا ہوا قول......محبت رسول ﷺ سے مزین قول، اور علمی حوالے سے روشن قول پیش کرتے جائیں......تا کہ جب تقریر اپنے اختتام کو پہنچے تو اس میں نا صرف اشعار اور لفاظی کی بر مار ہو بلکہ مفسرین کرام اور اکابرین محدثین کرام کے اقوال کا ایک خوبصورت سر سبز ذخیرہ بھی ہمارے دامن میں موجود ہو

تو آیئے سنیئے......عالم اسلام میں سے شاید ہی کوئی صاحب علم ہو گا کہ جو اس

تفسیر کے نام سے اور اس میں بیان ہونے والے علمی حقائق سے واقف نہیں ہو گا، ورنہ ہر صاحب علم اور علماء کرام سے وابستگی رکھنے والا اس تفسیر کا نام جانتا ہو گا......تو آیئے میں نام بھی عرض کیے دیتی ہوں،......تفسیر کا نام ہے ''تفسیر کبیر'' اور مفسر ہیں باطلین کے لئے دین حق کے مجاہد اور غازی یعنی امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تو مشہور زمانہ مفسر قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی سورۃ الاحزاب کی تفسیر فرماتے ہوئے......اور اس آیت مقدسہ جو کہ قرآن کے لاریب نسخے میں مدحت مصطفی ﷺ بیان کر رہی ہے......یعنی آیت مقدسہ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا اسی آیت مقدسہ کے تحت بات کرتے ہوئے اور تفسیر قرآن لکھتے ہوئے حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... پڑھئے

تفسیر کبیر:

قَالَ فِیْ حَقِّ النَّبِیِّ ﷺ سِرَاجًا وَ لَمْ یَقُلْ اِنَّهٗ شَمْسٌ مَعَ اِنَّ النَّهَارَ اَشْهُرُ اَضَاءَةً مِنَ السِّرَاجِ لِفَوَائِدَ مِنْهَا اِنَّ الشَّمْسَ نُوْرُهَا لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا شَیْءٌ وَالسِّرَاجُ یُؤْخَذُ مِنْهُ اَنْوَارٌ کَثِیْرَةٌ

تفسیر کبیر	پارہ نمبر۲۲	سورۃ الاحزاب

ترجمہ: (امام رازی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اللہ نے نبی مکرم ﷺ کے حق میں السراج فرمایا (یعنی روشن چراغ) اور شمس نہ فرمایا حالانکہ سورج کی روشنی زیادہ ہوتی ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شمس کا نور اخذ نہیں کیا جاتا بخلاف چراغ کے، کیونکہ اس سے انوار کثیرہ حاصل کیے جاتے ہیں

داتا کی نگری میں بسنے والی میری بہنو!

ابھی آپ نے سماعت فرمایا کہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ قرآنی

Scanned with CamScanner

آیات کی تفسیر بھی کر دی اور اپنے الفاظ پڑھنے والوں کیلئے ایک محبت رسول ﷺ کا نمونہ اور درس بھی چھوڑ دیا...... اللہ نے سید کائنات ﷺ کی شان کو رفعتیں اور عظمتیں دیتے ہوئے آپ ﷺ کو روشن چراغ قرار دیا اور ''شمس'' نہیں کہا یعنی سورج...... حالانکہ اس بات سے تو ہر صاحب علم آگاہ ہے کہ روشنی سورج کی زیادہ ہوتی ہے لیکن اس سے روشنی اخذ نہیں کی جاتی...... اور آپ ﷺ کو

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا

اسلئے فرمایا گیا کہ یوم عہد میثاق سے آج تک اور آج سے قیامت تک يُؤْخَذُ مِنْهُ اَنْوَارِ كَثِيْرَة آپ ﷺ سے انوار کثیرہ حاصل کیے جا رہے ہیں۔

رحمتیں حاصل کی جا رہی ہیں
برکتیں حاصل کی جا رہی ہیں
سعادتیں حاصل کی جا رہی ہیں
عنائتیں حاصل کی جا رہی ہیں

دیکھئے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے سال پہلے تفسیر کبیر میں اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں لکھا ہے...... کہ:

يُؤْخَذُ مِنْهُ اَنْوَارِ كَثِيْرَة

ان سے انوار کثیرہ حاصل کیے جاتے ہیں

اور میرے امام، ملت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بعد بھی اسی عقیدے کی ترجمانی کی...... اسی رابطے کی نگہبانی کی...... اور ان الفاظ میں سید کائنات ﷺ کی مدح خوانی کی...... کہ یارسول اللہ ﷺ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

کیونکہ!

آپ ﷺ کے ظاہری پردہ فرما جانے کے بعد آج صدیاں گزر گئیں لیکن:

آج بھی امتیوں کو
آج بھی گداؤں کو
آج بھی نام لیواؤں کو
آج بھی ثنا خوانوں کو
آج بھی مدح خوانوں کو

آپ ﷺ کے در اقدس اور آپ ﷺ کی عظیم تر بارگاہ سے روحانی فیض اور حقیقی انوار وتجلیات کی نعمت حاصل ہو رہی ہے...... لیکن تاریخ گواہ ہے...... کہ آج تک کبھی بھی اس مرکز انوار ہدایت کی تجلیات میں ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوئی...... بلکہ اگر کوئی منافقت کے سبب سے اس فیض سے اس عظیم تر بارگاہ سے منہ موڑنا چاہے تو اس کو بھی قرآن کہہ رہا ہے...... کہ:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

قرآن حکیم	پارہ نمبر ۲۸	آیت نمبر ۸

ترجمہ: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے چاہے برا مانیں کافر۔

قابل قدر سامعات اور طالبات!

آخر کار اس بات کو تسلیم کیے بغیر گزارہ نظر نہیں آتا کہ آج تک مرکز انوار سے انوار وتجلیات کی تقسیم میں کسی طرح سے بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی...... اس لئے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا فرمایا ہے

Scanned with CamScanner

آیئے مجھے اس بے نظیر ذوق کے اوقات میں ایک مستند محقق اور باعمل عالم دین اور مستند مفسر قرآن مبین کا قول بھی اس آیت مقدسہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہوا یاد آ رہا ہے...... اگر میرے خیال میں آج کی گفتگو میں اس مبارک اور روشن قول کو بھی شامل کر لیا جائے تو یقیناً محفل کے ذوق میں اضافہ ہوگا...... تو وہ جلیل القدر مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ہیں...... اور ہم نے ابھی بات کی کہ کب سے اس نور محمدی ﷺ کا فیض تقسیم ہو رہا ہے مگر مرکز انوار وتجلیات میں ایک پل بھر کیلئے بھی کمی واقع نہیں ہوئی...... تو علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے تائید حاصل کرتے ہیں...... تفسیر ''روح البیان'' ہے اس روشن تفسیر قرآن کی جلد نمبر ۷ ہے اور صفحہ نمبر ۱۹۷ ہے ہاں یہ حوالہ عربی والی تفسیر کا ہے جو ''مصر'' سے چھپی ہے...... علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں...... کہ:

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ

تفسیر روح البیان	جلد نمبر ۷	صفحہ نمبر ۱۹۷

ترجمہ: بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کیے جا سکتے ہیں لیکن پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آیئے! ...... کوئی یہ ہی نہ سوچتا پھرے اور اپنے دل کی بات دل ہی میں لے کر نہ چلا جائے...... یعنی ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ بات آ جائے کہ کیا اس بات کو سارے مانتے ہیں جو قول ابھی آپ کو سنایا گیا؟ تو آیئے اس کا جواب بھی علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی تحریر اور تفسیر کبیر سے حاصل کریں...... آپ فرماتے ہیں

وَقَدِ اتَّفَقَ اَهْلُ الظَّاهِرِ وَ الشُّهُوْدِ عَلٰی

یعنی اس حقیقت پر جملہ اہل ظاہر اور شہود کا اتفاق ہے

اب آگے سوال یہ پیدا ہوا...... کہ

یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ ایک چراغ سے ہزار چراغ بھی روشن کئے جائیں تو اس پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی فرق نہیں آتا

اتفاق کس بات پر ہے؟ آیئے آگے سنیئے عبارت تفسیر یہ ہے کہ:

اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ جَمِيعَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْ نُوْرِهِ شَيْءٌ

تفسیر روح البیان	جلد نمبر ۷	صفحہ نمبر ۱۹۷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے نور محمد ﷺ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو پیدا فرمایا اور حضور ﷺ کے نور مبارک میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

قابل قدر سامعات!

تو اب بات اس سے آگے بڑھاتے ہیں کہ یہ بات تو ثابت ہوگی کہ آپ ﷺ کو ''سِرَاجًا مُّنِيْرًا'' کہنے میں کیا حکمت تھی...... اصل میں یہ جو عبارات اور مفسرین کے اقوال ہم نے پیش کئے ہیں...... اگر باریک بینی سے دیکھا جائے تو یہ سب مدحت مصطفی ﷺ کے گوشے ہیں جن کو ہر مدح سراء نے اپنے آقا...... کائنات کے آقا ﷺ کے بے مثال دربار میں پیش کیا ہے...... میری ایک عادت ہے کہ میں اپنے موضوع پر ہی بات کرتی ہوں میرا یہ طریقہ بالکل ہی نہیں ہے...... کہ خطاب شروع کہیں سے کیا اور اس کا اختتام کسی دور دراز علاقے میں جا کر کیا...... ہمارا موضوع ہے قرآن میں مدحت مصطفی ﷺ کے گوشوں پر بات کرنا اور الحمد للہ ہم نے اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ایک آیت سے بات شروع کی ہے اور ابھی تک تا حال اسی آیت پر

Scanned with CamScanner

بات کر رہے ہیں ابھی آپ نے علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا نفاست بھرا قول سماعت فرمایا تو اب تو یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ نور کی سرکار سے سارے اولین اور سابقین والے سب صدقہ نور حاصل کر رہے ہیں۔ اسی لئے تو میرے امام یوں نور کی سرکار سے چمک مانگ رہے ہیں......کہ:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

قرآن کی آیت مقدسہ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا کا ورد کرتے چلیئے......اور نور کی سرکار کا صدقہ قلوب میں نور کی چمک لیتے چلیئے اور یوں کہتے چلیئے......کہ:

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

اور!

اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰي خَلَقَ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ

تفسیر روح البیان	جلد نمبر ۷	صفحہ نمبر ۱۹۷

والی تفسیر کبیر کی روشن عبارت پر بھی نظریں جمائے رکھئے اور محبت وعقیدت سے ایک مرتبہ یوں پڑھ لیجئے......کہ:

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

اور آگے امام اہلسنت کا حسن بیان دیکھئے......کہ لکھتے ہیں

یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیۂ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنیٰ نور کا

ہاں تو اب سنتے چلیئے مدحت مصطفیٰ ﷺ کا شرف پانے والے بابرکت اشعار اور محبت رسول ﷺ میں جھومتے جایئے......کہ:

انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

مسلکِ حق کی خدمتگارو!

یہ بات تو روز روشن کی طرح پہلے سے ثابت ہے کہ مرکز انوار، منبع انوار سید کائنات ﷺ کی ذات پاک ہے اور تمام انبیاء کرام نے نور مصطفیٰ ﷺ سے فیض پایا ہے......اور اللہ نے اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ سید کائنات ﷺ کی شان وعظمت کو ہر دور میں بلند فرمایا ہے......اسی لئے تو قرآن میں آپ ﷺ کو شمس نہیں کہا گیا......قمر (چاند) نہیں کہا گیا......اس جگہ بھی خاصہ غور طلب مقام تھا کہ آخر یہ القابات کیوں نہیں دیئے گے......تو ایسے میں نظر علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک حسین قول پر ٹھہرتی ہے......کہ:

لِاَنَّهٗ لَا يُوْجِدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا كَوْكَبٌ

ترجمہ: کیونکہ قیامت کے دن نہ سورج رہے گا اور نہ چاند رہے گا اور نہ ہی ستارے رہیں گے۔

لیکن میری عزیز از جان بہنو!

سید کائنات ﷺ کی رفعتوں کے چرچے تو روز قیامت بھی ہوں گے......اس لئے سید کائنات ﷺ کی ذات پاک کو شمس وقمر میں سے کوئی نام نہیں دیا گیا...... جب قیامت کا دن ہوگا نفسا نفسی کا عالم ہوگا جس دن کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ جس دن سب کچھ فنا ہو جائے گا......لیکن اس دن بھی

اللہ کے اذن پاک سے سید کائنات ﷺ کی رحمت...... آپ ﷺ کی عظمت...... آپ ﷺ کی شناعت کا بول بالا ہوگا...... بلکہ! اہل محبت تو یوں کہہ گئے ہیں...... کہ:

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

جس دن کسی کی بات بھی نہ چلے گی...... جس دن کسی کی بگڑی نہ بنے گی...... اور اس دن بھی اذن الٰہی سے سید کائنات ﷺ ہی غلاموں کی بندہ نوازی فرمائیں گے...... اعلیٰ حضرت نے اسی لئے تو یوں عرض کیا تھا...... کہ:

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے اسی کلام کا ایک شعر جو آقا ﷺ کی غریبوں اور فقیروں پر کرم نوازی فرمانے کے حوالے سے کلام رضا میں زندہ و جاوید موجود ہے...... آیئے وہ شعر سنیئے...... کہ:

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

یقینا!

غریبوں کو پناہ دینے والی ذات
فقیروں کو سایۂ رحمت دینے والی ذات
بے چاروں کی چارا گری فرمانے والی ذات
غمزدوں پر نظر کرم فرمانے والی ذات
مسکینوں کو پاس بٹھانے والی ذات
گنہگاروں کو سینے سے لگانے والی ذات

سید کائنات، معلم کائنات، رہبر کائنات، ہادی کائنات ﷺ کی ذات بابرکات ہے...... اور آیئے ایک مرتبہ پھر اس عنوان تقریر آیت مقدسہ کو یاد کر لیجئے...... کہ:

وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

اور نزہت المجالس میں لکھا ہے...... کہ:

لِاَنَّ السِّرَاجَ مِنْ آلَاتِ الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَهُوَ ﷺ لَا مُتَكَبِّرٌ وَلَا مُتَجَبِّرٌ

اس کتاب میں آپ ﷺ کی صفت ''سِرَاجًا مُّنِيرًا'' پر بات کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ چراغ مسکینوں، فقیروں، محتاجوں پر یکساں طور پر اپنا فیض پہنچاتا ہے...... اور رسول مکرم ﷺ کی ذات پاک بھی غریبوں کے حامی...... فقیروں کے دستگیر...... بے چاروں کے چارا گر، لاچاروں کے مددگار...... محتاجوں کے آسراء...... بے سہاروں کے مربی...... مسکینوں کے سہارا ہیں۔

اسی لئے آپ ﷺ کو بارگاہ الٰہی سے یہ لقب حسیں دیا گیا ہے اور ان تمام صفات کی حامل ذات پاک سید کائنات ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے...... میرے امام، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں...... کہ:

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

جس ذات پاک کو قرآن پاک نیں ''روشن چراغ'' یعنی سِرَاجًا مُّنِيرًا کہا گیا...... سب گدا اور فقیر اسی در سے تو صبح و شام اپنی جھولیاں رحمت سے بھر رہے ہیں...... اور پیچھے ابھی چند لمحے پہلے میں نے عرض کیا اور قول شاید آپ

Scanned with CamScanner

سامعات کو ابھی یاد ہو...... کہ سید کائنات ﷺ کی ذات پاک کو اللہ نے قرآن پاک میں شمس و قمر جیسے القابات سے ملقب نہیں کیا...... کیونکہ علمائے حق نے فرمایا ہے...... کہ قیامت کے دن شمس و قمر تو سب بجھ جائیں گے اور سید کائنات ﷺ "سِرَاجًا مُّنِيْرًا" کی روشن شان والے کریم آقا ﷺ قیامت کے روز بھی اَنَالَهَا، اَنَالَهَا فرمائیں گے

اور ایسے بھی کہا گیا ہے...... کہ سورج اور چاند کی تو راہیں مقرر ہیں وہ تو اپنی مقررہ حد سے بڑھ نہیں سکتے...... اپنی رفتار سے زیادہ چل نہیں سکتے...... اپنی مقررہ آب و تاب کو بدل نہیں سکتے......اور مقررہ چمک سے زیادہ چمک نہیں سکتے...... لیکن قربان جاؤں:

قرآن پاک میں بیان ہونے والی مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے روشن آیات پر کہ آپ ﷺ کو روشن چراغ کہا گیا...... اپنے پاس سے نہیں کہہ رہی قرآن کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۶ گواہ ہے

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا

اور شمس و قمر تو اپنی مقررہ حدود سے ذرّہ برابر بھی تجاوز نہیں کر سکتے ......لیکن بارگاہ خداوندی سے "وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا" کی شان پانے والے سید کائنات، ہادی کائنات، معلم کائنات، رہبر کائنات ﷺ کو اللہ نے یہ شان عطا فرمائی ہے...... کہ:

کبھی آپ ﷺ...... سوئے عرش تشریف لیجا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... سوئے فرش تشریف لا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... مکہ کی مبارک وادی کو چمکا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... مدینہ طیبہ کو حرم بنا رہے ہیں

کبھی آپ ﷺ...... میدان بدر میں صف بندی فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... جنگ خندق کی تیاری فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں لعاب لگا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... فتح کا جھنڈا شیر خدا کو عطا فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... حسنین کریمین کو سینے سے لگا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... انا خاتم المرسلین کا ارشاد فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... انا قائد المرسلین کا اعلان فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... انا نبی التوبة کا مژدہ سنا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... انا نبی الرحمة کا پیغام سنا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... انا شفیع کا اعلان فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... عشرہ مبشرہ کو جنت کی بشارت سنا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... زمین کے حصے کو "ریاض الجنة" بنا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... سورج اشارے سے واپس بلا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... جانوروں کی داد رسی فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... جانی دشمنوں سے درگزر فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی کٹیا کو چمکا رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... کبھی دیوار کعبہ میں حجر اسود نصب فرما رہے ہیں
کبھی آپ ﷺ...... کبھی انما انا رحمة کا اعلان فرما رہے ہیں

قابل قدر سامعات!

اب اتنی بڑی لفظوں اور موتیوں جیسی لڑی جو عقیدت کی مالا میں سجا کر

Scanned with CamScanner

آپ سامعات کے سامنے پیش کی گی ...... اس کو سن کر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا......کہ:

یہ پیار کی باتیں ہیں ...... جو پیارے آقا ﷺ کے بارے میں کہی ہیں
یہ انوار کی باتیں ہیں ...... جو مصدر انوار کل ﷺ کے بارے میں کہی ہیں
یہ محبت کی باتیں ہیں ...... جو محبوبِ خدا ﷺ کے بارے میں کہی ہیں
یہ علم کی باتیں ہیں ...... جو معلم کائنات ﷺ کے بارے میں کہی ہیں
یہ حسین باتیں ہیں ...... جو حسن کائنات ﷺ کے بارے میں کہی ہیں
یہ بہار کی باتیں ہیں ...... جو بہار کائنات ﷺ کے بارے میں کہی ہیں
یہ دلدار کی باتیں ہیں ...... جو دلدار کائنات ﷺ کے بارے میں کہی ہیں

ہاں اللہ نے بھی تو قرآن میں سید کائنات ﷺ کی مدحت کی باتیں کی ہیں......اور قرآن میں بے شمار مقامات پر آپ ﷺ کی عظمت کی باتیں کی ہیں...... باتیں تو قرآن میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کی بھی کی ہیں......لیکن محبوب ﷺ سے بات کرنے کا انداز جدا ہے...... نام تو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی لیے ہیں......لیکن تاجدار کائنات ﷺ کا ہر نام نرالا ہے آیئے......ذوق کو معراج کروانے کیلئے قرآنی چند آیات پڑھتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ نے قرآن حکیم میں حضرت آدم علیہ السلام کا نام لیا ہے
سنیئے قرآن...... یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
اللہ جل جلالہ نے قرآن حکیم میں ...... حضرت نوح علیہ السلام کا نام لیا ہے
سنیئے قرآن...... یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ
اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا ہے
سنیئے قرآن...... یٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا

خالق کائنات نے کتاب لاریب میں...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام لیا ہے۔
دیکھئے قرآن...... یٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ
خالق کائنات نے کتاب لاریب میں......حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لیا ہے
پڑھیئے قرآن...... یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ
خالق کائنات نے کتاب مبین میں......حضرت ذکریا علیہ السلام کا نام لیا ہے
پڑھیئے قرآن...... یٰذَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ
خالق کائنات نے کتاب حکیم میں ......حضرت یحیٰی علیہ السلام کا ذکر کیا ہے
دیکھئے کتاب حکیم...... یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ
خالق کائنات نے کتابِ حکیم میں ......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا ہے
دیکھئے کتاب حکیم...... یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ

قابل قدر عزیز از جان سامعات!

ابھی قرآن کی باتیں ہو رہی تھیں......اور ان جلیل القدر انبیاء ورسل کے نام نامی اسم گرامی قرآن سے پڑھے جا رہے تھے......کہ جن کو خالق کائنات نے نام لیکر ذکر کیا ہے اور ادھر تو ذات ہے محمد ﷺ کی......ادھر تو بات ہی جدا ہے......یعنی!

محبوب ﷺ ...... کیلئے تو طریقہ ہی علیحدہ ہے
محبوب ﷺ ...... کیلئے تو ضابطہ ہی نیا ہے
محبوب ﷺ ...... کیلئے تو قاعدہ ہی منفرد ہے
محبوب ﷺ ...... کیلئے تو اصول ہی بے مثل ہے
محبوب ﷺ ...... کیلئے انداز بھی حسین ہے
محبوب ﷺ ...... کیلئے تو بیان بھی دلنشیں ہے

Scanned with CamScanner

آیئے غور کا مقام ہے کہ ابھی قرآن میں سے ہم نے چند آیات مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا جن میں ہر نبی اور ہر رسول کا اللہ نے نام لیکر ذکر فرمایا ہے .....لیکن پورے قرآن کی ہر آیت گواہ ہے کہ اللہ نے کسی مقام پر بھی اپنے حبیب ﷺ کو یا محمد ﷺ یا احمد (ﷺ) کہہ کر نہیں ذکر کیا..... بلکہ یہاں پر مجھے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی شعر یاد آرہا ہے کہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی دلکش اور حسین فصیح انداز میں ایک شعر کہا ہے جو مدحت مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر خوبصورت اور حسین نکتہ ہے

توجہ فرمائیے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

نام احمد (ﷺ) نام جملہ انبیاء است
چونکہ صد آمد نو دہم پیش ما است

یعنی! آقا احمد مجتبیٰ ﷺ کا اسم گرامی تمام انبیاء کا نام ہے جیسے تم سو کا ہندسہ یا لفظ بولتے ہو تو اس میں دوسرے نوے کے ہندسے بھی آجاتے ہیں.....اسی طرح اسم احمد مجتبیٰ ﷺ اتنا کامل ہے.....کہ جب یہ نام پاک لیا تو سمجھو کہ اس میں ضمناً تمام انبیاء ورسل کا اسم گرامی آگیا..... کیونکہ اللہ نے آقا ﷺ کی ذات پاک کو تمام انبیاء ورسل کی صفات.....اور فضائل وشمائل کا مرکز حسین بنایا ہے۔

اے قرآن سننے والی میری بہنو!

بات ہو رہی تھی آقا ﷺ کی ذات پاک کیلئے بیان ہونے والے علیحدہ طریقے.....جدا انداز سنہری اصول اور بے مثل قاعدے کی..... کہ آپ ﷺ کی مدحت پاک کے بے شمار پہلو ہمیں قرآن سے ملتے ہیں.....جنہیں کما حقہ تو بیان نہیں کیا جا سکتا..... مگر حصول رحمت اور برکت کیلئے آیئے سنیئے.....سید کائنات ﷺ کے اسمائے گرامی قرآن مجید میں کیسے بیان ہوئے ہیں..... یہاں مجھے

قرآن کی چند آیات پڑھنی ہیں کیونکہ یہ اعتراض بھی ختم ہو جائے..... کہ سنی مدحت مصطفیٰ ﷺ پر بات کرتے ہوئے قرآن نہیں پڑھتے ...... میں ابھی عرض کرتی ہوں کہ قرآن میں مدحت مصطفیٰ ﷺ کے گوشے کہاں کہاں ہیں.....اور میرے آقا ﷺ کے اسمائے گرامی کہاں کہاں ہیں..... سید کائنات ﷺ کو قرآن میں .....''احمد'' کہا گیا ہے

پڑھیئے ..... سورۃ الصف آیت ۶

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''الامین'' کہا گیا ہے

پڑھیئے.....سورۃ الرحمان.....آیت ۸

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''البرھان'' کہا گیا ہے

پڑھیئے.....سورۃ النسا.....آیت ۱۷۵

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''الامی'' کہا گیا ہے

پڑھیئے.....سورۃ الاعراف.....آیت ۱۵۷

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''الخاتم'' کہا گیا ہے

پڑھیئے.....سورۃ الاحزاب.....آیت ۴۰

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''الحکم'' کہا گیا ہے

پڑھیئے.....سورۃ النساء.....آیت ۶۵

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''الصابر'' کہا گیا ہے

پڑھیئے.....سورۃ المدثر.....آیت ۷

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''الشاھد'' کہا گیا ہے

پڑھیئے.....سورۃ الاحزاب.....آیت ۴۵

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں ''المبشر'' کہا گیا ہے

Scanned with CamScanner

پڑھیئے......سورۃ الاحزاب..........آیت ۴۵

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں "السراجامنیرا" کہا گیا ہے

پڑھیئے......سورۃ الاحزاب..........آیت ۴۶

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں "المبلغ" کہا گیا ہے

پڑھیئے......سورۃ المائدہ..........آیت ۶۷

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں "طٰہٰ" کہا گیا ہے

پڑھیئے......سورۃ طٰہٰ..........آیت ۱

سید کائنات ﷺ کو قرآن میں "الضحیٰ" کہا گیا ہے

پڑھیئے......سورۃ الضحیٰ..........آیت ۱

قابل قدر عزیز از جان میری بہنو! بیٹیو

ابھی قرآن کی چند آیات تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا گیا جن میں کائنات کے ہادی اعظم ﷺ کے اسمائے گرامی بیان ہوئے......میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ عرض کرتی ہوں......کہ میں نے طوالتِ موضوع کے خوف سے ان آیات کی تلاوت کرنے پر ہی اکتفا کیا ورنہ ہمارا تو ایمان ہے کہ قرآن سارے کا سارا مدحت مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے والا نسخہ کیمیا ہے

میری عزیزو......میری بزرگو اور میری بہنو!

سید کائنات ﷺ ہی کی تو وہ ذات پاک ہے کہ جن کی مدحت میں قرآن کی ہر آیت مدح سراء نظر آتی ہے......اور مدحت مصطفیٰ ﷺ میں لکھنے لکھتے:

ہر مفسر ...... ہر مفکر

ہر ادیب ...... ہر فقیہ

ہر محدث ...... ہر مفکر

ہر معلم ...... ہر متعلم

ہر مؤرخ ...... ہر محرر

کی قلم اوصاف محمد ﷺ لکھنے والی روشن روشنائی سے تر نظر آتی ہے

چاہئے آپ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہستیوں کے عمل کو دیکھ لیجئے یا آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمول اور مخصوص عمل کو دیکھ لیجئے......یقیناً آپ کو ہر زبان مدحت مصطفیٰ ﷺ میں مدح سراء نظر آئے گی......آیئے دربار رسالت ﷺ کے ایک نعت گو شاعر کی زبانی......سید کائنات ﷺ کی مدح خوانی اور ثناء خوانی حصول برکت اور ذوق کیلئے ہم پڑھتے اور سنتے ہیں......دربار رسالت کے ثناء خوان ہیں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ قلم اٹھایا تو کمال کر دیا......اور قیامت تک آنے والوں کیلئے مدحت مصطفیٰ ﷺ کا مصرعہ عقیدت عشق کے آسمان پر رقم فرما دیا......آیئے سنیئے! کہ صحابہ مدحت مصطفیٰ ﷺ کیسے کرتے ہیں۔

آقا ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں صحابہ کرام کیا عقیدہ رکھتے ہیں......سید کائنات کی ذات پاک سے صحابہ کرام نورانیت کیسے حاصل کرتے ہیں......ہاں تو ضروری ہے کہ پہلے حوالہ ہو اور پھر زباں مدح سراء ہو......تو آیئے حوالہ لکھ لیجئے......یہ عقیدہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا جو آپ نے قیامت تک کیلئے لکھ دیا ہے غلامان در سرکار ﷺ کو سنانے کیلئے......تو آپ حوالہ لکھ لیں......کتاب ہے دلائل النبوت جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۲۶ ہے اور اگر کسی کی تسلی نہ ہو تو حوالہ ایک اور عرض کرتی ہوں مشہور زمانہ کتاب امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب، "زرقانی شریف" ہے جلد نمبر ۴ صفحہ ۹۱ ہے......میرے آقا ﷺ کے درباری ثنا

Scanned with CamScanner

خوان کے لبوں کو چوم کر...... اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں جھوم کر ادا ہونے والے الفاظ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں...... کہ:

مَتٰـی یَبْـدُ فِـیْ الَّیْـلِ الْبَهِیْـمِ جَبِیْنُـهٗ
یَـلُـوْحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰی الْمُتَوَقِّدِ

دلائل النبوت	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۲۲۶
زرقانی شریف	جلد نمبر ۴	صفحہ نمبر ۹۱

ترجمہ: جب سخت تاریکی (اندھیرے) میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو وہ اندھیری رات میں چراغ کی طرح روشن ہوتی ہے۔

سبحان اللہ...... کتنے واضح الفاظ میں میرے آقا ﷺ کے صحابی نے حسین نقش پیش فرمایا ہے...... کہ اندھیری رات میں چراغ کی طرح آپ ﷺ کی نورانی پیشانی روشن ہوتی ہے...... ہم بھی تو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے سے اسی موضوع پر بات کر رہے ہیں...... اللہ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو یہ انفرادی شان عطا فرمائی ہے کہ جس کا خود خالق کائنات نے قرآن میں اعلان فرمایا ہے

وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا

ایسے نورانی روشن چراغ کہ جن کی روشنی سے مردہ قلوب بھی جگمگا اٹھتے ہیں...... بس تقریر اپنے اختتام کو پہنچتی ہے...... میں نے تو اپنی کوشش کے مطابق اس حسین موضوع کے دوران آپ کو اچھے انداز میں تربیت دینے کی کوشش کی، اب اصل حقیقت تو خدا جانے کہ یہ تقریر کس کے من کی کھیتی کو سیراب کر گئی ہے...... اور کس کے سر سے نسیم کے جھونکوں کی طرح گزر گئی ہے...... خیر اس وقت جب کہ تقریر اپنے اختتام کی طرف جا رہی ہے اور یقین جانیئے کہ الفاظ کی ایک قطار ذہن

میں دل و دماغ میں...... ہلچل مچا رہی ہے شاید وہ بھی مدحت کے موضوع میں کہیں ادا ہونے کیلئے اپنی جگہ تلاش کر رہی ہے۔ بحر حال طوالت کا خوف بھی ساتھ ساتھ ہے اور میں انشاء اللہ مختصراً بیان کرنے کی کوشش کرتی ہوں کہ پیچھے ابھی میں نے عرض کیا کہ ایسے ''سراج منیر'' کہ جن کے نورانی فیض سے کائنات کی ہر چیز روشن اور جگمگاتی ہے اور حقیقت ہے کہ تابندہ نظر آتی ہے...... مجھے آخر میں اس بات کی تائید میں ایک قول پیش کرنا ہے اور قول بھی ایسے محقق کا کہ جو محققوں میں نامور ہیں اور صوفیاء میں مثل گوہر ہیں...... مخدوم عالم اسلام ہیں...... اور علماء میں صاحب مقام ہیں...... عاشق نبی ہیں...... یعنی وہ بزرگ شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں:

انتہائی محبت کے ساتھ لکھا ہے
انتہائی عقیدت کے ساتھ لکھا ہے
انتہائی ادب کے ساتھ لکھا ہے
نتہائی لگن کے ساتھ لکھا ہے

یَاسَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْوُجُوْدِ وَاَنْتَ النُّوْرُ الَّذِیْ مَلَاَ اِسْرَاقُهٗ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ

ابوالمواہب شاذلی	افضل الصلوات	صفحہ ۱۱۸

ترجمہ: اے ہمارے سردار اے رسول اللہ ﷺ آپ ہی کائنات کے وجود کے مقصود ہیں اور آپ وہ نور ہیں کہ جس کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔

اور اب انتہائی محبت و عقیدت سے نذرانہ صلوۃ وسلام پیش کرنے کیلئے:

Scanned with CamScanner

کھڑی ہو جائیں اور آج کے موضوع کو یاد رکھتے ہوئے اکثر دعاؤں میں کرتی رہا کرو...... کہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

وما علینا الالبلاغ

موضوع......محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِo
قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَ تِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَ مَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَo

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اگر اس میں ہو خامی تو سب کچھ نہ مکمل ہے

میرے دین حق کی خدمتگار بہنو!

میں انتہائی ادب واحترام سے آج کی اس باوقار اور بابرکت محفل پاک میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والی اپنی بہنوں، ماؤں اور بیٹیوں کو سلام پیش کرتی

ہوں......اور مبارک پیش کرتی ہوں......کہ آپ پر اور مجھ ناچیز پر ایک مرتبہ پھر کرم و فضل ہوا اللہ ﷻ نے ہمیں زندگی کی چند سانسیں اپنے اور اپنے حبیب ﷺ کے ذکر کی برکت سے مہکانے کی سعادت عطا فرمائی۔

میں ناچیز نے ابھی آپ کے سامنے کلام لاریب کی ایک آیت مقدسہ تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی، جس کا ترجمہ اب آپ بغور سماعت فرمائیں......اللہ ﷻ تعالیٰ فرماتا ہے......کہ:

ترجمہ: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا:

محترم قابل قدر سامعات!

آپ نے ابھی موضوع کی مناسبت سے تلاوت کی جانے والی آیت مقدسہ کا ترجمہ سماعت فرمایا......کہ جس میں خالق کائنات نے انسانی وابستگی رکھنے والے قریبی تمام رشتوں کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ کیا یہ تمہیں اللہ ﷻ اور اس کے رسول سے اور اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنے سے پیارے ہیں؟ اور اگر ایسا ہے تو پھر انتظار کرو اللہ ﷻ کے حکم کے آنے کا اور اللہ قوم فاسق کو ہدایت نہیں دیتا۔

میری بہنو! آیت کے آخر میں ایک لفظ استعمال ہوا۔

اَحَبَّ اِلَيْكُم　　تمہیں پیارے ہیں؟

دیکھئے......کہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

اور اس نفاست بھری خوبصورتی کا تاج بھی انسان کے سر پر سجایا ہے......اور یوں کہہ دینا بھی کچھ غلط نہ ہوگا......کہ اس کائنات اور اس بزم ہستی کی رونق انسان کے دم سے ہے اور انسان کی رونق صرف اور صرف یہ زندگی کی چند سانسیں ہیں۔

محترم سامعات:

پہلے اس پر بات کرتے ہیں کہ یہ زندگی کیا ہے؟

انسان کی جسمانی زندگی کا آغاز تب ہی سے شروع ہو جاتا ہے جب انسان شکم مادر میں اپنے تخلیق مراحل سے گزر رہا ہوتا ہے اور جب اسے یہ احساس ہونا شروع ہوتا ہے کہ زندگی کیا ہے؟

ہاں! ہاں میری بہنو!

میں قابل قدر موضوع محبت مصطفیٰ ﷺ پر بات کرنے والی ہوں لیکن پہلے میں زندگی پر بات کر رہی ہوں، جس کو نعلین محمد ﷺ پر وار دینا ہی محبت کی معراج ہے

تو آیئے......سنئے کہ:

جب انسان کو یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ میری زندگی کی قدر و قیمت کیا ہے......میرے ساتھ میری سانسوں کا رشتہ کتنی دیر قائم رہنے والا ہے......اور جس اپنے کنبے کے تعلق کو اپنی ذات کے ساتھ میں اتنا مضبوط جانتا ہوں آخر اس میں کمزوری کتنی ہے تو اس گھڑی ایک روشن جواب اس کو دعوت دیتا ہے:

انسان کو ...... انسان کے سوالوں کا جواب دینے کیلئے

انسان کو ...... انسان کی زندگی کا معیار بتانے کیلئے

انسان کو ...... انسان کی حقیقت سے متعارف کروانے کیلئے

انسان کو ...... انسان کی حیات وممات کا فلسفہ بتانے کیلئے

کہ: قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

ترجمہ! وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (کنزالایمان)

یعنی! قرآن میں یہ فرمان خداوندی انسان کو اپنی زندگی بارے تمام سوچ بچار کا ایک مستند اور حق سچ کا پیغام حقیقت سناتا ہے...... کہ ''اے انسان'' تجھے تیرے بنانے والے نے بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔

بے مقصد پیدا نہیں کیا...... بلکہ اپنی ان چند روزہ گرم سانسوں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ اور اپنی چند روزہ زندگی کو غنیمت جان کہ یہ چند روزہ زندگی امانت ہے...... اور اس اپنی زندگی اور اپنی ذات سے وابستہ رشتوں کو ہی اپنا سب کچھ نا سمجھ لو! بلکہ یہ سب رشتے اور تیری زندگی کی قدر و قیمت ایک طرف...... اور ان سب سے زیادہ تو اللہ ﷻ کا:

محبوب بندہ بن جا

پیارا بندہ بن جا

دوست بندہ بن جا

قریبی بندہ بن جا

لیکن سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ اللہ ﷻ یہ محبت اور پیار کے دروازے کسی کیلئے کھولنے سے پہلے ایک انتہائی روشن اور قابل قدر شرط باندھ رہا ہے۔ آخر وہ شرط کیا ہے؟

آیئے! سنیئے قرآن سے سنتے ہیں کہ وہ شرط کامل کیا ہے کہ جس کے ذریعے سے اللہ ﷻ اپنے بندوں کو اپنے قریب کر رہا ہے۔

اپنا پیارا بنا رہا ہے

اپنا دوست بنا رہا ہے

اپنا قریبی بنا رہا ہے

تو آیئے سنیئے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (کنزالایمان)

اب دیکھیئے...... محترم سامعات!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا محبوب بندہ بنانے کیلئے اتباع مصطفیٰ ﷺ کرنے کی شرط لگائی ہے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اتباع ہمیشہ اسی کی ہوتی ہے...... پیروی اسی کی ہوتی

نقش قدم پر اسکے چلا جاتا ہے...... کہ جس سے قلبی تعلق ہو...... یعنی جس سے انتہا کی محبت ہو

پیار ہو

عقیدت ہو

لگن ہو

Scanned with CamScanner

عشق ہو

رابطہ ہو

واسطہ ہو

تعلق ہو

یہاں پر میں ایک بات آپ کے ذوق کیلئے کہنا چاہتی ہوں کہ قرآن کی بے شمار آیات مقدسہ ایسی ہیں جو آقا ﷺ سے محبت رکھنے

واسطہ رکھنے

رابطہ رکھنے

تعلق رکھنے

نسبت رکھنے

پر ایک روشن دلیل کی طرح چمکتی ہیں...... اور اس محفل میں جامعات کی طالبات بھی موجود ہیں اور سامعات میں ایک پڑھی لکھی عورتوں کی کافی حد تک کثیر تعداد ہے......تو یہاں پر یہ بات جو میں عرض کرنا چاہتی ہوں...... کہ ہر ایک سے محبت کا ایک معیار مقرر ہوتا ہے۔

ایک قاعدہ مقرر ہوتا ہے

ایک اصول مقرر ہوتا ہے

ایک ضابطہ مقرر ہوتا ہے

ایک قانون مقرر ہوتا ہے

کہ کس سے کس انتہا کی محبت کی جائے...... اور کسی پیارے سے محبت کا معیار کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ...... ویسے تو اس ضمن میں کافی باتیں موضوع کو اور آسان بنانے کیلئے آسکتی ہیں لیکن مجھے محبت رسول ﷺ کے معیار پر بات کرنی ہے......

آپ خود ہی سوچیئے کہ جو ذات پاک انبیاء کرام کی نبوتوں اور رسولوں کی رسالت کے حسن کا معیار ہو ان سے محبت کا معیار کیا ہوگا؟ یہ تو ایک سیدھی سی بات ہے کہ اس دنیا میں رہتے ہوئے

انسان کو...... اپنے والدین سے محبت ہوتی ہے

لیکن اس کا بھی ایک معیار ہے

انسان کو...... اپنے بچوں سے محبت ہوتی ہے

لیکن اس کا بھی ایک معیار ہے

انسان کو...... اپنے بہن بھائیوں سے محبت ہوتی ہے

لیکن اس کا بھی ایک معیار ہے

انسان کو...... اپنے رشتہ داروں سے محبت ہوتی ہے

لیکن اس کا بھی ایک معیار ہے

انسان کو...... اپنے استاذ اور شاگردوں سے محبت ہوتی ہے

لیکن اس کا بھی ایک معیار ہے

اسی طرح بہار کائنات، سید کائنات، مختار کائنات، آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک سے بھی آپ کے ہر غلام کو محبت ہے...... اور آپ ﷺ کی محبت فرض عین ہے اور اس کا بھی:

سب سے جدا

سب سے بلند

سب سے نکھرا ہوا

سب سے سنورا ہوا

اپنا ایک معیار ہے اور آئیے کسی کے ذہن میں یہ بات بھی آسکتی ہے کہ آقا

Scanned with CamScanner

ﷺ سے محبت کا کیا معیار ہے؟ صرف آپ ﷺ سے محبت کی جائے اور آپ ﷺ کی محبت کو دل کی گہرائیوں میں سمولیا جائے بس یہی محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے ......تو میری بہنو!...... اپنے تمام محبت والے رشتوں سے تو آپ ایسے کہہ! جان چھڑا سکتے ہیں لیکن محبت رسول ﷺ کا معیار ایک اپنا مقام جدا ہی رکھتا ہے .. کیونکہ:

یہ معیارِ محبت...... کسی مفسر نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے
یہ معیارِ محبت...... کسی محدث نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے
یہ معیارِ محبت...... کسی مجتہد نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے
یہ معیارِ محبت...... کسی محقق نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے
یہ معیارِ محبت...... کسی مفکر نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے
یہ معیارِ محبت...... کسی قلندر نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے
یہ معیارِ محبت...... کسی ادیب نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے
یہ معیارِ محبت...... کسی خطیب نے قائم نہیں کیا
کہ جس کو مانے بغیر گزارہ ہو جائے

نہیں، نہیں! ایسا نہیں ہوا......اس بات کا حوالہ بھی ایک نور کا ہالہ ہے ......اور اس معیار محبت کو پڑھنا ہو تو پڑھیے۔

بخاری شریف جلد نمبر ا میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
مسلم شریف جلد نمبر ا میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
مشکوۃ شریف جلد نمبر ا میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
''ابن ماجہ شریف'' میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
''جامع ترمذی'' میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
''مسند امام احمد'' میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
''کنز العمال'' میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
''مسند ابویعلیٰ'' میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
''جامع الاحادیث'' میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے
''الصحیفۃ الصحیحہ'' میں یہ معیار محبت قائم کیا گیا ہے

یعنی اللہ جل جلالہ نے اپنے پیارے حبیب لبیب ﷺ سے محبت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا......اور یہ معیار محبت خود اس زبان سے قائم ہوتا نظر آتا ہے کہ جس زبان پر خدا بولتا ہے...... آیئے سنیئے کہ معیار محبت کیا ہے؟ محبت رسول ﷺ کے معیار کی انتہائی شرط کیا ہے سید کائنات ﷺ کی حق گو زبان اقدس سے یہ ارشاد پاک قیامت تک احادیث کی کتابوں کی زینت رہے گا کہ آپ سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا......کہ:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

بخاری شریف	جلد نمبر ا	کتاب الایمان

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں جب تک کہ میں اسے اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبت رسول ﷺ سے روشن قلوب رکھنے والی سامعات!

ابھی تک آج کی اس محفل میں...... آپ کے سامنے میں ناچیز نے کوئی شعر نہیں پڑھا...... کیونکہ ابھی تک کا سارا وقت تو بات سمجھانے کی نظر ہو گیا...... لیکن میں انشاء اللہ اختتام پر اشعار بھی پیش کروں گی...... لیکن ابھی مجھے کچھ دیر اور ''محبت رسول ﷺ کے معیار محبت کو قائم کرنے والی روشن حدیث پاک پر بات کرنی ہے...... کہ دیکھئے اس حدیث پاک کا عربی متن بھی آپ نے سماعت فرمایا اور ترجمہ بھی آپ سامعات نے یقیناً سنا ہے لیکن اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہوگا...... کہ کیا اس میں بیان ہوا...... کہ:

اس طرح سے سید کائنات ﷺ سے محبت کرو
جس طرح محبت اپنی اولاد سے کرتے ہو؟
اس طرح سے سید کائنات ﷺ سے محبت کرو
جس طرح محبت اپنے والدین سے کرتے ہو؟
اس طرح سے سید کائنات ﷺ سے محبت کرو
جس طرح محبت دوسرے لوگوں سے کرتے ہو؟

تو یقیناً میرے خیال کے مطابق جواب یہی آئے گا کہ نہیں نہیں ایسا تو نہیں ہے، بلکہ حدیث پاک کے الفاظ اس معیار محبت کو قائم کرنے پر شاہد ہیں...... کہ!

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

ترجمہ: جب تک کہ میں اسے اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ

محبوب نہ ہوں

میری بہنو!

آیئے یہاں تو ایک معیار محبت قائم کیا گیا زندگی گزارنے کیلئے کہ کائنات کی ہر شے جو آپ کو عزیز ہے...... پیاری ہے

ان سب سے زیادہ محبت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہونی چاہئے...... یہ تو ساری بات حدیث مبارکہ سے ثابت ہو گی کہ زندگی کی جتنی بھی سانسیں ہیں سب محبت کے معاملے میں اپنا مرکز ومحور ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہی رکھتی ہوں تو پھر تم اللہ جل جلالہ کے پیارے ہو۔

پھر تم اللہ کے محبوب ہو
پھر تم اللہ کے قریبی ہو

آیئے سنیئے! میرے امام، امام اہلسنت، مجدد دین ملت، امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت رسول ﷺ سے سرشار سینہ لیکر اس دنیا سے رخصت ہونے کو ہی مومن کے ایمان کی معراج قرار دیا ہے...... میرے امام، امام عاشقاں، مفسر قرآن، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صرف دنیا میں ہی آپ ﷺ کی محبت عشق ذریعہ نجات اور باعث رحمت نہیں بلکہ آپ ﷺ سے محبت رکھنے والوں کا حال تو یہ ہے...... کہ:

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

قابل قدر سامعات!

اس روشن شعر کو سننے کے بعد تو یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ دنیا

میں جتنے دن گزارے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں گزریں اور یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ عشق اور محبت مصطفی ﷺ کا نشان ''نشان دل'' بنا کر اپنے لئے قبر کا روشن چراغ بنا کر قبر میں بھی لیجائیے...... کیونکہ محبت سرکار ﷺ سے زندگی میں نکھار ہے...... بہار ہے...... وقار ہے......اور جو خوش بخت محبت رسول ﷺ کے سرور سے سرشار ہے تو جان لیجئے کہ قبر و محشر میں بھی اس کا بیڑا پار ہے ......اور اگر قرآن کو باریک بینی سے پڑھا جائے تو یہ بات سب پر ظاہر ہوتی ہے...... کہ اللہ ہر انسان کو جگہ جگہ یہ حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد...... اپنے والدین......اپنی ازواج......اپنے کاروبار......اپنی شان و شوکت......اپنی عزت وشہرت......اور بلکہ اپنے قریبی عزیزوں اور ساری کائنات کی ہر ہر شے سے زیادہ اللہ سے محبت کرو......اور اس محبت میں تمہارا ہر کام اللہ کی رضا کیلئے ہو اور یہ محبت تمہارے دل میں اس طرح سے جاگزیں ہو کہ تمہاری ہر ہر نگاہ اپنے خالق و مالک کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اٹھے......اور تمہارا ہر ہر عمل

مثلاً!

قرآن کی تلاوت کرنا
نماز پنجگانہ ادا کرنا
مال کی مقررہ زکوٰۃ ادا کرنا
صبر کرتے ہوئے روزے کا فرض ادا کرنا
اللہ کی خوشنودی کیلئے حکم جہاد ادا کرنا
اور صاحب استطاعت ہوتے ہوئے حج ادا کرنا
دین متین کی خدمت کا حق ادا کرنا

بلکہ اپنے اہل وعیال کے حقوق کو پورا کرنا بھی اپنے مالک و خالق کی محبت کی

دلیل ہو...... آیئے پڑھتے چلیئے قرآن اور محفل میں انتہائی توجہ سے سنتے چلیئے قرآن......کہ:

خالق کائنات نے قرآن مجید میں ایک جگہ خود ہی انسان کو انداز محبت سکھایا ہے ......ہاں آج کوئی!

پروفیسر ہوں یا لیڈر
محقق ہوں یا مفکر
محدث ہوں یا مفسر
امیر ہوں یا غریب
وزیر ہوں یا مشیر

سب کے سب یہ دعویٰ بڑی حق گوئی سے کرنے والے ہیں کہ ہم اپنے خالق و مالک سے محبت کرتے ہیں......لیکن توجہ سے سنیئے کہ یہ دعویٰ کبھی بھی کسی نے نہیں کیا کہ وہ میرا خالق و مالک......میرا وحدہٗ لاشریک رب بھی مجھ سے محبت کرتا ہے...... قربان جاؤں!

ہر زبان پر آنے والے اس لطافت بھرے سوال کا جواب بھی خود ہی خالق کائنات نے ارشاد فرما دیا...... ہاں ہم نے تو آج تک یہی سنا تھا کہ محبت کے طریقوں کو خود ہی انسان وضع کرتا ہے مگر:

اللہ سے محبت کرنے والوں کیلئے
اللہ سے قرب رکھنے والوں کیلئے
اللہ سے واسطہ رکھنے والوں کیلئے
اللہ سے رابطہ رکھنے والوں کیلئے

قرآن نے خود ''انداز محبت'' کو وضع کرنے والا قاعدہ اور قانون

Scanned with CamScanner

ضابطہ اور اصول

پل بھر میں بدل دیا...... خود محبت کے انداز اور طریقے وضع کرنے والا اصول الٹ ہو گیا......اور

معاملہ جدا ہو گیا
کلیہ علیحدہ ہو گیا
قانون نرالا ہو گیا

کہ! وہ اب وحدہٗ لاشریک ہو کر اپنے چاہنے والوں
اپنے ایمان رکھنے والوں
اپنے یقین رکھنے والوں
اپنے تعلق رکھنے والوں
اپنے رابطہ رکھنے والوں

کو اپنی محبت اور چاہت کا راستہ بتا رہا ہے کہ اس دروازے سے داخل ہو کر:

تم میری محبت کو پا سکتے ہو
تم میری قربت کو پا سکتے ہو
تم میری رحمت کو پا سکتے ہو
تم میری عنایت کو پا سکتے ہو
تم میری چاہت کو پا سکتے ہو

میری بہنو!

سنیئے کہ آخر وہ قانون کیا ہے؟ وہ طریقہ کیسا ہے؟ وہ اصول کیسا انوکھا اور نرالا ہے...... اٹھائیے قرآن اور چومیے قرآن...... قرآن کا تیسرا پارہ نکالیئے...... اور اس آیت مقدسہ کو چوم کر آنکھوں پر لگا لیجئے کہ جس میں انداز محبت اور اصول محبت ایسے

بیان ہو رہا ہے......کہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

سورۃ آل عمران	پارہ نمبر ۳	آیت نمبر ۳۱

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا

اے دین کی خدمتگارو!

اس آیت مقدسہ میں یہ انداز محبت قیامت تک کی تمام انسانیت کیلئے ہے کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو!

ان سے پیار کرو جو سید کائنات ﷺ ہیں
ان سے محبت کرو جو ہادی کائنات ﷺ ہیں

اگر تم بھی دلوں میں عقیدہ توحید کا گلستان سرسبز و شاداب رکھنا چاہتی ہو تو پھر تم اپنا طریقہ محبت چھوڑ کر...... اپنے قاعدے کلیے چھوڑ کر...... اور اپنے خود ساختہ وضع کردہ اصولوں کا دامن چھوڑ کر...... قرآن کی اس آیت مقدسہ پر عمل کرو! کہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

قرآن کی آیت مقدسہ سے انداز محبت سیکھ کر سید کائنات ﷺ کی اتباع کرو...... اللہ جل جلالہ کے پیارے حبیب لبیب ﷺ کے نقش قدم کو من کا قبلہ بنا کر...... محبت مصطفی ﷺ کی روحانی تجلیات سے سرشار ہو جاؤ......تو پھر محبت مصطفی ﷺ کا صدقہ کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گیں...... تمہارے مقدر سنور جائیں گے...... حالات بدل جائیں گے اور مشکلیں ٹل جائیں گی:

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے اپنے دلوں کو روشن کر کے تو دیکھو اور نتیجہ

Scanned with CamScanner

کیا ہوگا؟

کہ مقام ومرتبے اور شان وشوکت تمہارے گرد ڈیرے جمالے گی......اور پھر کانوں میں محبت بھری صدائیں یوں رس بھرئیں گیں......کہ جنہیں قلندر لاہوری ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ایک شعر کی صورت میں بیان فرماتے ہیں کہ جب انسان نبی مکرم ﷺ کی غلامی کا پٹہ گردن میں ڈال کر دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو روشن کرکے......نعلین مصطفیٰ ﷺ کو اپنے سر کا تاج بنا کر ......لباس، گفتگو، چہرہ، وضع قطع میں نبی ﷺ کی اتباع سنت کرتا ہے تو پھر یہ صدائیں آتی ہیں......کہ:

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اور یہ حقیقت ہے کہ محبت سرور کونین ﷺ سے سرشار سینے رکھنے والوں کو چشم فلک نے دیکھا ہے اور چشم دنیا نے دیکھا ہے......کہ:

جو ان کے غلام ہوتے ہیں
وہ وقت کے امام ہوتے ہیں

قابل قدر عزیز از جان میری بزرگو، میری بہنو!
سید کائنات ﷺ سے محبت کی باتیں ہو رہی ہیں تو

ایسے...... پیارے ماحول میں
ایسے...... نکھرے ماحول میں
ایسے...... حسیں ماحول میں
ایسے...... دلنشیں ماحول میں

جب کہ محبت مصطفیٰ ﷺ کی باتیں سنی اور سنائی جارہی ہیں تو یہ حوالہ بھی دیا جارہا

ہے کہ آپ ﷺ ہی محبوب خدا ہیں۔

اور جب بھی کسی کیلئے کہا جائے کہ فلاں، فلاں کا محبوب ہے تو یہ بات بھی ذہن میں آتی ہے کہ پھر تو وہ محب اپنے محبوب کے بے شمار ناز اٹھاتا ہوگا ایسے ہی جب یہ باتیں سنی کہ آقا ﷺ سے سب سے پہلے محبت کرنے والی ذات وحدہٗ لاشریک رب کی ذات ہے تو دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ضروری ہے......کہ محب کی بیان کردہ محبوب ﷺ کی باتیں بھی کی جائیں......تو آیئے اس کیلئے ہمیں کسی شاعری کے دیوان کی ضرورت نہیں بلکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے کریم محبوب ﷺ سے محبت کے تذکرے قرآن میں فرمائے ہیں......جی ہاں:

جو...... کتابوں کی سردار کتاب ہے
جو...... کتابوں میں لاریب کتاب ہے
جو...... کتابوں میں بے عیب کتاب ہے
جو...... کتابوں میں مثل آفتاب کتاب ہے

جس کے شروع ہی میں یہ فرمان خداوندی ہے......کہ:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

ترجمہ: وہ بلند کتاب جس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں

تو آیئے تھوڑی دیر کیلئے وہی عظیم کتاب ہاتھ میں لیتے ہیں۔

جو بے عیب بھی ہے
جو لاریب بھی ہے
جو بے مثال بھی ہے
جو باکمال بھی ہے

کہ اس میں اللہ جل جلالہ نے محبوب ﷺ سے پیار اور خصوصی محبت کے تذکرے

Scanned with CamScanner

کہاں فرمائے ہیں……تو سنیئے خالق کائنات فرماتا ہے:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ

سورۃ البقرہ	پارہ نمبر۲	آیت نمبر۱۴۴

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا۔

ارے اس آیت مقدسہ میں تو قبلہ بدلنے کا اختیار دیا جارہا ہے لیکن ساتھ ہی چہرہ محبوب ﷺ کے دیدار کا تذکرہ بھی کیا جارہا…… واہ امام اہلسنت …… کیا بات ہے آپ کی مجدد دین ملت نے کس محبت کے قرینے سے قلم اٹھایا اور انتہائی عشق کے سلیقے سے یہ لکھ دیا……کہ:

ایمان ہے قال مصطفائی ﷺ
قرآن ہے حال مصطفائی ﷺ
اللہ کی سلطنت کا دولہا
نقش تمثال مصطفائی ﷺ

سنیئے! لبوں پر درود مصطفیٰ ﷺ سجا کر سنیئے اور جھومیئے……کہ:

خواہان وصال کبریا ہے
جویان جمال مصطفائی ﷺ

اور پھر قرآن کو سننے کی سعادت حاصل کیجئے اور محبت رسول ﷺ کے تعلق کو مزید مضبوط کرنے کی کوشش کیجئے……کہ

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا

سورۃ الطور	پارہ نمبر۲۷	آیت نمبر۴۸

ترجمہ: اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم ہماری نگہداشت میں ہو۔

اے دین کی خدمتگار میری بہنو!

یہاں حکم تو آپ ﷺ کو صبر کرنے کا ہورہا ہے…… ہاں! ہاں! ظالموں کے ظلم پر صبر کرنے کا حکم ہورہا ہے……اور ساتھ ہی اپنا تقاضہ محبت بھی پورا کیا جارہا ہے……کہ

فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا

تم اپنے رب کی نگہداشت میں ہو

دیکھیئے محترم سامعات!

پیچھے جو ہم نے آیت مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اس میں فرمایا کہ ہم آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بار بار آسمان کی طرف اٹھتا دیکھ رہے ہیں……کیوں دیکھ رہے ہیں؟……صرف اس لئے کہ یہ محبت کا تقاضہ ہے……کہ:

اپنے محبوب کے چہرے کو دیکھا جائے
اپنے محبوب کی اداؤں کو دیکھا جائے
اپنے محبوب کے نازوں کو اٹھایا جائے
اپنے محبوب کو اپنی آنکھوں میں بسایا جائے

چلیئے آگے بات بڑھاتے ہیں وقت کم ہے ابھی مجھے کافی باتیں اس موضوع کے حوالے سے اپنے وقت کے اندر بیان کرنی ہیں……قرآن کا پندرھواں پارہ اور سورۃ بنی اسرائیل ہے……اور اس سورہ کے پہلے رکوع کی پہلی آیت کریمہ ہے……جس میں محبت کا ایک اور تقاضا پورا کیا جارہا ہے اور قیامت تک آنے والی انسانیت کو بتانے کیلئے اس واقع کو قرآن میں محفوظ فرما دیا گیا ہے……اور اس کے ایک ایک حرف کی حفاظت کا ذمہ بھی خالق کائنات نے خود اٹھایا ہے……وہ آیت مقدسہ سماعت فرمایئے……کہ:

Scanned with CamScanner

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصٰی

سورۃ بنی اسرائیل	پارہ نمبر ۱۵	آیت نمبر ۱

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

داتا کی نگری میں بسنے والی میری بہنو!

انتہائی محبت بھری آواز میں آیت قرآنی سننے کے بعد سبحان اللہ کا ورد کرتے ہوئے میری باتوں پر غور فرمائیں......کہ!

محبت کا تقاضہ ہوتا ہے کہ محبوب کو اپنے پاس بلایا جائے......محبوب سے ملاقات کی جائے......محبوب کو کوئی تحفہ دیا جائے......اور محبوب کو دیکھا بھی جائے اور اپنی دید بھی کروائی جائے......تو یہ تقاضہ محبت اس آیت قرآن میں پورا ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے کہ محبوب ﷺ کو اپنے پاس بلایا بھی گیا......دیدار کیا بھی گیا اور کروایا بھی گیا......محبوب ﷺ کی آنکھوں کا معیار یہ بتایا گیا......کہ!

مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی

اور محبوبؐ آ کر لوگوں کو بتا رہے ہیں......کہ:

رَاَیۡتُ رَبِّیۡ فِیۡ اَحۡسَنِ صُوۡرَۃٍ

میں نے اپنے رب کو خوبصورت......صورت میں دیکھا

"ترمذی شریف" اور محبت کے تقاضوں کو اس طرح سے پورا کیا گیا کہ قیامت تک نہ جس کی مثال مل سکے گی اور نہ ہی کوئی ایسی مثال پیش کرنے کا تصور ہی کر سکتا ہے......کہ:

قِفۡ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیۡ

ٹھہریئے محمد ﷺ آپ کا رب آپ پر درود پڑھ رہا ہے

یقین جانیئے کہ میں وقت کی قلت کے پیش نظر انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کر رہی ہوں......ورنہ قرآن میں تو بے مثال ایسے پہلو ہیں جو محبوب ﷺ کے محبوب خدا ہونے پر شاہد اور روشن دلیل ہیں......ابھی میرے خیال میں تو میں نے صرف تین آیات مقدسہ آپ کے سامنے پڑھی ہیں اور تھوڑے وقت کیلئے ان پر بات کرنے کا شرف حاصل کیا ہے......تو پھر اب آپ بتائیں کہ ان تین آیات قرآنی کو سننے کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ ہم یہ بات صحیح بیان کرتے ہیں؟......کہ:

میرے امام نے قرآنی آیات پڑھ کر......اور اکابرین کا دامن پکڑ کر......امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے......کہ:

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

اور آیئے آگے سنیئے چہرہ مصطفیٰ ﷺ کے دیدار کی تڑپ رکھنے والی میری قابل قدر بزرگو......اور بہنو......بیٹیو!

میرے روشن مسلک کے روشن امام، سید کائنات ﷺ کے مداح اور سچے غلام لکھتے ہیں......کہ

وصف رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی سینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

ہم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے محبت کے کچھ تقاضوں پر باتیں کیں اور آپ سامعات کو اللہ ﷻ جزائے خیر بے شمار عطا فرمائے......کہ آپ نے انتہائی توجہ سے میری ساری باتوں کو شرف سماعت عطا فرمایا......تو ہم نے اپنے بزرگوں اور اساتذہ سے ایک یہ محبت کا تقاضہ بھی سن رکھا ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس محبت کے تعلق میں کشش ہی ایسی ہوتی ہے کہ خود بخود اپنے محبوب کی محبوب

Scanned with CamScanner

چیزوں سے پیار ہونے لگتا ہے......اور زمانے بھر کی قیمتی چیزوں سے پیارا محبوب ﷺ کا نام ہونے لگتا ہے میں کسی دنیا کے محبوب کی باتیں نہیں کر رہی میں تو بات کرنے والی ہوں......امام الانبیاء، محبوب خدا ﷺ کی......تو جب کسی کو محبت میں یہ معیار حاصل ہو کہ ہر وقت دل چاہے کہ میں اس بارے ذکر کروں جس میں میرے آقا......محبوب خدا ﷺ کی صفت وثناء بھی ہو......اور محبت کا تقاضہ بھی پورا ہو تو اس کیلئے ضروری نہیں کہ وہ:

کسی مفسر کے پاس جائے ...... تو پھر اس کا مسئلہ حل ہوگا

کسی محدث کے پاس جائے ...... تو پھر اس کا مسئلہ حل ہوگا

کسی مفتی کے پاس جائے تو ...... تو پھر اس کا مسئلہ حل ہوگا

کسی فقیہی کے پاس جائے تو ...... تو پھر اس کا مسئلہ حل ہوگا

نہیں نہیں! زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں......گھر میں موجود صاف پانی سے وضو کر لیجئے......اور قرآن ہاتھوں میں پکڑ لیجئے......اور اپنے آقا محبوب خدا ﷺ کے جسمانی اعضا میں سے جس کا تذکرہ بھی کرنا چاہیں تو قرآن کی پاک آیات کی تلاوت کیجئے......سب سے پہلے پڑھئے......کہ:

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی

ترجمہ: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے

اور اس سے آگے پڑھیئے......سینہ بے کینہ کا ذکر

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

ترجمہ: کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا

ہاں! تو تلاوت قرآن کرتے ہوئے قرآن کی تلاوت کا شرف بھی پایئے......

محبوب ﷺ کے اسمائے مبارکہ اور صفات مبارکہ کی زیارت کا شرف بھی پایئے......اور

قرآن کی آیات کی صورت میں مدحت مصطفی ﷺ بھی ملاحظہ فرمائیے......کہ:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ

تحقیق اللہ کی طرف سے آیا ایک نور اور روشن کتاب

اور پھر پڑھیئے......اور قرآن کی اس آیت مقدسہ کو حصول برکت کیلئے آنکھوں سے لگا لیجئے......کہ:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

اور اگر دیکھنا ہو کہ اللہ کا اپنے محبوب ﷺ سے محبت کا انداز کیا ہے......تو قرآن کی "سورہ مزمل" پڑھیئے......کہ:

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

اور "سورۃ مدثر" پڑھیئے......اور ایک لمحے کیلئے قرآن بند کر کے سید کائنات ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام پڑھیئے......کہ قرآن کہہ رہا ہے

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ

قابل قدر عزیز از جان بہنو!

آیئے اب دوسرا مرحلہ بھی شروع کرتے ہیں اور احادیث کی کتابوں کو ہاتھ میں لیتے ہیں اور احادیث نبوی ﷺ سننے اور سنانے کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں......کہ اللہ جل جلالہ نے جس ذات مبارکہ کو اپنا محبوب بنایا......کائنات کی ہر شے نے اسی ذات پاک کو اپنی محبت کا مرکز ومحور بنا لیا......اور میں اس مقام پر ایک مشہور ومعروف حدیث مبارکہ پیش کرنا چاہتی ہوں......توجہ فرمائیے گا

میری عادت ہے کہ پہلے حدیث کا حوالہ پیش کیا جائے اور بعد میں اس کے کمالات پر بات کی جائے تو آیئے سنیئے......احادیث کی معتبر کتاب "صحیح بخاری" ہے اس کتاب کا روشن باب نزول النبی ﷺ الحجر ہے......اور احادیث مبارکہ کی دوسری

Scanned with CamScanner

بڑی کتاب ''صحیح مسلم'' ہے اور اس کتاب کی ''کتاب الفضائل'' اور باب ''معجزات النبی ﷺ'' ہے......اور میں یہ بات بھی عرض کرتی چلوں کہ ان احادیث کی کتابوں کے علاوہ یہ حدیث پاک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ''مسند امام احمد'' جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۴۲۴ پر نقل فرمائی ہے......اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''سنن الکبریٰ'' جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۳۷۲ پر روایت فرمائی ہے:

آیئے حدیث مبارکہ کا مکمل عربی متن میں ناچیز پڑھتی ہوں اور آپ سماعت فرمایئے......کہ:

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ حَتّٰی اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَۃِ.قَالَ ھٰذِہٖ طَابَۃُ وَھٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ

صحیح مسلم	کتاب الفضائل	باب معجزات النبی
مسند امام احمد	جلد نمبر ۵	صفحہ نمبر ۴۲۴

ترجمہ: کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور ﷺ کے ہمراہ تھے جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

میری بہنو اور بیٹیو!

ابھی آپ نے یہ حدیث پاک سماعت فرمائی......تو یقین جانیئے حدیث پاک پڑھنے کے بعد دل کہہ رہا تھا کہ واہ ''جبل احد'' تیری شان کے کیا کہنے کہ محبوب ﷺ خود فرما رہے ہیں......کہ:

ھٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا

یہ جبل احد ہے ہم سے محبت کرتا ہے

کیا شان ہوتی ہے اس چاہنے والے کی کہ جس کا محبوب اس کا تعارف کرواتے ہوئے یہ بھی بیان فرما دے، کہ کوئی یہ ہی نہ سوچ لے کہ یہ محبت صرف یکطرفہ ہی ہے......یعنی صرف جبل احد کو ہی سید کائنات ﷺ سے محبت ہے......نہیں نہیں ایسا نہیں ہوا...... بلکہ حدیث کا حوالہ تو ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں وقت ملے اور حدیث کی زیارت کو دل چاہئے تو یہ حدیث ضرور پڑھیئے......یقیناً محبوب ﷺ کی طرف سے جبل احد کو یہ انعام ملنے کا ذکر بھی حدیث میں ملے گا......کہ:

وَ نُحِبُّہٗ۔ہم اس سے محبت کرتے ہیں:

سب کہہ دیجئے......سبحان اللہ

کائنات کی ہر چیز اس خوش بخت کے بخت پر نازاں ہے کہ جس کے شب و روز سید کائنات ﷺ کی محبت سے روشن اور مسرور ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ہر اس چیز سے محبت ہے جس کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے:

معزز و مکرم سامعات:

یہ باتیں تو انسانوں کیلئے ہیں لیکن اس مرحلے تو بات ہو رہی ہے ان کی کہ جو کسی سے بات بھی نہیں کرتے:

کھاتے پیتے بھی نہیں ہیں
ہنستے روتے بھی نہیں ہیں
چلتے پھرتے بھی نہیں ہیں
دیکھتے دکھاتے بھی نہیں ہیں
آتے جاتے بھی نہیں ہیں
سوتے جاگتے بھی نہیں ہیں

Scanned with CamScanner

یقیناً آپ کے ذہن میں یہ بات آ رہی ہوگی کہ یہ کس کی بات ہونے والی ہے تو میری بہنو!......ابھی تو میں نے تھوڑی دیر پہلے آپ سامعات کو ''جبل احد'' کے بارے میں حدیث پاک بیان کی ہے کہ پتھروں کو بھی سید کائنات ﷺ سے محبت کرنے کا شعور ہے اور آج اگر کسی کا انسان ہو کر بھی دل محبت رسول ﷺ سے خالی ہو تو وہ انسان نہیں بلکہ پتھر سے بھی بدتر ہے۔

قابل عزت واحترام سامعات!

یقین جانیئے کہ میں نے ایک حدیث پاک ''ترمذی شریف'' میں پڑھی ہے تو حدیث پاک پڑھتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں کہ انسان تو ایک طرف......اس کریم ذات پاک کے قدموں میں انسان تو سر کٹا کر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں......لیکن غور کا مقام تو یہ ہے کہ بے جان پتھر بھی سید کائنات کی صفت وثناء بیان کر کے محبت مصطفیٰ ﷺ کا اظہار فرما رہے ہیں......آیئے موقعہ بھی ہے......اب تو ایک ماحول سجا ہوا ہے سید کائنات ﷺ سے محبت کا پیغام دینے کیلئے اور محبت مصطفیٰ ﷺ سے اپنے شب و روز روشن کرنے والوں کا تو ایسی ہی ایک اور حدیث پاک سماعت فرمایئے اور جھومتے ہوئے درود مصطفیٰ ﷺ پڑھتے جایئے اور محبت مصطفیٰ ﷺ کا اظہار کرتے جایئے

تو سب سے پہلے حوالہ سماعت فرمایئے......ویسے تو یہ حدیث پاک آپ نے یقیناً بے شمار مرتبہ سنی ہوگی......اور پڑھی بھی ہوگی......لیکن یہاں تذکرہ ہو رہا

آپ ﷺ سے محبت کرنے والوں کا
آپ ﷺ سے پیار کرنے والوں کا

آپ ﷺ سے تعلق قائم کرنے والوں کا
آپ ﷺ سے نسبت قائم کرنے والوں کا
آپ ﷺ سے رابطہ قائم کرنے والوں کا
آپ ﷺ سے واسطہ قائم کرنے والوں کا

تو ایسے میں یہ حدیث پاک سید کائنات ﷺ سے بے جان پتھروں کے پیار کرنے کے حوالے سے حصول برکت کیلئے بیان کی جا رہی ہے......ویسے تو میں بھی یہ وقت اشعار کی نظر کر سکتی تھی......لیکن اس وقت ضرورت ہے کہ سید کائنات ﷺ سے محبت رکھنے والوں کے تذکرے احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں بیان کیے جائیں تو بہتر ہوگا......اب اس حدیث پاک کا حوالہ یاد رکھنا آپ سامعات کی ذمہ داری ہے......اس کو بیان کرنا مجھ ناچیز پر لازم ہے......تو حوالہ سنیئے......کہ

یہ حدیث پاک ''صحیح مسلم'' کی ''کتاب الفضائل'' میں بیان ہوئی ہے اور ''ترمذی شریف'' کے ''کتاب المناقب'' میں اس کو نقل فرمایا گیا ہے......امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو سنن دارمی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۴ پر بیان فرمایا ہے......''مسند امام احمد بن حنبل'' میں جلد نمبر۵ اور صفحہ نمبر۸۹ پر بھی اس حدیث پاک کو نقل فرمایا گیا ہے......اور ایک حوالہ اور سن لیجئے کہ امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو ''مسند الفردوس'' جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۵۸ پر نقل فرمایا ہے......تو حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے......فرماتے ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَىَّ لَيَالِىَ بُعِثْتُ اِنِّى لَاَ عْرِفُهُ الْاٰنَ

Scanned with CamScanner

صفحہ نمبر ۱۰۵	جلد نمبر ۵	مسند امام احمد

ترجمہ: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔''

تمام سامعات ایک مرتبہ اپنی عقیدت بھری اور محبت سے نکھری ہوئی آواز میں کہہ دیں......سبحان اللہ

ابھی آپ نے وہ حدیث پاک بھی سماعت فرمائی تھی کہ جس میں مدینہ منورہ کے ایک پہاڑ کا ذکر ہوا جو آپ ﷺ سے محبت کرنے والا ہے......اور اب دوسری حدیث پاک میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کا ذکر خیر ہوا ہے جو کہ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ سے پہلے حضور سرور کونین، سید کونین ﷺ کی ذات مبارکہ پر سلام بھیجتا تھا......تو دیکھیے ابھی اعلان نبوت نہیں فرمایا گیا

ابھی قرآن کے نزول کا سلسلہ شروع نہیں فرمایا گیا
ابھی امت مسلمہ کو محبت محبوب سے سرشار ہونے کا نہیں فرمایا گیا

لیکن قربان جاؤں! اس پتھر کے اسلوب محبت پر کہ جب کہ آپ ﷺ نے ابھی اعلان نبوت نہیں فرمایا تو وہ دیکھیے کس طرح سے ''حضور سرور کونین ﷺ کی ذات مبارکہ پر سلام کے نذرانے پیش فرما کر اپنا نام

سرور کونین ﷺ کے ...... محبوں میں لکھوا رہا ہے
سرور کونین ﷺ کے ...... اپنوں میں لکھوا رہا ہے
سرور کونین ﷺ کے ...... پیاروں میں لکھوا رہا ہے
سرور کونین ﷺ کے ...... مداحوں میں لکھوا رہا ہے

ہاں تو اب اس طرف بھی خیال جا رہا ہے کہ میرے امام نے بالکل سچ کہا تھا......

اور آپ ﷺ کے غلاموں کو یہ پیغام محبت بالکل حق دیا تھا......کہ:

وہ خدا نے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
تیرا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح الامیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

محفل میلاد میں بیٹھنے والی خوش نصیبو!

اپنے دل آج محبت مصطفیٰ ﷺ کی روحانیت سے بھرپور کر کے جانا یہاں سینوں کو محافل ذکر مصطفیٰ ﷺ کی روحانیت سے بھرپور کر کے جانا یہی سینوں کا محافل ذکر مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد کرنے کا مقصد ہے......تو ابھی احادیث مبارکہ پیش کرنے کے بعد میں ناچیز نے اپنے مسلک کے غیور امام، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کلام کے چند اشعار پڑھنے کی سعادت حاصل کی......تو ان اشعار میں سے تیسرا مصرعہ دیکھ لیجیے......اس میں بھی سید کائنات ﷺ کے

ایک چاہنے والے کا ذکر ہوا ہے
ایک محبت کرنے والے کا ذکر ہوا ہے
ایک پیار کرنے والے کا ذکر ہوا ہے
ایک دیدار کرنے والے کا ذکر ہوا ہے

کہ:

تیرا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح الامیں

ہاں! ہاں وہ روح الامیں،

جو محبتوں کا امین ہے

Scanned with CamScanner

جو رفعتوں کا امین ہے
جو عقیدتوں کا امین ہے
جو واسطوں کا امین ہے
جو رابطوں کا امین ہے
جو نسبتوں کا امین ہے
جو ملاقاتوں کا امین ہے

وہ بھی ایک راز جو اس نے سید کائنات ﷺ کی محبت میں اپنے دل میں چھپا رکھا تھا...... ایک دن سید کائنات ﷺ کے سامنے موقعہ پا کر بیان کر دیا...... نہ جانے کب سے تلاش کر رہا تھا...... کہ کوئی ایسا ملے جو میرا محبوب ہو اور میں اس سے محبت کروں اور جہاں میں ایسا کوئی دوسرا نہ ہو تو...... آئیے سنیئے ایک یہ فیصلہ خود ہی روح الامین علیہ السلام نے کر دیا...... کہ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سید کائنات ﷺ سے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ

المعجم الأوسط	جلد نمبر ۶	صفحہ نمبر ۲۳۷

ترجمہ: (جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا) میں نے تمام زمین کے اطراف واکناف کو دیکھا مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو نہ پایا اور نہ ہی میں نے بنی ہاشم کے گھر سے بڑھ کر کوئی بہتر گھر پایا۔

ہاں! تو اب آپ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا معیار محبت سماعت فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام کو محبوب کریم ﷺ سے افضل کوئی دکھائی ہی نہیں دیتا...... یہ فیصلہ تو

جبرائیل علیہ السلام نے فرمادیا کہ جس سے محبت ہو وہ کس معیار کی محبت ہو...... اس محبت کا معیار یہ ہو کہ محب کے الفاظ یہ ہوں کہ میرے محبوب جیسا پوری کائنات میں کوئی نہیں ہے...... ویسے یہ بات میں عرض کر دیتی ہوں اشارۃً کیونکہ میرا مزاج نہیں کسی پر تنقید کرنا...... یا کیچڑ اچھالنا...... صرف یہ بات ایک اس موقعہ پر عرض دینا بے حد ضروری سمجھتی ہوں کہ:

یہ فیصلہ کسی مفسر کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے
یہ فیصلہ کسی فقیہ کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے
یہ فیصلہ کسی مفتی کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے
یہ فیصلہ کسی محدث کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے
یہ فیصلہ کسی ادیب کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے
یہ فیصلہ کسی خطیب کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے۔
یہ فیصلہ کسی محرر کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے
یہ فیصلہ کسی مفکر کا نہیں ...... کہ جس کا انکار کر دیا جائے

بلکہ یہ فیصلہ فرشتوں کے سردار...... امتوں کے راز دار حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے کیا ہے...... کہ:

فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ

میں نے محمد ﷺ سے افضل کسی کو نہیں پایا

دیکھئے!...... کہ حضرت جبریل علیہ السلام ہر نبی کی خدمت میں پیش ہوتے رہے ہیں...... اللہ جل جلالہ کے پیغامات انبیاء ورسل کی خدمت میں لیکر حاضر ہوتے رہے ہیں مگر آخر میں فیصلہ یہی ہوا...... کہ

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

ارے یہ محبت کوئی بتانے کی بات نہیں ہے...... کہ کوئی کہے کہ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا چیز ہے...... بے شمار ایسی قرآنی آیات ہیں کہ جو سید کائنات ﷺ سے محبت کا درس دے رہی ہیں...... اور بیشمار ایسی روایات ہیں جو احادیث کی کتابوں میں ملتی ہیں...... کہ جن سے سید کائنات ﷺ کی ذات پاک سے محبت کا طریقہ اور سلیقہ ملتا ہے...... آپ ﷺ سے محبت کرنے والے رخ روشن کے دیدار سے ہی راحت جاں پاتے ہیں...... اور پیاسے آپ ﷺ کے ہی دریائے رحمت سے سیراب ہوتے ہیں...... بلکہ بعضوں کے جسم وروح کے قرار کا رشتہ بھی سید کائنات ﷺ کے رخ زیبا سے ہی وابستہ ہے...... کہ جن کے سامنے سے رخ مصطفی ﷺ ایک لمحے کیلئے بھی اوجھل ہو جائے تو وہ اپنی آنکھوں کو بے مقصد سمجھتے ہیں۔

قابل قدر عزیز از جاں میری محترم بہنو اور بیٹیو!

میرے پاس وقت کم ہے اور یہ موضوع تو اپنی اتنی حقیقی وسعت رکھتا ہے...... کہ اگر زمانہ ہر کار زندگی چھوڑ کر صرف اسی نفیس اور حسین دلنشیں موضوع یعنی محبت مصطفی ﷺ پر بات کرنا شروع کر دے...... تو سب ہر سانس اور اپنی گزرنے والی گھڑی کے ساتھ اوصاف وکمالات مصطفوی ﷺ بیان کرنے میں صرف کرنے کے بعد بھی یہی کہتے ہوئے دکھائی دیں گے...... کہ ابھی عنوان باندھا ہے کتاب باقی ہے...... اور ابھی تو ابتدا کی ہے...... اس کی انتہا باقی ہے

تو آئیے میری بہنو!

میں آخر میں آپ کو وہ محبت کا قیصدہ سنانا چاہتی ہوں کہ جس کو پڑھنے اور سننے

کے بعد زمانے کو محبت کا طریقہ آتا ہے

محبت کا سلیقہ آتا ہے
عقیدت کا طریقہ آتا ہے
نسبت کا قرینہ آتا ہے

تو میری عزیز سامعات!

اس وقت میرے ہاتھ میں احادیث نبوی ﷺ کی روشن کتاب یعنی "بخاری شریف" ہے "کتاب المناقب" میں یہ روشن روایت موجود ہے...... آئیے ساعت فرمائیے...... کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے...... کہ:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ اِلٰى جِزْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ اِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهٗ عَلَيْهِ

بخاری شریف	کتاب المناقب	باب علامات النبوة

ترجمہ: سید کائنات ﷺ درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب منبر بنا اور آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ زاری کرنے لگا۔ آپ ﷺ اس کے قریب تشریف لائے اور اس پر اپنا دست شفقت پھیرا...... (سبحان اللہ!)

قربان جائیں...... اس کھجور کے خشک تنے کی شان پر کہ جس کو محبت مصطفی ﷺ کا سرمایہ حاصل ہے...... اور وہ ایک پل کیلئے بھی محبوب خدا ﷺ کو اپنے سے جدا ہونا برداشت نہیں کرسکتا...... قربان جاؤں کیسا میرے آقا ﷺ کا چاہنے والا ہے کہ سید کائنات ﷺ اس کو چپ کروانے کیلئے اپنے ہاتھ مبارک کو اس پر پھیر رہے ہیں اور تسلیاں دے رہے ہیں...... اور اب مجھے کہنے دیجئے...... کہ:

Scanned with CamScanner

یہی وہ محبت کی انتہا ہے جو اپنی انتہا پر عشق کا مقام حاصل کر لیتی ہے..... جو کہ اہل شعور وعشق کہتے ہیں ...... کیونکہ محبت ایک ایسا گوہر بے مثال اور ایسا جوہر باکمال ہے کہ جس کسی میں بھی محبت اور عشق نے ڈیرہ ڈال لیا ہے تاریخ کی تمام کتابیں گواہ ہیں:

احادیث کی تمام کتابیں گواہ ہیں......کہ:

اس ہستی کو اس محبت کے جوہر نے

عبداللہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے

عمر سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے

عثمان سے ذوالنورین رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے

علی سے شیر خدا رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے

حسن سے امام الشہدا رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے

حسین سے صابر اعظم رضی اللہ عنہ بنا دیا ہے

بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ جل جلالہ کی طرف سے یہ انعام محبت مصطفی ﷺ نے ہی دلایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری آج کی اس محفل پاک کو ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے اور ہمارے من کی بستی کو محبت مصطفی ﷺ کی برکات سے آشنا فرمائے۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

موضوع......علم مصطفی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِيۡدِ ۝ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ۝ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۝

صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا سَيِّدِیۡ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ يَا سَيِّدِیۡ يَا حَبِيۡبَ اللّٰهِ

مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہوگیا
کافران سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا
وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

سید کائنات ﷺ سے محبت کا شرف رکھنے والی سامعات!

ابھی جب میں حاضر ہوئی تو کیا دیکھا کہ محفل کا سارا ماحول ہی روشنیوں کے طشت میں سجا ہوا لگ رہا تھا...... مجھے بھی سلسلہ لب کشائی شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر محفل پاک میں بیٹھ کر سرور کونین، ہادی کونین ﷺ کی مدحت کی

Scanned with CamScanner

باتیں سننے کا شرف حاصل ہوا...... واہ سبحان اللہ کیا ہی میٹھی میٹھی آوازیں نعت سید کائنات ﷺ کا شرف پانے کی سعادت پا رہی تھیں......تو یقین جانیئے کہ محفل میں جب بھی کبھی باوضو ہو کر......اور یکسو ہو کر بیٹھنے کا اتفاق حسیں ہو جائے تو اس گھڑی صرف یہی خواہش دل و دماغ کے کناروں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہوتی ہے...... کہ سید کائنات ﷺ کی مدحت بیان کرنے والا یونہی حضور سید الکونین، آقا سرور کونین ﷺ کی مدح سرائی کرتا رہے اور ہمارا دل اسی طرح سے مدحت مصطفیٰ ﷺ کے گلوں سے مہک حاصل کر کے مہکتا رہے تو بحر حال انتہائی اچھے اور بابرکت ماحول میں جہاں ہر کوئی اپنے کریم آقا ﷺ کی تعریف و توصیف کی باتوں کو اپنے دلوں میں سمو لینے کی خواہش رکھتا ہے میں ایسے بابرکت اور نورانی فیض عقیدت رکھنے والے ماحول میں بولنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں شاید...... کہ ان مدحت مصطفیٰ ﷺ کرنے والوں کے ناموں کی فہرست میں کہیں ایک کونے میں مجھ ناچیز کا نام بھی لکھا ہوا تھا کہ جس کا انعام یہ ہوا کہ مجھے بھی محفل میں حاضری کا شرف عطا ہو گیا تو

میری بزرگو، بہنو اور بیٹیو!

آپ مجھ سے قبل اشعار کی صورت میں اپنے آقا ﷺ کی تعریف و توصیف سن رہی تھیں ......تو مجھے صرف انتظامیہ کے حکم پر نثری انداز مدحت میں سید کونین، سرور کونین ﷺ کے اوصاف و کمالات پر بات کرنی ہے......تو ابھی میں نے قرآن کی آیات پر نظر دوہرائی تو میرے خیال میں آج کی محفل میں پیش کرنے کے حوالے سے جس موضوع کی منظوری تھی اسی موضوع سے وابستہ آیت مبارکہ خود بخود ہی میرے لبوں کی زینت بننے سے پہلے...... مجھ

ناچیز کی زباں سے جاری ہوئی تو اس حوالے سے آج کی اس بابرکت محفل پاک میں مجھ ناچیز کو بشرط زندگی جس موضوع پر گفتگو کرنے کی ڈیوٹی پوری کرنی ہے وہ موضوع ''علم مصطفیٰ ﷺ'' ہے

تو میرے خیال میں اس حوالے سے اپنی گفتگو آگے بڑھانے سے پہلے ضروری ہوگا کہ ایک مرتبہ پھر اس آیت مقدسہ کو آپ کے سامنے تلاوت کر دیا جائے تا کہ جو بہنیں بعد میں آ کر محفل میں شامل ہوئی ہیں وہ بھی حصول ثواب اور حصول برکت کی نیت سے آیت مبارکہ بھی سماعت فرما لیں اور اس کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی سماعت فرما لیں اور اس کے بعد انشاء اللہ اپنے تھوڑے سے علم کے مطابق اس موضوع پر بات کریں گے ہاں علم کے بارے میں تھوڑا اس لئے کہا کہ قرآن بتا رہا ہے......کہ

وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

ترجمہ: اور تمہیں نہیں دیا گیا علم میں سے مگر تھوڑا سا

تو ابھی خطبے میں جو آیت مبارکہ تلاوت کی گئی وہ آیت مقدسہ ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۝ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا

ترجمہ: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے

محترم قابل عزت سامعات!

آج کے موضوع کو بیان کرنے کیلئے ہم نے ہی آیت مبارکہ پہلے خطبے میں تلاوت کی اور اس کے بعد اب دوبارہ بمعہ ترجمہ پھر ایک مرتبہ تلاوت کا شرف حاصل کیا......آج کے اس موضوع ''علم مصطفیٰ ﷺ'' کا چناؤ اس لئے کیا گیا کہ اکثر اس موضوع پر بات کرتے ہوئے کچھ لوگ بہت زیادہ آگے گزر جاتے

Scanned with CamScanner

ہیں اور بعض اوقات تو علم مصطفی ﷺ یعنی آپ تاجدار کائنات ﷺ کے علم غیب کا انکار کر دیتے ہیں......تو اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے آج ضروری محسوس کیا کہ آج اپنی اسلامی بہنوں کو یہی موضوع قرآن و حدیث کی روشنی میں سنایا جائے

تو دیکھئے قرآن کی آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کو:

یہ خوشخبری دے رہا ہے
یہ نعمت دے رہا ہے
یہ عظمت دے رہا ہے
یہ عزت دے رہا ہے
یہ حکمت دے رہا ہے

کہ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ○ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

اور ترجمہ ایک مرتبہ پہلے بھی آپ نے سنا ہے......کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ نعمت دی کہ اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو.
ہر اس چیز کا علم سکھا دیا جو کہ آپ پہلے نہیں جانتے تھے......

دیکھئے! قرآن میں اللہ نے کتنے واضح اور روشن الفاظ میں یہ ارشاد فرمایا کہ ہم نے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور اب اس حکم قرآن کے بعد بھی اس موضوع پر روزانہ بحث سننے میں آتی ہے کہ سید کائنات ﷺ کو علم غیب نہیں ہے۔

ارے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جب اللہ سب کچھ سکھانے والا ہے تو ہم تم کون ہوتے ہیں گھٹانے یا بڑھانے والے.....میرے امام، سیدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اسی لئے فرمایا تھا......کہ:

وہ بڑھائے یہ گھٹائیں
اسے مقصود بڑھانا تیرا

خیر سنیوں کے عقائد کی ترجمانی کرنے والے اشعار کو بعد میں پیش کیا جائے گا...... پہلے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مفسرین کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں...... کہ مفسرین کرام نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے......اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ مفسرین کرام کے اقوال پیش کرنے کے بعد:

ہمارا عقیدہ ہی سچا ثابت ہو گا
ہمارا عقیدہ ہی سچا ثابت ہوگا
ہمارا عقیدہ ہی احسن ثابت ہوگا
ہمارا عقیدہ ہی روشن ثابت ہوگا

کیونکہ! ہمارا عقیدہ جو ہے وہی مفسرین کرام کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے...... آیئے سنیئے حوالہ کسی جگہ پر نوٹ فرما لیں......قرآن کی اسی آیت مقدسہ کہ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے تحت عالم اسلام کی مشہور و معروف تفسیر میں......یعنی تفسیر جلالین صفحہ نمبر ۱۱۶ پر یہ روشن عقیدے کو چار چاند لگا دینے والی حسین عبارت موجود ہے کہ جو الحمدللہ اہلسنت کے عقیدے کی ترجمانی کر رہی ہے

اہلسنت و جماعت کے مذہب کی نگہبانی کر رہی ہے آیئے آیت مقدسہ تو آپ نے پیچھے بھی سماعت فرمائی اب اس کی تفسیر میں بیان ہونے والا روشن عقیدہ اہلسنت بھی سماعت فرمائیں

عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنَ الْاَحْكَامِ وَالْغَيْبِ

Scanned with CamScanner

تفسیر جلالین	جز پنجم	صفحہ نمبر ۱۱۶

ترجمہ: تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے احکام اور غیب سے

قابل قدر سامعات!

اب بتائیے میرے خیال میں یقیناً ہمارے عقیدے کی ترجمانی ہوگی...... تفسیر جلالین میں اس آیت مقدسہ کی تفسیر پیش کرنے سے میری بہنو اب ذرا آگے سماعت فرمائیے کہ:

ہمارا یہ عقیدہ ہے اور ایمان ہے...... کہ علم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی دوسری نعمتوں کی طرح ہی ایک نعمت ہے......تو اللہ ہماری زندگی کے تمام شب و روز میں ہم سب کو اپنی خصوصی نعمتوں سے نوازتا رہتا ہے اور ہر کوئی چاہے خاص ہو یا عام...... امیر ہو یا غریب...... سب کے سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو حاصل کرتے رہتے ہیں...... اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اپنے بندوں کو عطا فرماتا رہتا ہے اور ان تمام نعمتوں میں سے ایک بلند مقام اور باعث عزت وتکریم انسان کے لئے نعمت خداوندی علم ہے...... انتہائی توجہ سے سماعت فرمائیے گا یہ ایک حسین نکتے سے کم نہیں ہے جو میں عرض کرنے والی ہوں...... کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی تمام نعمتیں اپنے بندوں کو عطا کرتا رہتا ہے اور اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے...... کہ کتنا بلند مذہب ہے اہلسنت و جماعت کا کہ تمام صاحب علم اس حقیقت پر متفق ہیں کہ علم بھی ایک نعمت ہے اور اللہ اپنی نعمتیں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے لیکن ذرا سوچیئے تو سہی کہ ہر خاص و عام کو تو یہ نعمتیں عطا ہوتی ہی رہتی ہیں...... اس ذات کریم ﷺ پر اللہ کی نعمتیں کس کمال کی ہوں گیں کہ جنہیں خود اللہ نے نعمت الکبریٰ بنا کر بھیجا ہے...... تو بحر حال بات ہو رہی ہے سید کائنات ﷺ کے علم غیب کی تو ہم نے ابھی عرض کیا کہ علم ایک نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ

پر اپنی نعمتوں کی انتہا فرمادی...... بلکہ وعدہ یوں فرمایا...... کہ۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

تو اب یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا نزول ہو رہا ہے......اور آپ ﷺ کا علم بھی بڑھتا جا رہا ہے اور شرک کا فتویٰ لگانے سے پہلے کاش کے سوچ لیا جاتا...... کہ اللہ کا علم غیب جو ہے وہ نہ بڑھتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کم اور زیادہ ہونے سے پاک ہے۔

تو اب میری بہنو! مجھے اپنے امام کے لفظوں میں...... اپنے قائد کے اشعار میں بھی اپنے عقیدے کا اعلان کرنا ہے...... جو میرے مسلک حق کے پیشوا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمانی فرمائی ہے...... ہمارے اور اپنے عقیدے کی ترجمانی آپ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... کہ

سر عرش پر ترا گزر دل فرش پر تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے وہ نہیں جو تجھ پر عیاں نہیں

قابل قدر عزیز از جان سامعات!

کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس کا علم میرے آقا ﷺ کی اذن الٰہی سے اللہ کی عطا سے حاصل نہ ہو...... ہاں ہاں!

ہر زمانے کا علم
اپنے بیگانے کا علم
بڑائی اور باریکی کا علم
دوری اور نزدیکی کا علم
زمین و فلک کا علم
سماک و سمک کا علم

Scanned with CamScanner

نزع و برزخ کا علم
جنت و دوزخ کا علم
اقوام گزشتہ کا علم
ظاہر و پوشیدہ کا علم
بلندی و پستی کا علم
عرش و کرسی کا علم
فیوض و برکات کا علم
انوار و تجلیات کا علم
دشت و ریگزاروں کا علم
غاروں اور پہاڑوں کا علم
مریضوں کے ہر مرض کا علم
امتیوں کی ہر عرض کا علم
سابقہ امتوں کے واقعات کا علم
اپنے امتیوں کے حالات کا علم

سب اللہ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو عطا فرمایا ہے......بس میری بہنو! مسئلہ ذرا غور سے سمجھیے کہ شرک واقع پھر بھی نہیں ہوا کیونکہ سب سے بڑا فرق جو ہمارے عقیدے کے عین مطابق ہے کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور سید کائنات ﷺ کا علم غیب عطائی ہے (یعنی اللہ کا عطا کردہ ہے) اب آپ ہی بتائیے کہ شرک کا فتویٰ کہاں گیا؟

سید کائنات ﷺ کے لئے تو علم غیب کا عطائی ہونا قرآن سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے......کہ

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

سورۃ جن	پارہ نمبر۲۹	آیت نمبر ۲۶۔۲۷

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے

قابل قدر مستورات!

یہ بات تو قرآن سے ثابت ہو گی کہ اللہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔

اب بات رہی کہ اپنے پیاروں کو
اپنے محبوبوں کو

علم غیب عطا فرماتا ہے اور کیا خیال ہے کہ جس کریم ذات کو اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب بنایا ہو کیا انہیں علم غیب سے دور رکھا ہو گا؟

دین حق کی خدمتگارو!

ہم نے شروع میں جو آیت مقدسہ اپنے موضوع کی ترجمانی کیلئے تلاوت کی تھی......یعنی وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

اور آپ کو سکھا دیا گیا جو آپ نہیں جانتے تھے

اور پیچھے ابھی جو آیت مقدسہ پیش کی گئی اس میں تو یہ ثابت ہوا کہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہئے غیب عطا کرتا ہے تو اس آیت مقدسہ سے جو ہم نے ابھی تلاوت کرنے اور سننے کا شرف حاصل کیا ہے......اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو وہ سب کچھ بتا دیا سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے......پہلے اس آیت مبارکہ کے تحت ہم نے تفسیر جلالین کا تفسیری حوالہ اور با اثر حوالہ پیش کیا......چلو ہم اعتراضات کرنے والوں اور اپنے ہی نبی ﷺ کے علم

Scanned with CamScanner

غیب کا انکار کرنے والوں کی تسلی کیلئے ......ایک دوسرا حوالہ پیش کرتے ہیں ......کہ یہ بات بھی ثابت ہو جائیگی کہ ہم غلط تو نہیں کہہ رہے...... آیئے سماعت کیجئے تفسیر ہے عالم اسلام کی مشہور و معروف تفسیر...... ہر اہل علم کی کتابوں کی المباری کی زینت بننے والی عالم اسلام کی مستند تفسیر یعنی تفسیر ابن جریر...... امام المفسرین، امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن جریر میں اسی آیت مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں...... کہ

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنْ خَبَرِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُذْ خَلَقَكَ

ترجمہ: اور سکھا دیا تمہیں اللہ نے جو تم نہ جانتے تھے تمام اولین و آخرین کی خبریں اور جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے اس کے ہونے سے پہلے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے اے محمد ﷺ جب سے اللہ نے تم کو پیدا فرمایا ہے۔

قابلِ قدر سامعات!

آپ نے ابھی امام المفسرین ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی روشن تفسیر سے چند جملے اس آیت مقدسہ کے بارے میں اور سید کائنات ﷺ کے علم غیب کے بارے میں سماعت فرمائے...... تو دیکھئے...... کہ

یہی بات تو میں اپنے امام کے لکھے ہوئے دو مصرعوں میں پہلے عرض کر چکی ہوں کہ:

سرِعرش پر ترا گزر دلِ فرش پر تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے وہ نہیں جو تجھ پر عیاں نہیں

اے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی غلامو!

اب اس بات کے جواب کے بعد کہ آپ ﷺ کو اللہ نے علم غیب عطا فرمایا ہے اور قرآن کی آیات مبارکہ اس روشن عقیدے پر دلیل ہیں...... تو اب اس کے بعد دوسرا مرحلہ شروع کرتے ہیں کہ کیا آپ ﷺ نے کوئی غیب کی بات بتائی بھی...... الحمد للہ ہمارا تو عقیدہ ہی یہی ہے...... کہ آپ ﷺ نے خبریں ہی غیب کی عطا فرمائی ہیں لیکن ہمیں قرآن و حدیث سے ثابت کرنا ہوگا کیونکہ خطاب کے شروع ہی میں...... میں ناچیز نے آپ سے معذرت کر لی تھی کہ آج اشعار نہیں بلکہ قرآن کی آیات پڑھی جائیں گی اور احادیث مصطفیٰ ﷺ پڑھی جائیں گیں...... انشاءاللہ:

تو میری بہنو اور بیٹیو! باوضو ہو کر اور رحمتوں کو حاصل کرنے کیلئے یکسو ہو کر ...... پکڑیئے اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب قرآن پاک کو...... اور نکالیے قرآن پاک کا تیسواں پارہ...... اس پارے میں موجود سورۃ التکویر نکالیے اور پڑھیئے آیت نمبر ۲۴...... کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے کریم نبی ﷺ کو غیب کا علم بتانے کہ بعد قیامت تک آنے والی انسانیت کو اپنے کلام کے ذریعے سے یہ روشن حقیقت بتا دی ہے...... کہ میں نے اپنے نبی ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا اور میرا کریم نبی...... سوال کرنیوالوں کو غیب کی باتیں بتا رہا ہے...... آیئے سنیئے...... قرآن کی آیت مقدسہ ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ

ترجمہ: ''اور یہ نبی غیب بتانے میں بخل کرنے والے نہیں''

ہاں یہ ترجمہ میرے امام و مفسر قرآن، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کنز الایمان'' میں کیا ہے...... دیکھا آپ نے کہ آج لوگ کہتے ہیں کہ استغفر اللہ نبی

Scanned with CamScanner

کوغیب کا علم نہیں ہے......ارے توبہ کروایسا کہنے والو آج ہی اپنے عقیدے سے......
کیونکہ اللہ فرماتا ہے

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ:''اور یہ نبی غیب بتانے میں بخل کرنے والے نہیں''

اللہ فرماتا ہے کہ میرا نبی غیب چھپاتا نہیں ہے اور تم کہتے ہو کہ نبی کو غیب کا علم آتا نہیں ہے......ذرا سوچو تو:

یہ کس کو ناراض کر رہے ہو؟
یہ کس کا انکار کر رہے ہو؟
یہ کس سے منہ پھیر رہے ہو؟
یہ کس کے منکر ہو رہے ہو؟

جبکہ !اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے......کہ

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ:''اور یہ نبی غیب بتانے میں بخل کرنے والے نہیں''

تو پھر انکار کوئی کرے کہ نبی مکرم ﷺ کو علم غیب نہیں تو اس نے کھلے لفظوں میں اللہ کے حکم کا انکار کیا۔

قرآن کا انکار کیا
سرکار ﷺ کی صفت کا انکار کیا
حضور ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا

ارے تم یہ بحث کرتے ہو کہ فلاں چیز جو زمین پر ہے نبی مکرم ﷺ کو اس کا علم ہے یا نہیں......تو آؤ میں ابھی اپنے موضوع پر بطور دلیل چند احادیث مبارکہ بھی پیش کرنا چاہتی ہوں......اس سے پہلے تو ہم نے قرآنی آیات سے نبی

ﷺ کا علم غیب کی صفت سے متصف ہونا ثابت کیا ہے......تو آیئے ایک روشن روایت سماعت فرمایئے......امام المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت پیش فرماتے ہیں پہلے حوالہ سن لیجئے......کہ حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ المعروف امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ''ابن کثیر'' ہے اور اس بابرکت اور نفاست بھری تفسیر قرآن کی جلد نمبر۲ ہے......اور صفحہ نمبر۱۳۱ ہے اور اب روایت سماعت فرمایئے......کہ

قَالَ اَبُوْذَرٍ وَلَقَدْ تَرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَلِّبُ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ فِي السَّمَاءِ اِلَّا ذَكَرَنَا مِنْهُ عِلْمًا

تفسیر ابن کثیر	جلد نمبر۲	صفحہ نمبر۱۳۱

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ہمیں اڑتے ہوئے پرندے تک کے بارے میں علم دیا ہے۔

قابل قدر بہنو اور بیٹیو!

دیکھو تو سہی کس طرح سے غیب بتایا جا رہا ہے......کہ تم دیوار کے پیچھے کی باتیں کرتے ہو......سید کائنات ﷺ نے ہواؤں میں اڑنے والے پرندوں کے بارے میں بھی اپنے صحابہ کرام کو بتا دیا......کہیے سبحان اللہ......کیونکہ یہ عقائد کی باتیں ہیں اور ہم نے الحمد للہ عقیدہ

قرآن سے لیا ہے
حدیث سے لیا ہے
صحابہ سے لیا ہے
تابعین سے لیا ہے
تبع تابعین سے لیا ہے

Scanned with CamScanner

اور یقیناً سب نے ہی تسلیم کیا ہے......کہ:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

ترجمہ: ''اور یہ نبی غیب بتانے میں بخل کرنے والے نہیں''

پیچھے بیان ہونے والی روایت کو ذہن میں رکھئے......اور سوچیئے......کہ یہ تو:

ایک مثال ہے غیب بتانے کی
ایک حقیقت ہے غیب بتانے کی
ایک دلیل ہے غیب بتانے کی
ایک وضاحت ہے غیب بتانے کی

انشاء اللہ ابھی ہم آگے بخاری و مسلم جیسی معتبر کتابوں سے اپنے عقیدے کی ترجمانی کریں گے......لیکن پہلے ابھی جو روایت پیش کی ہے......کہ جو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سید کائنات ﷺ نے کیسے غیب کا بتایا تو......اس کی ترجمانی اب مجھے اپنے امام کے کلام سے کرنی ہے......کہ اب بھی جو انکار کرے تو وہ یاد رکھے......کہ۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشاء رحمت کا قلمدان گیا

ہاں! آج ہی یہ بات سننے میں آرہی ہیں کہ نبی ﷺ کو غیب کا علم نہیں ہے......ورنہ صحابہ کرام کا تو یہی عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ غیب بتانے والے ہیں......کیونکہ صحابہ کرام کا تو آپ ﷺ سے:

تعلق مضبوط تھا
رابطہ مضبوط تھا

واسطہ مضبوط تھا
ناطہ مضبوط تھا

اسی لئے......تو

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
اللہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور قرآن میں وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ پڑھنے کے بعد......اور وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ پڑھنے کے بعد بھی:

اگر کوئی انکار کرے
اگر کوئی اعتراض کرے
اگر کوئی منکر ہو جائے
اگر کوئی عقیدہ بدلے

تو اس کیلئے تو صرف یہی جواب کافی ہے......کہ:

اف اے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

آؤ آج کی محفل میں ہم اپنی ڈیوٹی پوری کرتے چلیں......اور یہ دعوت دیتے چلیں کہ آج بھی وقت ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ......کے حکم خداوندی کو مان جاؤ......اور وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کے ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق عقیدہ بنالو......ابھی تو وقت ہے......توبہ کا دروازہ کھلا ہے......رحمت کا باڑا بٹ رہا ہے......اسی لئے تو میرے امام......امام اہلسنت......امام مسلک حق......امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا......کہ:

Scanned with CamScanner

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

دین سے لگاؤ رکھنے والی میری بہنو!

میں نے ابھی آپ سے ایک وعدہ کیا کہ ابھی مجھے قرآنی آیات کو پیش کرنے کے بعد چند احادیث مبارکہ پیش کرنی ہیں علم مصطفی ﷺ کے حوالے سے چند دلیلوں کے طور پر...... تو پہلے میں یہ بات انتہائی ضروری محسوس کرتی ہوں...... کہ سب سے پہلے ہم یہ بات واضح کرتے چلیں کہ آخر غیب کس کو کہتے ہیں؟ تو علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور زمانہ عربی لغت کی کتاب ''المفردات'' میں لکھا ہے...... کہ

مَالَایَقَعُ تَحۡتَ الۡحَوَاسِ وَلَا تَقۡتَضِیۡهِ بَدَاهَتِهِ الۡعَقۡلِ

یعنی وہ علم جو حواس کی رسائی سے بالاتر ہو اور قوت عقل سے بھی حاصل نہ کیا جا سکے اسے غیب کہتے ہیں یعنی یہ بات تو اب آپ کے علم میں آ گئی ہے...... کہ

جو چیز عقل سے بلند ہو اسے غیب کہتے ہیں
جو چیز حواس سے بالاتر ہو اسے غیب کہتے ہیں

آیئے میں ایک اور قول اس پر پیش کرتی ہوں...... کہ علماء کرام فرماتے ہیں ''غیب'' کی ایک بڑی تعریف یہ بھی ہے...... کہ

مَالَا یُدۡرَكُ بِالۡحِسِّ وَلَا یُفۡهَمُ بِالۡعَقۡلِ

ترجمہ: جس چیز کا ادراک نہ حواس سے ہو سکے اور نہ عقل سے

ہمارے عقیدے کے مطابق جید علماء کرام نے ''غیب'' کی اس تعریف کے بعد یہ فرمایا ہے کہ جو چیزیں یعنی جو اشیاء ظاہری حواس کی رسائی سے بلند اور انسانی عقل

سے بالاتر ہوں۔ مثلاً:

وحی اور فرشتے
برزخ اور قیامت

اور بلکہ خود ذات باری تعالیٰ بھی...... اور ان سب کے جاننے والا علم غیب اللہ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو عطا فرمایا ہے...... اسی لئے تو عقائد کی روشن ترجمانی کرتے ہوئے...... مسلک اہلسنت میں خوشبو پھیلاتے ہوئے...... میرے امام نے قلم اٹھایا اور کمال فرما دیا...... کہ:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

قابل قدر سامعات!

یہی تو بات ہم تقریر میں شروع سے دہراتے آ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے

عَالِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے

اور ہمارے جلیل القدر مفسرین کرام اور محدثین کرام بھی اس بات کی تائید فرماتے ہیں...... آیئے ایک لمحے کیلئے علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول پیش کر کے اپنی بات کو مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھاتے ہیں...... اور اس کے بعد ''علم مصطفی ﷺ'' کے دوسرے روشن پہلوؤں پر بات کرتے ہیں...... تو علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنَّ مَنۡ یَّصۡطَفِیۡهِ لِرِسَالَتِهٖ فَیُظۡهِرُ عَلٰی مَا یَشَآءُ مِنَ الۡغَیۡبِ

Scanned with CamScanner

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ جس کو رسالت کیلئے چن لیتا ہے اس کو جس غیب پر چاہتا ہے آگاہ فرماتا ہے

تو پھر کیا خیال ہے اس ذات مکرم ﷺ کے بارے میں کہ جن کو اللہ نے ختم الرسل بھی بنایا ہے اور امام المرسلین بھی بنایا ہے...... پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو غیب پر آگاہ نہ کیا ہو! جبکہ سب سے بڑی ذات اور غیب ذات تو خود باری تعالیٰ کی ذات پاک ہے تو پھر ماننا پڑے گا؟ کہ ہم یہ صحیح کہہ رہے ہیں ......کہ:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

قابل قدر سامعات:

آیئے اب اپنے آج کے پروگرام کا بقیہ وقت اس موضوع سے وابستہ احادیث مبارکہ سن اور سنا کر گزارتے ہیں ......لیکن پہلے میں انتہائی ضروری سمجھتی ہوں کہ اس حوالے سے بھی بات ہو جائے کہ ہمارا یہ جو عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا کائنات کے آقا ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے تو یہ بات تو ہم الحمد للہ قرآنی آیات اور معتبر مفسرین کرام کے اقوال مبارکہ سے ثابت کر چکے ہیں اور ابھی کچھ دیر پہلے لفظ ''غیب'' پر بھی بات ہوئی اور اس کے بارے میں ...... علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اور معتبر محدث علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال بھی پیش کئے گئے اور اگر اس کے بعد بھی کوئی یہ اعتراض کرے کہ سنی اپنی محافل میں ......جلسوں میں ......اور مذہبی نشستوں میں قرآن وحدیث کی روشنی میں بات نہیں کرتے تو بس پھر جھوٹ بولنا ہی اس کے مقدر کا خاصہ ہے اور میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

میری بہنو اور بزرگو!

ابھی احادیث مبارکہ سے علم مصطفیٰ ﷺ کے حوالے پیش کرنے سے پہلے قرآن سے آیت مقدسہ پیش کرنا چاہتی ہوں جو کہ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں ہے اور اس آیت قرآنی میں حضرت خضر علیہ السلام کے اس علم کا ذکر بھی ہوا ہے......جو کہ اللہ نے آپ کو اپنی رضا سے عطا فرمایا ہے......جس کو علم لدنی کہا جاتا ہے......یہ مثال پیش کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ اللہ اپنی رضا سے اگر کسی کو علم عطا فرمائے تو اس علم کا معیار کیا ہوتا ہے؟

اس علم کی حقیقت کیا ہوتی ہے؟
اس علم کا درجہ کیا ہوتا ہے؟
اس علم کا مقام کیا ہوتا ہے؟

بس یہ میرے سوال ہیں اور ان تمام کا جواب اسی آیت قرآنی سے ہم ابھی حاصل کریں گے قرآن میں اللہ تعالیٰ ...... حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے قرآن کی ''سورہ کہف'' ہے اور آیت نمبر ۶۵ ہے ...... آیئے سماعت فرمایئے......ارشاد باری تعالیٰ ہے......کہ

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا

سورۃ کہف	پارہ نمبر ۱۵	آیت نمبر ۶۵

ترجمہ: تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اپنا علم لدنی عطا فرمایا۔

قابل قدر سامعات ذی وقار!

اب اس آیت میں اللہ کے ایک رضا یافتہ بندے کا ذکر خیر ہوا ہے یعنی حضرت

Scanned with CamScanner

خضر علیہ السلام کا ذکر خیر ہوا ہے جنہیں اللہ نے اپنی رحمت بھی عطا فرمائی اور علم لدنی بھی عطا فرمایا ہے

تو بات سوچنے کے قابل ہے...... کہ یہ قرآن کی آیت مقدسہ میں جو ایک لفظ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا یعنی علم لدنی کا ذکر ہوا ہے تو آخر یہ علم لدنی کیا ہے؟

تو اب آیئے سنیئے انکار کرنے والے بھی اور ماننے والے بھی کہ امام بیضاوی علیہ الرحمۃ نے پر لکھا ہے......کہ:

اَیْ مِمَّا یَخْتَصُّ بِنَا وَلَا یُعْلَمُ اِلَّا بِتَوْفِیْقِنَا وَھُوَ عِلْمُ الْغَیْبِ

تفسیر بیضاوی	جز ۳	صفحہ نمبر ۱۴۸

ترجمہ: (حضرت خضر علیہ السلام) کو وہ علم سکھائے جو ہمارے ساتھ خاص ہیں بغیر ہمارے بتائے کوئی نہیں جانتا اور وہ ''علم غیب'' ہے

ارے یہی بات تو ہم کرتے ہیں...... کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور اس کے بتائے بغیر کوئی اس کو حاصل نہیں کرسکتا اور جس کو وہ اپنی مرضی سے عطا فرمائے اس سے کوئی غیب چھپا رہ نہیں سکتا۔

تو اسی آیت مقدسہ کے تحت میں ایک اور مشہور زمانہ...... عالم اسلام کے معروف مفسر قرآن امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا قول بھی آپ کو سناتی ہوں...... جو کہ امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر ''روح البیان'' میں فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں......کہ

ھُوَ عِلْمُ الْغُیُوْبِ وَالْاَخْبَارُ عَنْھَا بِاِذْنِہٖ

تفسیر روح البیان	جلد نمبر ۵	صفحہ نمبر ۲۷۰

ترجمہ: (علم لدنی) وہ غیبی باتوں کا علم ہے اور خدا کی اجازت سے اس غیبی علم سے خبریں دینا......

قابل قدر سامعات ذی وقار!

یہ آپ نے ابھی حضرت خضر علیہ السلام کے علم لدنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ کی رضا سے ان کو عطا کیا گیا اس کے بارے میں قرآنی آیت سماعت فرمائی اور اس کے بعد جلیل القدر مفسرین کرام کے اقوال بھی سماعت کیئے......تو اب فیصلہ خود کیجئے......کہ

جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کے مرتبے پر سرفراز فرمایا ان کے علم کا معیار کیا ہوگا؟ اور جو کریم آقا ﷺ حضرت خضر علیہ السلام کے بھی نبی ہوں اور تمام نبیوں کے سردار ہوں اور مرسلین کے امام ہوں ان کے غیبی علم کا معیار کس قدر بلند ہوگا؟

تو آیئے پھر ایک مرتبہ قرآن کریم کی اسی آیت مقدسہ کو حصول برکت کیلئے دوبارہ پڑھتے ہیں......کہ

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے اذن اور اپنی مرضی سے خود راضی ہو کر حضرت خضر علیہ السلام کو غیبی علم عطا فرما رہا ہے......تو سید کائنات، ہادی کائنات، معلم کائنات ﷺ کے علم کا معیار تو اصل میں وہ خالق و مالک ہی جانتا ہے جس نے اپنے محبوب ﷺ کو مختار کل بنایا ہے:

مالک کل بنایا ہے
ہادی کل بنایا ہے
سید کل بنایا ہے
امام کل بنایا ہے

Scanned with CamScanner

معلم کل بنایا ہے

جن کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ قرآن جس پر تا قیام قیامت شاہد ہے...... کہ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

ترجمہ: اور آپ کو معلم کتاب بنا کر بھیجا گیا

کس طرح یہ بات مانی جا سکتی ہے کہ جس کریم نبی ﷺ کو اللہ معلم کائنات بنا کر مبعوث فرمائے اور انہیں غیبی علم نہ عطا کیا ہو؟

قرآن کی آیات خود اس بات پر صادق اور شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کے ہر علم کو اپنی لاریب کتاب قرآن پاک میں محفوظ فرما دیا...... جیسے فرمایا گیا ...... کہ

رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

ترجمہ: خشک و تر میں سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو کتاب میں نہیں ہے تو سارے کا سارا قرآن عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ کے ارشاد خداوندی کے مطابق سید کائنات ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوا تو اب آپ ﷺ کو معلم بھی تو اسی کتاب مبین کا بنایا گیا ہے

تو اس حقیقت پر تمام اکابرین کا اتفاق ہے...... کہ!

جَمِيْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ

تمام علم قرآن میں ہے

تو یہ بات جب اچھی طرح سے ثابت ہو گی...... کہ تمام علوم کا مرکز و منبع اللہ کی لاریب کتاب قرآن مجید ہے...... تو پھر تو اس مسئلے کو سمجھنے میں کوئی پریشانی ہونی ہی نہیں چاہیے...... کہ تمام غیبی علوم جو اللہ نے چاہے وہ قرآن میں محفوظ فرمائے ...... اور آپ ﷺ کو معلم کتاب بنایا...... یعنی آپ ﷺ کو قرآن کے تمام ظاہری

باطنی علوم سے آگاہ فرمایا...... الحمدللہ! جو اللہ کے فضل و کرم سے مذہب حق اہلسنت کے عقیدے کی یعنی علم مصطفیٰ ﷺ پر بہت بڑی حقیقی اور روشن چمکتی ہوئی دلیل ہے...... کہ جس کا جواب ہی کسی کے پاس بن نہ پائے...... ویسے چلو اگر بات ہو رہی ہے تو اتنے بڑے علوم کے مرکز و منبع قرآن پاک سے چند حرف ہی لے لیتے ہیں جنہیں حروف مقطعات کہتے ہیں۔

میں نے اکثر مفسرین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

میں نے اکثر محدثین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

میں نے اکثر محققین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

میں نے اکثر مفکرین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

میں نے اکثر عالمین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

میں نے اکثر کاملین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

میں نے اکثر معلمین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

میں نے اکثر مجتہدین سے پوچھا

تو جواب آیا...... کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

اور یوں بھی مجھے کہنے دیجئے کہ!

میں نے اکثر معترضین سے پوچھا

تو جواب آیا.....کہ ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے

یہ سارے کیوں نہیں جانتے؟

اس لئے کہ حروف مقطعات ...... راز کی باتیں ہیں
اس لئے کہ حروف مقطعات ...... پوشیدہ باتیں ہیں
اس لئے کہ حروف مقطعات ...... نہاں باتیں ہیں
اس لئے کہ حروف مقطعات ...... چھپی باتیں ہیں

ہاں! ہاں ہم تو سب نے انکار کر دیا کہ ہم تو ان قرآنی حروف مقطعات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے.....تو یہاں پر سب کے علم کی حد ہوگی

سب کی قابلیت کی حد ہوگی
سب کی ڈگریاں لاجواب ہو گئیں
سب کو مقالے بے فائدہ ہو گئے
سب کا دعوے بے مقصد ہو گئے

یعنی جہاں سب دنیا والوں کے علم کی حد ہوگی اور تمام نے کہا کہ ہم تو ان قرآنی حروف مقطعات کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تو وہاں ہم چلے ایک علم وحکمت کے روشن ستارے کے پاس..... ہاں ہاں! اپنے سوال کا جواب حاصل کرنے کیلئے اور اپنے روشن عقیدے کی تائید کروانے کیلئے.....یعنی ایک کامل مفسر قرآن، علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ سے وضاحت طلب کی کہ حضرت ہر کوئی کہہ رہا ہے کہ ہم نہیں جانتے یہ حروف مقطعات کیا راز ہیں۔

یہ کیا حکمتیں ہیں

یہ کیا علوم ہیں
یہ کیا مفہوم ہیں
یہ کیا عظمتیں ہیں
یہ کیا رحمتیں ہیں
یہ کیا انداز ہیں
یہ کیا الفاظ ہیں

تو قرآن جاؤں اپنے عقیدے کی سچائی پر..... کہ علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تو......

ہمارے سوال کا جواب دے دیا
ہمارے پوچھنے کا صلہ دے دیا
ہماری تشنگی دیکھ کر فیصلہ دے دیا

کہ پوری کائنات میں بعد از خدا کسی کو حروف مقطعات کی اصل حقیقت اور راز کا پتا نہیں ہے.....تو آؤ سنو ایک کریم ذات مبارکہ محمد مصطفی ﷺ کی ہے جنہیں اللہ نے اپنی رضا سے یہ راز بتائے ہیں

یہ علم بتائے ہیں
یہ حکمتیں بتائی ہیں
یہ معرفتیں بتائیں ہیں

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں..... تفسیر روح المعانی میں سورۃ البقرہ کی تفسیر کرتے ہوئے جلد نمبر1 میں کہ

فَلَا یَعْرِفُہٗ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کو کوئی نہیں جانتا

Scanned with CamScanner

تو یقیناً میرے امام نے جو کہا وہ سچ کہا ہے اور قرآن و حدیث کے مطابق کہا ہے ......کہ

سرِ عرش پر ترا گزر اور دل فرش پر تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے وہ نہیں تجھ پر عیاں نہیں

جب یہ بات قرآن کی روشن اور نورانی آیات مقدسہ سے ثابت ہوگی کہ خالق کائنات نے ہر چیز کا علم قرآن میں جمع فرما دیا ہے...... دیکھیے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

سورۃ النحل	پارہ نمبر ۱۴	آیت نمبر ۸۹

ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے

خود ہی محسوس کیجیے......کہ قرآن میں تو ہر چیز کا بیان ہو یعنی ہر علم قرآن میں بیان کیا گیا ہو......یعنی ظاہر باطنی تمام علوم اور حاضر و غیبی تمام علوم بیان کیے گئے ہوں تو ......پھر ذہن یہ بات کیسے تسلیم کرتا ہے کہ قرآن کو تو تمام غیبی اور حاضر علوم کا پیکر اور منبع مانا جائے اور جب بات آئے صاحب قرآن ﷺ کی

معلم قرآن ﷺ کی......تو اس گھڑی سید کائنات، صاحب قرآن ﷺ کے علم غیب کا انکار کر دینا عقیدے میں خامی ہے

آیئے یہاں پر اب تقریر کے آخری لمحات میں ہم آقا ﷺ کے صحابہ کا عقیدہ بھی بیان کرتے ہیں دیکھیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی اس موقف کے تائید فرماتا ہے......کہ:

جَمِيْعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ وَلٰكِنْ تَقَاصَرُ عَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ

ترجمہ: کہ تمام علوم قرآن میں ہیں لیکن لوگوں کے ذہن ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

دیکھیے اس قول مبارک میں بھی ہمارے اس عقیدے کی ترجمانی ہوئی ہے......کہ تمام علوم اللہ نے کتاب مبین میں جمع فرمائے اور تمام علوم کے منبع کو صاحب قرآن ﷺ کے سینہ اطہر میں جمع فرما دیا...... پڑھیے قرآن میں ارشاد ہوا ہے:

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى

سورۃ الاعلیٰ	پارہ نمبر ۳۰	آیت نمبر ۶

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے

قابل قدر عزیز از جاں سامعات!

اللہ تعالیٰ معاف فرمائے آج تو یہاں تک بھی کہا جاتا ہے کہ سید کائنات ہادی کائنات ﷺ کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ میرے آگے کیا ہے اور میرے پیچھے کیا ہے...... اللہ جھوٹوں پر اپنی لعنت فرمائے۔

آیئے میں اپنے روشن عقیدے کی ترجمانی کرتے ہوئے......اور اپنے روشن اور حق سچ عقیدے کی طرف دعوت دیتے ہوئے......ایک حدیث پاک پیش کرتی ہوں......اگر حدیث ضعیف ہو تو میں ذمہ دار ہوں......اور اگر یہ حدیث جس کا میں ابھی حوالہ بھی عرض کروں گی......وہ اگر میری بتائی کتابوں میں سے نہ ملے تو میں پھر بھی دکھانے کی ذمہ دار ہوں......آیئے ہاتھ میں لیجیے......عالم اسلام میں ہر سو مشہور و معروف احادیث نبوی ﷺ کی روشن کتاب بخاری شریف......اور کھولیے اس معتبر کتاب کا ''کتاب الصلوۃ'' باب عظمۃ الامام الناس اور جلد ۱ اور صفحہ نمبر ۵۹ پر یہ حدیث پاک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے......سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا

Scanned with CamScanner

رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِیْ

بخاری شریف	جلد نمبرا	صفحہ نمبر ۵۹

ترجمہ: کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ اسی قبلہ کی طرف ہے جبکہ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع اور رکوع پوشیدہ نہیں میں تمہیں اپنی پشت سے پیچھے بھی دیکھتا ہوں:

سب کہہ دیجئے سبحان اللہ...... دیکھئے قابل عزت سامعات...... کہ میرے اور آپ کے آقا ﷺ قسم الٰہی اٹھا کر اپنے علم کو ثابت فرما رہے ہیں اور آج بدنصیبی سے اس علم کا انکار کر کے فخر محسوس کیا جا رہا ہے...... استغفر اللہ

تو اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سید کائنات ﷺ کو یہ علم عطا فرمایا ہے کہ اگر

کوئی پیچھے یا ہو سامنے ہو
کوئی دور ہو یا نزدیک ہو
کوئی قیام میں ہو یا رکوع میں ہو
کوئی سجدے میں ہو یا قعدے میں ہو
کوئی تشہد میں ہو یا جلسے میں ہو

سید کائنات ﷺ اس کی حالت کو بخوبی جانتے ہوئے ملاحظہ فرما رہے ہیں......

دیکھئے حدیث کہ اندر یہ الفاظ مبارکہ استعمال ہوئے ہیں یعنی سید کائنات ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے...... کہ

مَایَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ

مجھ پر تمہارا خشوع پوشیدہ نہیں

حالانکہ صاحب علم لوگ جانتے ہیں کہ خشوع کا تعلق ہی باطن کے

ساتھ ہے۔

یقین کامل کے ساتھ ہے
پوشیدہ حالت کے ساتھ ہے
مخفی حالت کے ساتھ ہے

لیکن قربان جاؤں...... ہادی کائنات ﷺ کے علم پاک پر کہ آپ ﷺ نے فرمایا

مَایَخْفٰی ...... مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے

ارے یہی تو ہم کہہ رہے ہیں...... کہ کسی کی پوشیدہ اور چھپی ہوئی حالت سید کائنات ﷺ پر مخفی کیسے ہو سکتی ہے...... جبکہ

اور کوئی شے بھلا تمہیں نہاں ہو بھلا
جب خدا ہی نہ چھپا تم کروڑوں درود

سید کائنات ﷺ پر درود پڑھنے والیو!

غور سے سماعت کرنا اور آج کی گفتگو کو یاد رکھنے کی کوشش کرنا کہ آج ہمیں اپنے عقیدے کی کھل کر ترجمانی کرنی ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو تمام غیب کا علم عطا فرمایا...... چاہئے

کوئی بھی سر زمین ہو
کوئی بھی ملک ہو
کوئی بھی شہر ہو

اس کے بارے میں بھی سید کائنات ﷺ علم رکھتے ہیں...... کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی لاریب اور بے عیب کتاب میں واضح فرما دیا...... کہ

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

ترجمہ: اور آپ کو علم دیا گیا جو آپ نہ جانتے تھے

Scanned with CamScanner

تو پھر تو بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی ......بس یہاں تو سرِ تسلیم خم کرنے کی ضرورت ہے آئیے ایک حدیث پاک اور بیان کرتے ہیں ......کہ نگاہ مصطفیٰ ﷺ کہاں کہاں کے حال ملاحظہ فرما رہی ہے ...... دیکھئے ''مسلم شریف'' اور نکالئے کتاب الایمان اور باب ''تفاضل اہل الایمان فیہ'' جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَآءِ فِی الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَھْلِ الْحِجَازِ

مسلم شریف	جلد نمبر ا	صفحہ نمبر ۵۳

ترجمہ: شقاوت اور سنگ دلی (مدینہ کے) مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے

اور اس صحیح حدیث کو سننے کہ بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو زمین تک کا ہی علم ہے......حالانکہ یہ حدیث مبارکہ بھی علم غیب پر ایک روشن دلیل ہے......چلو آئیے ہم تو ترجمانی کرنے بیٹھے ہیں......اپنے عقیدے کی اگر کوئی اعتراض کرتا ہے تو اس کی تسلی بھی صحیح روایت سے......اور مستند حدیث کی کتاب سے کر دیتے ہیں ......کہ سید کائنات ﷺ زمین پر تشریف فرما ہو کر باتیں جنت کی بتا رہے ہیں......آئیے حدیث پاک سماعت فرمائیے......کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ فِیْھَا بَابٌ یُّسَمّٰی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ

بخاری شریف	جلد نمبر ا	صفحہ نمبر ۴۶۱

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک

دروازے کا نام ریان ہے اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہونگے

قابلِ قدر سامعات!

میرے خیال میں تو یہ کافی ہے......کسی کا قبلہ درست کرنے کیلئے......کہ سید کائنات ﷺ جنت کے دروازوں کو بھی جانتے ہیں......اور ان کے ناموں کو بھی جانتے ہیں......اور کیا یہ غیب نہیں؟ کہ سید کائنات ﷺ یہ بھی جانتے ہیں کہ جنت کے کونسے دروازے سے کون خوش داخل ہوگا

سر عرش پر ترا گزر دل فرش پر تیری
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں

آئیے آج کی نشست کو روشن کر دینے والی علم مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے آخری حدیث پیش کر کے آپ سے اجازت چاہتی ہوں......کہ:

جنت کا حال کوئی نہیں جانتا
دوزخ کا حال کوئی نہیں جانتا
روز و شب کا حال کوئی نہیں جانتا
آخرت کا حال کوئی نہیں جانتا

ہاں! ہاں! یہ سب حال تم اور ہم نہیں جانتے مگر قرآن کی آیت مقدسہ

وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ

اور نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتے

کے تحت سید کائنات تو یہ سارے حال جانتے ہیں اور تا قیام قیامت آنے والی انسانیت کو آپ نے ان میں سے بے شمار مرتبہ حال و احوال بتا کر......اپنے اعمال کو بہتر بنانے کی طرف ترغیب دلائی ہے۔

تو آئیے آج کی اس نشست کی آخری حدیث پاک جو ہم سننے اور سنانے کی

Scanned with CamScanner

سعادت حاصل کریں گے......اور یقیناً اپنے نبی ﷺ کے علمِ غیب کو ثابت کریں گے وہ حدیث سماعت فرمائیں...... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید کائنات ﷺ غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے......تو

فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا

بخاری شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۱۸۴
مسلم شریف	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۳۸۶

ترجمہ: آپ ﷺ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے

محترم سامعات!

یہ سید کائنات ﷺ کو اللہ کی طرف سے شان عطا کی گئی ہے کہ آپ ﷺ قبر کے اندر کے حالات بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں...... اور آپ ﷺ یہ بھی جانتے ہیں کہ جن کو عذاب ہو رہا ہے ان کا مذہب کیا ہے کیونکہ جو آپ ﷺ دیکھ سکتے ہیں...... وہ ہم اور تم نہیں دیکھ سکتے...... جو آپ ﷺ سن سکتے ہیں وہ ہم اور تم نہیں جان سکتے...... جو آپ ﷺ جان سکتے ہیں...... وہ ہم اور تم نہیں جان سکتے

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تمام علوم ظاہری اور باطنی عطا فرما دیئے ہیں......آپ ﷺ ہر ذرّے ذرّے کا علم اللہ کی عطا سے جانتے ہیں......آخر میں...... میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دلوں میں اتر جانے والے شعر پر اپنی گفتگو کا اختتام کروں گی کہ جس میں میرے آقا ﷺ کے علم کے بارے میں حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عقیدہ بیان کیا ہے......کہ:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ترجمہ: دنیا اور آخرت دونوں آپ ﷺ کے مظہر ہیں اور لوح وقلم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہے

اور حضرت علامہ ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کی شرح لکھتے ہوئے لکھا ہے......کہ

وَ عِلْمُهُمَا اَنَّمَا يَكُوْنُ سَطْرًا مِّنْ سُطُوْرِ عِلْمِهٖ وَنَهْرًا مِّنْ بُحُوْرِ عِلْمِهٖ

ترجمہ: یعنی لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں میں سے ایک سطر اور آپ کے دریاؤں میں سے ایک نہر ہیں

......سبحان اللہ

میری بہنو! میری بزرگو!

آخر میں یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عقائد کو مضبوطی عطا فرمائے اور ہمیں ثابت قدم رکھے اور سید کائنات ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے......آمین

وما علینا الا البلاغ

Scanned with CamScanner

موضوع......نظامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ○

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

میرے مولا کی قدرت کی کوئی حد نہیں
مصطفیٰ کی رسالت کی کوئی حد نہیں
تند موجوں میں کشتی کو ساحل ملا
ایسا رہبر ملا ایسا کامل ملا
ہر کوئی دین فطرت پہ مائل ملا
ہو گیا وہ غنی جو بھی سائل ملا
سب پہ اس کا کرم سب پہ اس کی عطا
اس کرم اس سخاوت کی کوئی حد نہیں

قابلِ قدر اسلامی بہنو!

آج کے اس روحانی وجدانی عظیم الشان جلسے میں میرا موضوع دلبہار ہے...... نظامِ مصطفیٰ ﷺ بارگاہ خداوندی میں دعا ہے کہ ہمیں نظام مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات کو سمجھنے کی اور اس نظام کو اپنے ملک میں نافذ کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

آج دنیائے انسانیت میں ہر طرف افراتفری کا عالم ہے...... دنیا کے حالات قیامت صغریٰ کے مناظر پیش کر رہے ہیں...... بالخصوص امت مسلمہ پر جتنے خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں وہ قابل تشویش ہیں...... ہر طرف ظلم و بربریت کی تلواریں اپنا کام کر رہی ہیں...... ہر جہت مسلمان مغلوب اور غیروں کے آگے جھکے نظر آ رہے ہیں...... ایک پریشانی کا سماں ہے...... جس نے چاروں سمت سے مسلمانوں کے دل و دماغ پر قبضہ کیا ہوا ہے...... ایسے حالات میں پورے عالم انسانیت کیلئے بالعموم اور عالم اسلام کیلئے بالخصوص دونوں جہاں میں کامیاب ہونے کیلئے ایک ہی راستہ ہے...... کہ ہم اس مقدس نظام کو عام کریں...... اس نظام کو عام کریں! جس نظام نے کائنات میں انقلاب برپا کر دیا...... اس نظام کے تحت اپنے گھروں کو چلائیں...... جس نظام نے وحشی نما انسانوں کو انسانیت کی معراج کروائی...... اس نظام کو پھیلائیں جس نظام نے عرب کے ریگزاروں میں حق بہاراں کا آغاز کر دیا...... اس نظام کا پرچار کریں، جس نظام نے رہزنوں کو رہبر بنا دیا...... اس نظام کی بات کریں جو بول رہا ہے اور بتا رہا ہے...... کہ

لوگو سود کی طرف نہ جاؤ، جھوٹ نہ بولو، خبردار زنا کی طرف نہ جاؤ...... اپنی

سوسائٹیوں میں اصلاح وصلح کا طریقہ اپناؤ...... خبردار کسی کی عزت کو پامال نہ کرو...... چوری وڈکیتی سے باز آجاؤ...... جن گناہوں کو اب تم میٹھا سمجھتے ہو یہ بڑی کڑوی چیزیں ہیں...... یہ جن کو تم پھولوں کی کیاریاں سمجھتے ہو یہ پھول نہیں یہ جہنم کی آگ کے شعلے ہیں...... یہ جو آواز آرہی ہے یہ آواز قرآن ہے...... یہ آواز نظام مصطفیٰ ﷺ ہے...... آج اگر واقعی امن وچاشنی اور انسانی عظمت کو پہنچانے کی ضرورت ہے تو پھر ہمیں اس نظام کا سہارا لینا پڑے گا،

جو نظام خود خدا نے اتارا...... جس نظام کو قرآن نے بیان کیا...... اور جس نظام کو میرے مصطفیٰ ﷺ نے عملی شکل دی...... آیئے میں آپ کو بتاتی چلوں کہ نظام مصطفیٰ ﷺ کیا ہے؟ اسکی تعریف کیا ہے؟

قَانُوْنٌ سَمَاوِيٌّ لِذَوِي الْعُقُوْلِ اِلَى الْخَيْرِ بِالذَّاتِ

نظام مصطفیٰ ﷺ وہ آسمانی اور سماوی قوانین کا مجموعہ ہے یہ نظام اس ڈسپلن کا نام ہے...... جو انسانوں کی ہر شعبے میں حقیقی بہتری کی طرف رہنمائی کرتا ہے...... یاد رکھئے میری بہنو! نظام مصطفیٰ ﷺ زندگی کے ہر شعبہ جات کیلئے رہبر اور رہنما ہے:

عقائد کی درستگی کیلئے بھی ...... نظام مصطفیٰ ﷺ رہبر ورہنما ہے
معاملات کی اصلاح کیلئے بھی ...... نظام مصطفیٰ ﷺ رہبر ورہنما ہے
اعمال کی تعلیم کیلئے بھی ...... نظام مصطفیٰ ﷺ رہبر ورہنما ہے
نفس کی اصلاح اور بہتری کیلئے بھی ...... نظام مصطفیٰ ﷺ رہبر ورہنما ہے
آداب معاشرت کی تلقین کیلئے بھی ...... نظام مصطفیٰ ﷺ رہبر ورہنما ہے
الغرض زندگی سے متعلق ہر شعبے کیلئے بھی ...... نظام مصطفیٰ ﷺ رہبر ورہنما ہے

لیکن بالخصوص جب میرے نبی ﷺ کے نظام کا لفظ بولا جائیگا تو سب شعبہ

جات میں سے سرفہرست اور ٹاپ آف دی لسٹ وہ شعبہ آتا ہے جس کا تعلق سلطنت سے ہے...... یعنی خالق کائنات کی بنائی ہوئی اس کائنات میں حکومت کیسے کی جائے...... حقوق العباد کی ادائیگی کس طرح ہو...... لوگوں کے مسائل کس طرح حل کئے جائیں...... عوام الناس کو کس طرح زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں:

ہاں! ہاں! نظام مصطفیٰ ﷺ اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ لوگوں کے مسائل حل کر کے کس طرح ایک ایسا خوبصورت اور خوب سیرت معاشرہ تشکیل دیا جائے...... کہ اس معاشرے میں رہنے والے لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیارے ہو جائیں...... جب ان کو دیکھا جائے تو خدا یاد آجائے...... وہ اتنے اچھے ہوں کہ ان کی پاکیزہ طینت اور سیرت کو دیکھ کر عرش بریں کے فرشتوں کو رشک آجائے...... وہ زمین پر چلیں تو زمین کیلئے قابل فخر بن جائیں...... وہ چلیں تو ان کی چال ڈھال اور حلیہ ان کی شناخت بن جائے لوگ کہیں وہ دیکھو اللہ کے پیارے اور نبی کے غلام جارہے ہیں...... وہ دیکھو کے فرزندان توحید جارہے ہیں...... اور اسلامی معاشرے کے نظام مصطفیٰ ﷺ کے پیروکار مسلمان جارہے ہیں:

قابل صد احترام مستورات:

آج مسلمانوں کی زبوں حالی...... پریشاں خیالی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ہر شخص حیران اور انگشت بدنداں نظر آتا ہے...... جو بھی قدم آگے کو اٹھایا جاتا ہے وہ پیچھے پڑتا ہے...... جس قدر عزت وشوکت کی خواہش کی جاتی ہے اس قدر ذلت اور رسوائی کا سامنا ہوتا ہے...... جس قدر باہم اتفاق واتحاد کی تدابیر سوچی جاتی ہیں اسی قدر افتراق اور انفاق بڑھ جاتا ہے...... ہر انسان دن رات اسی دھن میں لگا ہے

Scanned with CamScanner

کہ مسلمان آگے بڑھیں اور ترقی کریں...... مگر یہ قوم ہے کہ برابر ناکامیوں سے دوچار ہے...... عقل انسانی حیران ہے کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟

اسی زمین کے اوپر، اسی آسمان کے نیچے...... سو سال نہیں...... دو سو سال نہیں...... پانچ سو سال نہیں...... بلکہ ایک ہزار سے بھی کئی زیادہ...... جس قوم نے انتہائی شان و شوکت، عزت و حشمت کے ساتھ زندگی بسر کی اور حکمرانی کی:

لیکن آج روئے زمین پر کوئی خطہ ایسا نظر نہیں آتا جہاں یہ مسلمان عزت و آبرو کے ساتھ اطمینان کا سانس لے سکے...... زمین سے مصائب اور مشکلات پیدا ہو رہی ہیں اور آسمان سے بلائیں نازل ہو رہی ہیں...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز...... کوئی بدلہ لینے پر تلی ہوئی ہے۔

قابل قدر عزیز از جان میری بہنو!

یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے، وہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے چمکتے سورج کی طرح ہے اب دو ہی صورتیں ہیں:

1- حسرت بھری نگاہوں سے مسلمانوں کا پچھلا دور یاد کر کے آنسو بہاتے رہو۔

2- غور و فکر کے بعد ان سب اسباب کو تلاش کیجئے جو ہماری تباہی اور بربادی کا اصلی باعث ہیں...... اور پھر اعمال کی درستگی...... ہمت و استقامت کی قوت سے اپنا پرانا مقام حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کیجئے:

اے اسلام کی بیٹیو!

ہر مسلمان آج اندرونی طور پر مردہ ہو جانے کے بعد بھی زندہ ہے...... فنا ہو جانے کے بعد بھی باقی ہے...... اور اب تک اس نیم جاں جس میں وہ زور و قوت موجود ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کو فنا نہیں کر سکتی...... دنیا کی بڑی سے بڑی فرعونی طاقت آج

بھی اس سے نہیں ٹکرا سکتی۔

سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو:

یقیناً آپ کو حیرت ہو گی کہ میں ایک قوم کو زندہ بھی سمجھ رہی ہوں اور مردہ بھی...... کمزور بھی سمجھ رہی ہوں اور طاقتور بھی...... لیکن آج مسلمانوں کو آپ کچھ بھی کہیے مگر اس خدا پرستی کی بنا پر آج بھی مسلمان میں ایک ایسی جھلک پائی جاتی ہے...... ایک ایسی روشنی پائی جاتی ہے جو ہمہ وقت انسان کو معیار انسانیت اور کمال انسانیت کی راہ بتانے کیلئے مینارہ نور ثابت ہوتی ہے...... اور وہ روشنی نظام مصطفیٰ ﷺ ہے......

بے شک نظام مصطفیٰ ﷺ اپنی برتری اور جامعیت کے اعتبار سے دین اسلام کے تمام شعبہ جات پر محیط ہے:

نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں عقائد کی بلندی بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں اعمال کی برتری بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں عزت و عظمت جیسا الماس بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں ظاہر اور باطن کی پاکیزگی کا لباس بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں انسانیت کیلئے سلیقۂ خدمت بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں انسانیت کیلئے طریقۂ سلطنت بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں اخوت و محبت کی چاشنی بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں اصلاح نفس کیلئے روشنی بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں استحکام دین کی رہنمائی بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں شجر دین کی شادابی بھی ہے
نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں مسلمانوں کیلئے کامیابی بھی ہے

Scanned with CamScanner

نظام مصطفیٰ ﷺ ...... میں حاکموں کیلئے کامرانی بھی ہے

آج نظام مصطفیٰ ﷺ ہی تحفظ و بقاء امت کا ذریعہ ہے...... اور نظام مصطفیٰ ﷺ سے تعلق کی مضبوطی ہی تعلق رسول ہے...... آج اس پرفتن دور میں انتشار امت سے بچاؤ کا موثر ذریعہ بھی نظام مصطفیٰ ﷺ ہے...... اور یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ جب تک یہ پاک نظام دنیا میں مضبوط اور مستحکم رہا ہمیشہ کامیابیاں مسلمانوں کے قدم چومتیں رہیں اور جب سے مسلمانوں نے نظام سرکار ﷺ سے منہ پھیرلیا اور نظام مصطفیٰ ﷺ کا عملی نفاذ چھوڑ دیا اسی وقت سے ناکامیوں، گمراہیوں، بے چینیوں کے بادل مسلمانوں کے سروں پر منڈلا رہے ہیں...... اسی نظام سے دور ہو جانے کے باعث اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی ہم لوگوں سے دور ہوگی اور بے دینوں، گمراہوں، ظالموں، جابروں، بے عملوں کے ایوان ظلمت کدہ کی گداگری ہمارے مقدر کے قریب قریب ڈیرے جمانے لگی۔

آج ہرطرف!

اندھیروں کے بسیرے ہیں ...... مسلمانوں کے گھر میں خزاں کے ڈیرے ہیں
آفتوں کے پھیرے ہیں ...... سب پریشانیوں کے گھیرے ہیں
سب مطلبی احباب ہیں ...... یہ بے برکتی کے عذاب ہیں
انگریزی کلچر کے انتخاب ہیں ...... اور ناجائز دولت کے خواب ہیں
سینوں میں دل پتھر ہیں ...... بغلوں میں رکھے خنجر ہیں
انگریز سے نقل کر کے نئی رسم ہے ...... یہود کا دیا ہر زخم بغیر مرہم ہے
ہر صبح ایک نیا غم ہے ...... ہر طرف فحاشی کا ماتم ہے
آج من کی ویران بستیاں ہیں ...... ناکامیوں سے حیران زندگیاں ہیں

ایک اُجڑا سا ماحول ہے ...... گمراہی کے ایوانوں میں گداگروں کا غول ہے
نہ دین کا خیال ہے ...... اسی لئے مسلم کو آیا زوال ہے

قابل قدر و عزت مستورات!

تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ مسلمان قوم جب بھی کسی مشکل میں پھنسی اپنا صحیح راستہ چھوڑ کر پھنسی اور جب ہوش و حواس درست ہوئے...... جب اپنی عزت کا خیال آیا...... جب دین کی عظمت کا خیال آیا...... جب مسلمان ہونے کے بلند اعزاز کو سمجھا تو پھر خود بخود اس مسلمان کے آگے سچائی کے تمام راستے استوار ہوگئے:

اگر یہ قوم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ صحیح راستے اور صحیح نظام یعنی نظام مصطفیٰ ﷺ پر قائم رہتی تو دنیا اس کے قدموں کے نشان تکتی رہتی اور کبھی بھی دوسری باطل قوموں کو سر اٹھانے کا موقع نہ ملتا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم بھی دوسری قوموں کی طرح اپنے ماضی کو چھوڑ کر آگے بڑھتے چلے جائیں اور مستقبل کے خوشنما خوابوں کی خاطر اپنا امتیازی اور خصوصی سرمایہ کھو بیٹھیں...... تو یاد رکھو! اس میں قدم قدم پہ دشواریاں پیش آئیں گی...... راستے کی الجھنوں کو اپنے دماغی غور و فکر کے ساتھ خود سلجھانا پڑے گا اور پھر بھی منتہا پر یہ معلوم نہیں کہ اپنی منزل مقصود تک پہنچیں یا یوں ہی بھٹکتے پھریں...... بدقسمتی یہ آج مسلمانوں نے ایک ایسا ہی راستہ اختیار کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے مسلمان الجھنوں میں مبتلا ہوتے ہیں...... ایک مہم کو بمشکل حل کیا جاتا ہے کہ دوسری مشکل تر مہم در پیش ہوتی ہے...... وقت اور قوت دونوں بے کار اور ضائع ہو رہے ہیں...... اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تربیت والے دماغ تھک کر مایوس ہو رہے ہیں...... جوں جوں آگے بڑھنا چاہتے ہیں قدم اس سے زیادہ پیچھے لگتے ہیں...... اغیار کی اس ناپاک تقلید کے پیچھے پڑے ایک

Scanned with CamScanner

صدی گزر گئی مگر افسوس کے نتیجہ جو کچھ ہے وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے صدیوں پہلے جن خصوصیات اور محاسن وفضائل کے مسلمان مالک تھے آج ان سے دستبردار ہو رہے ہیں اور حاصل بجز حسرت وحرمان کچھ بھی نہیں ہے...... اگر اس راہ میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں تو یہ غلطی ہماری ہے کہ ہم نے غیروں کا وہ راستہ اختیار کیا جس کی کوئی منزل نہیں......کوئی نتیجہ نہیں...... یہ ایک ایسی راہ ہے جس کا کوئی رہبر نہیں......کوئی رہنما نہیں...... اچھے اور برے، کھوٹے اور کھرے کی تمیز بتانے والا کوئی ہادی نہیں......لیکن ہائے مسلمان......!

تو نے اپنا مقام بھلا دیا......تو یہ بھول گیا کہ تیرے بنانے والے نے تجھے تخلیق کرنے کا کوئی مقصد بھی رکھا ہے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

ترجمہ: اور میں نے جن اور انسان اسی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں

آج غیروں کی تاجوریوں پر نظر رکھنے والے مسلمانو!......غیروں کے طریقہ زندگی کو اپنا کر اس میں سکون اور راحت تلاش کرنے والے میرے مسلمان بھائیو! اور بہنو! اپنے گھروں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پاک نظام ختم کر کے انگریزی کلچر رائج کرنے والو...... یاد رکھو اس کلچر سے نہ تو تمہیں کوئی دنیاوی فائدہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دینی...... کیونکہ سکون ...... راحت ...... خوشی...... سکون قلبی...... عزت......عظمت...... غیرت...... پاکیزگی......کامیابی و کامرانی...... بقا اور فلاح تمہیں صرف نظام مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے سے ہی نصیب ہو سکتی ہے...... تمہیں حقیقی کامیابی و کامرانی کی راہوں کی رہنمائی صرف اور صرف سنت رسول ﷺ اور اسوۂ سرکار ﷺ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

یہ نظام مصطفیٰ ﷺ ہی ہے کہ جس نے کائنات میں ایک عظیم انقلاب پیدا

کیا، نظام مصطفیٰ ﷺ نے ہی عورت کو مسند عزت کی ملکہ بنایا...... سرکار دو عالم ﷺ کے پاک نظام نے ہی رہزنوں کو رہبر بنایا...... یہ اللہ کا نظام، رسول اللہ کا نظام اور کتاب اللہ کا نظام ہے......جس کو نظام مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں اسی نظام نے زمین کے باسیوں کو ہمدوش ثریا بنایا...... نظام سرکار ﷺ نے ہی قاتلوں کو جان عزیز کا محافظ بنایا......اس پاک نظام نے ہی انسانوں کو برائی کی راہ سے ہٹا کر صراط مستقیم کا نورانی راستہ دکھایا......اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے نظام نے ہی عرب کے بدوؤں کو قرینۂ ادب سکھایا اور سلیقۂ زندگی سکھایا......اسی مبارک نظام نے ہی انسان کو ماں، بہن، بیوی، بیٹی، جیسے تمام رشتوں کی اہمیت کا احساس عطا فرمایا......میرے نبی ﷺ کے پاک نظام نے ہی معاشی مشکلات کا ایسا حل بتایا کہ آج زکوٰۃ ادا کرنے......صدقہ کرنے اور اللہ کی راہ میں سخاوت کرنے سے یہ فائدہ ہو کہ کوئی معاشی پریشانی میں مبتلا نہ ہو......کوئی تنگ دست نہ رہے اور نہ ہی بھیک جیسے معیوب عمل کو وجود ملے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے عرب میں جس نظام کو ترتیب دیا...... وہی نظام اللہ اور کتاب اللہ کا نظام ہے...... آج انسانیت کو گمراہی...... ذلت...... جہالت...... بے غیرتی...... بے عزتی...... بے راہ روی کی اس ساری غلط راہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے......اللہ اور رسول اللہ اور کتاب اللہ کے نظام یعنی نظام مصطفیٰ ﷺ کو ہی اپنے ملک میں نافذ کرنے سے......ان سب بلاؤں سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے

محترم سامعات ذی وقار!

بے شک اللہ جل جلالہ ہر چیز کا مالک و خالق ہے...... ہر چیز پر قادر ہے وہ قادر چاہے تو بادشاہ کو گدا گر کر دے اور اگر چاہے تو گدا کو بادشاہ کر دے......وہ جسے چاہے کلید کامرانی عطا کر دے...... یہ زمانوں زمینوں، جہانوں اور آسمانوں کی

Scanned with CamScanner

جبینوں پر جاوداں شادمانیوں کی روشنیاں اسی قادرِ مطلق کے حکم کی تنویر سے دمکتی ہیں یہ چمن کی ہری بھری کیاریاں...... جن میں سجے پھول اپنی خوشبو کی زبان میں، سورج کرنوں کی رفاقت میں اور چاند اپنی ملائم چاندنی کے لہجے میں...... دریا پر زور لہروں کے تموج میں...... یہ پہاڑ سربفلک رفعتوں کے عروج میں...... ہوائیں اپنے سرور کی سرشاریوں میں صبح اپنی سندر سہانی ٹھنڈک میں...... پرندے اپنی چہکاروں میں...... موسم رنگ بدلتے منظروں کی بہاروں میں...... منزلیں تسکین قلب وجاں کی عطائی میں بادل اور گھٹائیں اپنی گرج میں...... پیڑ اپنی چھاؤں میں چاند، ستارے اور سیارے اپنی چمک میں...... ہوائیں اپنی خبر دینے والی سرسراہٹ میں...... برق ساوی اپنی تھڑتھڑاہٹ میں سب کی سب خالق کائنات کی مخلوق ہمہ وقت اس مالک کل، خالقِ کل، رازق کل کی صفت وثناء بیان کرتی ہے...... اتنی عظمت والا، خالق و مالک، ہر گھڑی اپنی رحمت کی نظر...... جبین زمین پر پھرنے والے انسان پر رکھتا ہے...... خالقِ کائنات انسان کو:

عزت بھی دیتا ہے ...... دولت بھی دیتا ہے
عظمت بھی دیتا ہے ...... شہرت بھی دیتا ہے
کوٹھی بھی دیتا ہے ...... کار بھی دیتا ہے
عقل بھی دیتا ہے ...... کاروبار بھی دیتا ہے
کھانوں کی نعمت بھی دیتا ہے ...... کپڑوں کی نعمت بھی دیتا ہے
انسان کو ذہانت بھی دیتا ہے ...... ظاہر وباطن کی طہارت بھی دیتا ہے
انسان کو فصاحت بھی دیتا ہے ...... اور بلاغت بھی دیتا ہے
انسان کو حکمرانی بھی دیتا ہے ...... اور سلطانی بھی دیتا ہے

انسان کو کامیابی بھی دیتا ہے ...... اور کامرانی بھی دیتا ہے

قابل عزت محترم سامعات!

جب یہ ساری نعمتیں، ساری عطائیں انسان کو اللہ جل جلالہٗ ہی دیتا ہے تو پھر عقل یہ کیسے مان سکتی ہے...... کہ:

نعمتیں اللہ عطا کرے ...... اور ملک میں نظام غیر کا چلے
عزتیں اللہ عطا کرے ...... اور ترانے غیر کے نظام کے گائے جائیں
دولتیں اللہ عطا کرے ...... اور نظام غیر کا پسند کیا جائے
شہرت اللہ عطا کرے ...... اور نظام غیر کا مانا جائے
اولاد اللہ عطا کرے ...... اور نظام غیر کا اچھا لگے
مرتبے اللہ عطا کرے ...... اور نظام غیر کا آنکھوں میں بستا ہو
علم اللہ عطا کرے ...... اور غیر کے نظام کا پرچار کیا جائے

اے انسان ہوش میں آ...... تجھے سب کچھ تیرا مالک وخالق ہی عطا کرتا ہے......

اور یہی حقیقت ہے کہ پھر نظام بھی...... خدا اور مصطفی ﷺ کا مانا جائے

اے مسلمان تو کیوں نہیں سمجھتا کہ غیر آج تمہارے اندر اپنا ناپاک نظام داخل کر کے تجھے ذلیل رسوا کرنا چاہتا ہے

بقول شاعر:!

ہر سمت ہے تیاری مسلم کو گرانے کی
اسلام کا دنیا سے ہر نقش مٹانے کی
اک شورش مستانہ پھر اُٹھ کے بپا کر دے
اک ضرب گراں سے پھر باطل کو فنا کر دے

Scanned with CamScanner

اے نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ چاہنے والیو!

اپنی ہر مشکل کا حل، مشکل کشاء نبی ﷺ کے مبارک نظام میں تلاش کرو...... یہ نظام انسان کو معاشی مشکلات کا حل بھی عطا کرتا ہے اور انسان کو قرینۂ بندگی بھی سکھاتا ہے...... سلیقۂ سکندری بھی سکھاتا ہے...... مت غیر مسلموں کے نظام پر حسرت بھری نگاہیں جماؤ...... جب سرکار دو عالم ﷺ نے عملی طور پر اس نظام کا نفاذ فرما کر یہ ظاہر فرما دیا کہ...... اس نظام (نظام مصطفیٰ ﷺ) کی برکات ہی برکات ہیں...... اس میں انسانی سوچوں کے مطابق ہر معاملے کا حل موجود ہے...... تو پھر کیا ضرورت...... غیروں کے نظام کے نفاذ کے مشورے کرنے کی...... کیونکہ خالق کائنات نے کلام پاک میں ارشاد فرمایا

افحکم الجاهلية يبغون

کہ تم ابھی بھی جاہلیت والی باتیں کرتے ہو

حالانکہ، میرے تمام احکامات، میرے تمام فرمان، قرآن اور صاحب قرآن کی صورت میں تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں...... اسی لئے تو ارشاد فرمایا...... کہ:

قُلْ اَطِيْعُو اللّٰهَ وَاَطِيْعُو الرَّسُوْلَ

آپ فرما دیجئے کہ:

ترجمہ: اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

کیونکہ! رسول اللہ...... لوگوں کو خدا کا ظاہری نظام بھی عطا فرمائیں گے...... غیبی نظام کی بشارتیں بھی سنائیں گے...... اسی لئے فرمایا کہ اے لوگو! دامن مصطفیٰ ﷺ اور نظام مصطفیٰ ﷺ ہی ذریعہ نجات ہے...... اللہ نے اپنے نظام کو نبی کا نظام اور اپنی اطاعت کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اسی لئے کہا...... کہ قیامت تک اللہ کا ظاہری

نظام تو لوگوں کے سامنے ہے...... مگر...... اللہ تعالیٰ کی قدرت و صفات اور اس کے غیبی نظام کے بارے میں قطعی طور پر ناواقف ہے...... گویا انسان اللہ جل جلالہ کے غیبی نظام کو دیکھنے سے نابینا ہے...... اور سرور کائنات فخر موجودات، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنی مازاغ کے کھلے والی آنکھوں سے...... اللہ جل جلالہ کے ظاہری نظام کا نفاذ بھی فرماتے ہیں اور غیبی نظام کا مشاہدہ بھی فرماتے ہیں...... باقی انسان اس بارے میں نابینا ہیں اور نابینا کو ہمیشہ کسی چیز کو دیکھنے کیلئے...... بینا کا سہارا درکار ہوتا ہے...... یعنی بینا نابینا کو راہ دکھانے میں رہنمائی کرتا ہے...... اور بینا بھی وہی راہ دکھا سکتا ہے جس کا مشاہدہ وہ خود کر چکا ہو...... اللہ جل جلالہ نے بھی تمام انسانوں کو:

چاہے وہ ...... امیر ہوں یا غریب
چاہے وہ ...... عربی ہوں یا عجمی
چاہے وہ ...... وزیر ہوں یا سفیر
چاہے وہ ...... صدر ہوں یا مدبر
چاہے وہ ...... عالم ہوں یا جاہل
چاہے وہ ...... مفتی ہوں یا فقیہی
چاہے وہ ...... مفسر ہوں یا مفکر
چاہے وہ ...... مرد ہوں یا عورت
چاہے وہ ...... محب ہوں یا محبوب
چاہے وہ ...... طالب ہوں یا مطلوب

تمام کو ارشاد فرمایا...... کہ میرے محبوب ﷺ تمہیں میرے ظاہری نظام کی برکات بھی بتاتے ہیں...... اور میری قدرت کے بڑے بڑے عجائبات کا مشاہدہ فرما کر...... جنت کا مشاہدہ فرما کر...... جنت کی نعمتوں کا مشاہدہ فرما کر...... جہنم کا مشاہدہ

Scanned with CamScanner

فرما کر...... اللہ عزوجل کی صحیح راہ اپنے غلاموں کو دکھاتے ہیں...... جنت کی نعمتوں کے متعلق بتاتے ہیں اور عذاب جہنم کا ڈر سناتے ہیں:

سامعات ذی وقار!

اللہ جل جلالہ کے ظاہری اور غیبی نظام کا مشاہدہ کرنے والے...... سرور کائنات، فخر موجودات، سید دو عالم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر عمل کرتے رہو تو اللہ عزوجل تمہیں ظاہری نظام یعنی (نظام مصطفی ﷺ) اور غیبی نظام (جنت کی بہاریں) کی برکات سے بے شمار ثمرات عطا فرمائے گا...... آج انسانیت کی کامیابی کا راز نظام مصطفی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنے اور غلامی سرکار ﷺ میں جینے اور مرنے میں ہے...... اور یہی وہ ذات ہے...... کہ:

جس کی خوشبو سے موسم معطر ہوئے
جسکے جلووں سے ذرے منور ہوئے
جس کے در کے گدا سب سکندر ہوئے
شاہ جیلاں ہوئے پیر کلیر ہوئے
جس کے زیر نگیں کیا فلک کیا زمیں
اس نبی کی حکومت کی کوئی حد نہیں

محترم سامعات:

اس بات کا انکار کوئی بھی صاحب عقل نہیں کرسکتا کہ جب تک مسلمان اسلامی احکامات پر کار بند رہا...... یعنی کہ نظام مصطفی ﷺ کی حدود میں رہا...... تو اسے کوئی نقصان نہ پہنچا...... اور جب وہ راہ نظام مصطفی ﷺ سے منحرف ہوا اور اس پاک نظام کی حدود سے باہر چلا گیا تو شکاری مدت سے انتظار میں بیٹھے تھے...... انہوں نے

مسلمان کے ایمان کا شکار کرنے کیلئے...... تو انہوں نے تیر چلانا شروع کر دیئے...... کیسے تیر؟

فحاشی کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے
بے غیرتی کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے
بے عزتی کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے
بدعملی کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے
گندے لباس کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے
بے حیائی کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے
ذلت و رسوائی کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے
ناپاک رسم و رواج کے تیر ...... مسلمان کے ایمان پر چلائے گئے

اور افسوس کہ مسلمان بے بس ہو کر رہ گیا...... گویا اس پر جتنی مصیبتیں آئیں اور اسے جتنے نقصان پہنچے...... وہ صرف نظام مصطفی ﷺ سے روگردانی کی سزا ہے

میری قابل قدر بزرگو اور بہنو!

آج غیروں کے دسترخوانوں سے ٹکڑوں کی بھیک لینا بند کرو...... کبھی مسلمانو! تم نے یہ تصور کیا کہ تمہارا منصب اور مقام کیا ہے؟ تم ایک ملت کے قلعہ کے محافظ اور پاسبان تھے...... لیکن جب سے تو نے اسلامی نظام اور اپنا شیوہ ترک کیا تو ناکامیاں تمہارا مقدر بن گئیں۔

آج عمومی طور پر جتنے فتنے اور جتنے فساد ہمارے لئے سر اٹھا رہے ہیں ان میں ایک بہت بڑی وجہ جو اس سارے فسادوں کی جڑ کہلاتی ہے وہ آج کا ''روشن خیالی'' کا نعرہ ہے...... یعنی مسلمانوں کو یہ باور کروایا جا رہا ہے کہ تم کلمہ بھی پڑھتے

Scanned with CamScanner

رہو نمازیں بھی پڑھتے رہو......اللہ توفیق دے تو حج وعمرہ بھی کر آؤ......لیکن اس معاشرے میں رہنے کیلئے تم کو اپنے خیالات کو روشن بنانا ہوگا......آج اسلامی تعلیمات کو افسوس کہ انسانی حقوق کے خلاف کہا جا رہا ہے......اور مختلف حیلوں سے نظام مصطفیٰ ﷺ کے حامیوں کو اذیت دی جا رہی ہے......لیکن یاد رکھو روشن خیالی کے حامیو......یہ:

روشن خیالی	...... اسلامی تعلیمات کے مخالف ہے
لیکن نظام مصطفوی	...... اسلامی تعلیمات کی مضبوطی ہے
روشن خیالی	...... اللہ کی حدود کو توڑنے کا نام ہے
لیکن نظام مصطفوی	...... اللہ کی حدود کے دائرے میں رہنے کا نام ہے
روشن خیالی	...... یہود و نصاریٰ کی غلامی کا نام ہے
لیکن نظام مصطفوی	...... رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا نام ہے
روشن خیالی	...... میراتھن ریس کی صورت میں بے حیائی کا نام ہے
لیکن نظام مصطفوی	...... اللہ کی بندگی کرنے اور پارسائی کا نام ہے
روشن خیالی	...... اسلام سے بغاوت کا نام ہے
لیکن نظام مصطفوی	...... اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا نام ہے
روشن خیالی	...... سے صرف اور صرف ذلت ملے گی
لیکن نظام مصطفوی	...... سے دنیا اور آخرت میں عزت ملے گی
روشن خیالی	...... کی نظر میں عورت بے سہارا ہے، مجبور ہے، زحمت ہے
لیکن نظام مصطفوی	...... کی نظر میں عورت اللہ کی رحمت ہے اور نعمت ہے

داتا کی نگری میں بسنے والی معزز بہنو!

آج وقت ہے نظام مصطفیٰ ﷺ کی برکات حاصل کرنے کا...... نظام

مصطفیٰ ﷺ کو عملی طور پر...... اپنے گھروں میں...... اپنے شہروں میں...... اپنے کالجوں میں اپنے سرکاری اداروں میں...... اپنے بینکوں میں نافذ کر کے ہی اللہ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے...... نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے بغیر تمہاری حالت ایسی رہے گی...... کہ جیسے موسم خزاں میں پھولوں کی ہوتی ہے...... نظام مصطفیٰ ﷺ ہی آج مسلمان کے...... ذہن و قلب کی بہار ہے...... آج مسلمان کو ان کا کھویا ہوا مقام وعزت...... صرف اور صرف نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور اسی مبارک نظام کی جلوہ نمائی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

نظام مصطفیٰ ﷺ اپنی اہمیت اور برکات سے...... کل بھی دنیا کے ہر نظام سے بلند تھا...... اور آج بھی اس کی سچائی اور سربلندی مسلم ہے...... کیونکہ ذات مصطفیٰ ﷺ بھی بے مثل و بے مثال ہے...... اور آپ ﷺ کا نظام بھی بے مثل، بے مثال ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

قابل قدر عزیز از جان سامعات

آیئے سنیئے!...... کہ: آقا ﷺ کا مبارک دور ہے جہاں کا ہر ذرہ محبوب کے رخ انور کے نور سے درخشاں ہے...... ہر کوچہ معطر ہے...... فضا مہکی مہکی ہے...... محبوب ﷺ کی صورت، وسیرت سے اٹھنے والے خوشبوؤں کے حلقے زمانے کو مشکبار کئے ہوئے ہیں...... ماحول میں وقار ہے آقا کا دربار گوہر بار لگا ہوا ہے...... کہ ایک سرکردہ قبیلے کی فاطمہ نامی عورت چوری کے جرم میں پکڑی گئی...... قبیلے کے لوگ پریشان ہیں

Scanned with CamScanner

کہ اب منصف اعلیٰ آقا ﷺ اس پہ حد جاری فرمائیں گے......اور اسکا ہاتھ کٹ جائیگا اُدھر قبیلے پر ذلت کی چھاپ لگ جائیگی......اب کیا کریں؟

نبی ﷺ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے لب کھولے تو کون کھولے کافی سوچ و بچار کے بعد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا نام پیش کیا گیا......حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فاطمہ نامی عورت کی سفارش کی تو میرے آقا ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا......آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا اے اسامہ

اتشفع فی حد من حدود الله

ترجمہ: کیا اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو......

تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک کر دیئے گئے کہ اگر کوئی امیر چوری کرتا تو اس کیلئے رعایت کرتے اور اگر کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے......اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتیں تو میں خود اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ملک میں عملی طور پر نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وما علینا الا البلاغ

موضوع......اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ o

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

وَاتَّقُوا اللّٰہَ o

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

مدحت خیر البشر ﷺ اعجاز ہے تحریر کا
یہ بھی اک انداز ہے قرآن کی تفسیر کا

محفل میلاد میں بیٹھنے والی مستورات!

میں انتہائی ادب سے آپ تمام سامعات کو ایک مرتبہ سلام پیش کرتی ہوں......کہ آپ پر ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کا پھر کرم وفضل ہوا اور آپ کو سید کائنات ﷺ کے ذکر کی محفل میں آکر چند باتیں سننے اور سنانے کا موقعہ عطا ہوا......اس بات میں تو کوئی شک نہیں......کہ:

Scanned with CamScanner

دین کی طرف آنا

دین کی باتیں سننا

دین کی باتیں سنانا

دین کی باتیں پڑھنا

دین کی باتیں پڑھانا

یہ سب مقدر سے ہی نصیب ہوتیں ہیں...... بے شمار لوگ ایسے بھی گزرے ہیں کہ جن کو اللہ اور اس کے عظمت والے رسول ﷺ کا نام پاک یعنی کلمہ طیبہ بھی صحیح طریقے سے نہیں آتا......اور بے شمار لوگ ایسے بھی گزرے ہیں کہ جن کے شب و روز ہی اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کے ذکر کی روشنائیوں سے روشن گزرے ہیں...... بحر حال یہ مقدس اور بابرکت گھڑیاں بھی مقدر سے نصیب ہوتی ہیں...... کہ انسان آج کے اس پُرفتن دور میں اپنے اصل رابطے بحال رکھتے ہوئے......اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں سننے اور سنانے کی غرض سے کسی بزم میں بیٹھ جائیں......تو میری بہنو! اور بزرگو! چند ابتدائی باتیں عرض کرنے کے بعد اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں...... کہ ابھی خطبہ پڑھتے ہوئے...... میں ناچیز نے قرآن پاک کی ایک آیت مقدسہ بعنوان تقریر تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے......جس میں کائنات کی ہر ہر شے کے مالک و خالق نے ارشاد فرمایا ہے

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو

اب غور سے سماعت فرمائیے کہ اس آیت مقدسہ میں ارشاد خداوندی ہے کہ جو تمہیں رسول اللہ ﷺ عطا فرمائیں وہ حاصل کرو

اب پہلے بنیادی عقیدے پر بات کرتے ہیں...... کہ اہلسنت و جماعت کا روشن اور حقیقی عقیدہ یہ ہے...... کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک ہے اور سب کچھ اس کی ذاتی ملکیت میں سے ہے وہ اپنی تمام ذاتی صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے...... جیسے کہ ہم قرآن میں پڑھتے ہیں

قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ (سورہ اخلاص) آیت ۱

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ اللہ ایک ہے

اور ایک دوسری جگہ ایسے بھی ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے...... کہ:

ان الحکم الا اللہ......سورہ الانعام پارہ ۷ آیت ۵۷

ترجمہ: حکم صرف اللہ رب العزت کا ہے

اس بات کی وضاحت کے بعد کہ ہر چیز کا خالق و مالک......اور عطا کرنے والا اور مختار اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے عطا کرنے سے اس کے رسول کریم بھی مالک و مختار ہیں۔ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مالک و مختار بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ خود ذاتی طور پر مالک و مختار ہے۔

جیسے کہ قرآن میں ارشاد ہو رہا ہے...... کہ:

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو

اب دیکھئے اس بات کو اتنا تو میرے خیال میں ہر کوئی جانتا ہے کہ عطا ہمیشہ وہی کرتا ہے جس کے پاس کسی کو عطا کرنے کا کوئی اختیار ہو......اب اس آیت مقدسہ پر اگر غور کریں تو یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں کسی خاص نعمت کا ذکر نہیں ہوا کہ جس کے ذریعے سے سید کائنات ﷺ کی عطا کو صرف وہیں تک محدود کیا جا سکے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو مختار اور مالک بنایا ہے کہ جس

Scanned with CamScanner

کو جو چیز چاہیں اپنے رب کے اذن سے عطا کر سکتے ہیں۔

قابل قدر مستورات!

آیئے ابھی ابتدائی مرحلے میں سے اپنی گفتگو کو گزارتے ہوئے...... پہلے اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو پوری کائنات میں اختیارات کیسے دیئے گئے:

تو دیکھئے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات میں یہ روایت یعنی بصورت حدیث قدس نقل فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے

لولاك لما خلقت الافلاك

لولاك لما خلقت الدنيا

لولاك لما خلقت الجنة

لولاك لما خلقت النار

ترجمہ: اگر آپ ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا

اگر آپ ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا

اگر آپ ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا

اگر آپ ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں نار کو پیدا نہ کرتا

یہاں ابھی بات ختم نہیں ہوئی...... بلکہ حدیث قدسی کے یہ بھی الفاظ ہیں...... کہ!

لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّة

مکتوبات	جلد نمبر ۳	صفحہ نمبر ۲۳۳

ترجمہ: اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا

قابل عزت میری بزرگو! میری بہنو!

حدیث قدسی تو آپ نے سماعت فرمالیں......اور یہ آیت مقدسہ جو ہم نے خطبہ میں پڑھی وہ بھی یقیناً آپ کو یاد ہوگی......تو میری محترم سامعات!

جن کریم محبوب ﷺ کی خاطر اللہ تعالیٰ ساری کائنات کی ہر چیز کو پیدا فرما رہا ہے......یعنی جس پاک ہستی کے صدقے میں

اللہ تعالیٰ نے ...... آفتاب کی غازت ...... صحرا کی وسعت کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... افلاک کی بلندی ...... زمین کی پستی کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... باغوں کی رنگینی ......اور ماہتاب کی چاندنی کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... لہروں کے تلاطم ......اور برسات کی رم جھم کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... سورج کی چمک ......اور جواہرات کی دمک کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... پھولوں کے رنگ ...... اور شیشہ و سنگ کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... کواکب آسمانی ......اور دریاؤں کی روانی کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... خزاں و بہار ...... اور صحرا و کوہسار کو پیدا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ...... ثریا کی بلندی ......اور کہکشاؤں کی خوبصورتی کو پیدا فرمایا

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ سارا نظام ہستی تو حضور سید کائنات ﷺ کی خاطر پیدا کیا گیا ہو......اور آپ کو اس کائنات میں کسی بھی چیز کا اختیار نہ دیا گیا ہو؟ ارے اس اعتراض کو:

اس سوال کو

اس فلسفے کو

عقل تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں...... بلکہ یہ بات تو عقیدے کو مضبوطی دے رہی

Scanned with CamScanner

ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں نے سب کچھ پیدا ہی سید کائنات ﷺ کیلئے کیا ہے......اور سید کائنات ﷺ فرمائیں......کہ

وَاللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں

آیئے مزید آگے اور سنیئے......کہ ایک ذات پاک یہ ارشاد فرمائے......کہ

اَلَاوَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ

خبردار میں اللہ حبیب ہوں

تو اس ذات کے بارے میں کہا جائے کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار ہی نہیں ہیں یہ کتنی بڑی ایمان کی بربادی ہے اور الحمد اللہ اہلسنت و جماعت کا روشن عقیدہ تو یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ...... مختار کائنات بنایا ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ...... مالک کائنات بنایا ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ...... قاسم نعمات بنایا ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ...... تاجدار کائنات بنایا ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ...... والیٔ کائنات بنایا ہے

اور میرے امام......امام اہلسنت نے اسی لئے تو اپنے روشن عقیدے کا اعلان فرماتے ہوئے......اور عقائد اہلسنت و جماعت کی ترجمانی فرماتے ہوئے یوں فرمایا ہے......کہ

خالق نے آپ کو مالک کل بنادیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

ہاں! ہاں!

یہ بات تو روز روشن کی طرح حق ہے اور سچ ہے......کہ:

خالق کائنات نے اپنے حبیب ﷺ کو مختار نہیں بنایا
تو اور کس کو بنایا ہے؟
مالک کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کو مالک نہیں بنایا
تو اور کس کو بنایا ہے؟

ارے ایسے ہی بحث میں وقت صرف کرنے والو......اللہ تو مالک و مختار ہے...... ذاتی طور پر......اور سید کائنات ﷺ مالک و مختار ہیں عطائی طور پر......ہمیں بتاؤ......کہ:

یہ شرک کا فتویٰ کیسا ہوا؟
یہ مشرک کا فتویٰ کیسا ہوا؟
یہ بدعتی کا فتویٰ کیسا ہوا؟

ہم نے تو عین قرآن و حدیث کے مطابق اپنے عقیدے کو روشن بنا رکھا ہے عاشقانِ مصطفیٰ! اگر سید کائنات ﷺ کو ہمارے مختار کائنات کہنے پر مخالفین کو اعتراض ہے تو کھولئے مشکوۃ شریف......دوسری فصل نکالئے باب ''فضائل سید المرسلین ﷺ پڑھئے'' صفحہ نمبر ۵۱۴ ہے کہ اللہ تعالیٰ تورات مقدس میں سید کائنات ﷺ کو مختار کائنات فرما رہا ہے......یہ الفاظ آج بھی مشکوۃ شریف میں موجود ہیں......کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ

مشکوٰۃ شریف	دوسری فصل	صفحہ نمبر ۵۱۴

ترجمہ: یعنی محمد رسول اللہ (ﷺ) میرے بندہ مختار ہیں

Scanned with CamScanner

اور مزید آگے سنیئے میری سنی بہنو!

اپنے عقیدے پر رشک کرو کہ امام محمد بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمہ نے...... آپ ﷺ کی مشہور زمانہ سیرت کی کتاب ''سیرت حلبیہ'' صفحہ نمبر ۶۰ اور جلد نمبر ۱ میں یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... کہ

عَبۡدِیۡ اَحۡمَدُ الۡمُخۡتَار

سیرت حلبیہ	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۶۰

ترجمہ: میرے بندہ خاص احمد مختار ہیں

قابل قدر سامعات!

یہ بات ہماری تو سمجھ سے بالاتر ہے کہ ہم سید کائنات ﷺ کو مختار کائنات کہتے ہیں تو فتوے کس بات کے حرکت میں آجاتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ تورات مقدس میں آپ ﷺ کا تعارف ہی:

اس شان سے کروا رہا ہے
اس رفعت سے کروا رہا ہے
اس عظمت سے کروا رہا ہے
اس عزت سے کروا رہا ہے
اس صفت سے کروا رہا ہے

کہ!

میرے محبوب کی شان یہ ہے کہ میں نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو ''مختار کائنات بنایا ہے''......اور قرآن میں

وَمَاۤ اٰتٰکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ...... فرما کر بھی آپ ﷺ کی اس صفت پاک

کا چرچا کیا جارہا ہے...... کہ

جو تمہیں رسول دیں وہ لے لو

ارے دیتا وہی ہے جس کے پاس کچھ ہو......اور جس کے پاس کچھ ہو وہ مختار ہوتا ہے......اور جس کے اختیار میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہوں وہی تو ذات پاک تاجدار کائنات ہوتی اور مختار کائنات ہوتی ہے

ذکر سرکار ﷺ سننے والی میری بہنو:

فیصلہ تو ہوگیا...... قرآن سے بھی اور تورات مقدس سے بھی اب اگر پھر بھی کوئی نہ مانے تو اس کا اپنا مقدر اور اپنا نصیب ہے...... کسی کے نہ ماننے سے بھی یہاں حضور کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی...... بلکہ ہم تو اکثر اپنی محافل میں یہ بات بھی کھلے لفظوں میں کہتے ہیں...... کہ:

یہ گھٹائیں اسے مقصود بڑھانا تیرا

میری بہنو! سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی نام لیواؤ!

میرے خیال میں تو اگر عقائد کی ترجمانی قرآن وحدیث سے ہی ہو تو یہ بات سب سے بہتر ہوتی ہے...... کیونکہ اگر ترجمانی قرآن اور حدیث سے ہوگی تو جو انکار کرے گا...... تو کم از کم منکر قرآن تو ہوگا...... دیکھئے میں قرآن کی ایک آیت مقدسہ پڑھتی ہوں جس میں خالق کائنات نے آپ ﷺ کی حکومت کو تا قیام قیامت آنے والی انسانیت پر واضح فرما دیا ہے...... تو آیئے ساعت کیجئے اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے...... کہ

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ

سورۃ النساء	پارہ نمبر ۵	آیت نمبر ۶۵

Scanned with CamScanner

ترجمہ: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں

قابلِ قدر مستورات!

ابھی یہ جو آپ نے آیت مقدسہ سماعت فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے خود قسم اٹھا کر بات کی……اور سید کائنات ﷺ کی عظمت کو بڑھا دیا ہے کہ ''مجھے آپ کے رب کی قسم ہے''

یہ لاکھ نمازیں پڑھتے رہیں
یہ لاکھ روزے رکھتے ہیں
یہ سینکڑوں عمرے کرتے رہیں
یہ بے شمار جہاد کرتے رہیں

لیکن…… لَا يُؤْمِنُوْنَ :

اس وقت تک ایمان والے نہیں ہو سکتے
اس وقت تک اسلام والے نہیں ہو سکتے
اس وقت تک امن والے نہیں ہو سکتے
اس وقت تک دین والے نہیں ہو سکتے
اس وقت تک نمازی نہیں ہو سکتے
اس وقت تک غازی نہیں ہو سکتے
اس وقت تک حاجی نہیں ہو سکتے
اس وقت تک روزہ دار نہیں ہو سکتے
اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتے

کس وقت تک؟ آگے ارشاد فرمایا

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

جب تک آپ کو حاکم نہ مان لیں

اس مقام پر ہمارے اکابرین فرماتے ہیں……کہ:

یہاں پر '' حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ '' سے فقط تحکیم شرعی مراد نہیں……کہ تم شریعت کے احکامات کے معاملے میں آپ ﷺ کو حاکم مان کر جان چھڑاتے پھرو……نہیں بلکہ یہاں ''تحکیم'' سے مراد '' حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ '' ہے یعنی آپ ﷺ کو حاکم تسلیم کیا جائے اور حاکم مانا جائے۔

سامعاتِ ذی وقار!

اس آیت مقدسہ میں تو سید کائنات ﷺ کی حاکمیت کا اعلان آپ نے سن لیا اور بعد میں بھی جب جی چاہئے قرآن لیکر سورۃ النساء میں اس آیت مقدسہ کی تلاوت و زیارت کی جا سکتی ہے……مجھے اس آیت پر مزید بات کرنے سے پہلے ایک آیت مقدسہ آپ سامعات کے سامنے پیش کرنی ہے……کہ آپ حاکم ہیں یہ تو قرآن میں بیان ہو چکا ہے……اور ہمارے ہاں تو یہ مشہور ہے……کہ حاکم کے وزیر بھی ہوتے ہیں۔ واہ……سبحان اللہ!……اس سوال کا جواب بھی حدیث مبارکہ سے حاصل کرتے ہیں……مختار کائنات، مالک کائنات آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے……کہ

حدیث پاک:

ہر نبی کے دو وزیر زمین پر اور دو آسمان پر ہوتے ہیں
تو میرے آسمان پر وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین پر میرے وزیر ابوبکر

Scanned with CamScanner

اور عمر ہیں۔

اے روشن عقیدہ رکھنے والیو!

ابھی جو پیچھے ہم نے آیت مقدسہ تلاوت کی اس سے تو آپ ﷺ کا حاکم کائنات ہونا ثابت ہوا...... اور اس حدیث پاک کو سماعت کرنے کے بعد...... کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وزیر کے طور پر دو فرشتے بھی عطا فرمائے ہیں اور قرآن میں...... وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ...... فرما کر آپ ﷺ کی حاکمیت...... اور مختار کائنات ﷺ ہونے کے چرچے فرمائے ہیں...... کہ:

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

اب بات یہاں سے آگے بڑھاتے ہیں کہ ایک اصول جو ہمارے دنیاداری میں مشہور ہے کہ اگر کوئی حاکم ہے تو اس کے لئے ایک رقبہ مقرر ہے...... کہ جس کیلئے وہ حاکم ہے اور مختار ہے...... اور اختیارات مصطفیٰ ﷺ کے حسیں اور دلنشیں موضوع پر بات کرتے ہوئے ہم نے آپ ﷺ کا حاکم اور مالک و مختار ہونا تو قرآن وحدیث سے الحمدللہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے...... اب اس سوال کی طرف بھی آ جائیں کہ آپ ﷺ کہاں تک کے مختار ہیں؟ کہاں تک کے مالک ہیں...... کہاں تک کے حاکم ہیں؟ یہ سوال بھی کسی کے ذہن میں آ سکتا ہے...... تو آیئے سنیئے کہ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح المواہب'' میں امام ابن سبع سے سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے...... کہ اللہ اپنے حبیب ﷺ کو کیا مقام عطا فرما رہا ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ مِنْ اَجْلِكَ اَسْطَحُ الْبَطْحَاءَ وَاَمُوْجُ الْمَوْجَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ سے فرمایا...... میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین اور موجزن کرتا ہوں دریا اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا وسزا

(زرقانی شرح المواہب)

لیجئے اب تو یہ بات بھی ثابت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو کائنات کا مالک و مختار کس طرح سے بنایا ہے...... اگر یہ بات سمجھ میں آ جائے کہ اللہ تعالیٰ محب ہے اور سید کائنات ﷺ اپنے رب کے محبوب ہیں:

پیارے ہیں
لاڈلے ہیں
قریبی ہیں
نعمات کے قاسم ہیں

تو پھر تو اس طرف بحث کرنے کیلئے ذہن تیار ہی نہیں ہوتا...... کیونکہ حقیقت تو یہ ہے...... کہ:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

محبت رسول ﷺ کا نورانی فیض لیکر اگر احادیث کی کتابوں کو پڑھا جائے تو پھر قبلے درست ہوتے ہیں...... دیکھئے علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مواہب لدنیہ'' اور علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مطالع المسرات'' میں...... اور مشہور ومعروف محقق امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''مرقات شریف'' میں...... اور ایسے ہی حضرت شیخ عبدالحق

Scanned with CamScanner

محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''اخبار الاخیار'' صفحہ نمبر ۲۱۶ پر ایک روایت نقل فرمائی ہے......کہ:

نُوْرِثُ تِلْكَ الْجَنَّةَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيُعْطِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَيَمْنَعُ عَمَّنْ يَّشَآءُ وَهُوَ السُّلْطَانُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

مدارج النبوت	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۱۱۵

ترجمہ: یعنی آپ ﷺ جنت کے وارث و مالک ہیں جسے چاہیں عطا فرمائیں......جسے چاہیں منع فرمائیں، آپ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں

اس لئے تو ہم اکثر اپنی ان محافل کے ذریعے سے صحیح قرآن و حدیث کے مطابق عقیدے کی روشن ترجمانی کرتے ہوئے کہتے ہیں......کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو مختار کل بنایا ہے اور آپ ﷺ کو اپنے اذن اور اپنی خاص رضا سے ''اختیارات'' عطا فرمائے ہیں......اور سنیئے کہ میرے مسلک کے امام، اور عشاقانِ سرکار ﷺ کے صحیح العقیدہ امام......امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے ان روایات کا مفہوم اشعار کی سطروں میں بیان کیا ہے......کہ:

وہی نورِ حق، وہی ظل رب، انہیں سے سب انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زماں نہیں

میری قابل قدر عزیز جان بہنو! بیٹیو!

جب اللہ یہ شانیں عطا فرما رہا ہے اور مختار کل بنا رہا ہے تو پھر کس کو حق پہنچتا ہے کہ اختیارات مصطفی ﷺ کا انکار کرتا پھرے اور اختیاراتِ مصطفی ﷺ کو ماننے والوں پر فتوے لگاتا پھرے......نہ جی نہ ہم پر تو فتوے نہ لگاؤ......فتویٰ اپنے پاس رکھو!

اور پڑھو قرآن......کہ:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

اور پھر سوچو......کہ فتویٰ کس پر لگانا ہے

اور پھر پڑھیے قرآن کا پانچواں پارہ......اور سورہ نساء

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ

تو پھر غور کرو کہ فتویٰ کس پر لگانا ہے؟

ہم نے تو جو قرآن سے پڑھا ہے وہی بیان کرنا ہے......اور جو حدیث میں پڑھا ہے وہی خود بھی اپنانا ہے اور لوگوں کو بھی سنانا ہے۔

محترم سامعات!

آج یہ کیسا فلسفہ ہے کہ انسانوں میں سے ایک انسان کو زمین پر حاکم بھی مانا جاتا ہے......اور اس کے اختیارات کو بھی تسلیم کیا جاتا ہے اور اس کے ہر حکم پر سر تسلیم خم بھی کیا جاتا ہے

اور جب باری آئے حاکم کائنات، مختار کائنات، مالک کائنات ﷺ کے اختیارات کی تو بغیر سوچے سمجھے ہی انکار کر دیا جاتا ہے آج جو اس زمین پر عارضی حاکم بنے ہوئے ہیں ان کی کیا حیثیت ہے سید کائنات، حاکم کائنات ﷺ کی حکومت کے آگے؟

آؤ میں حدیث سے ثابت کرتی ہوں کہ جس زمین پر تم نے حاکم بنا رکھے ہیں اور ان کے اختیارات کے سامنے سر بھی جھکا رکھے ہیں......ان کی حکومت تو اس زمین پر چند روز کی حکومت ہے اصل حکومت کس کی ہے؟ آؤ پڑھو......(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۰۲......اور مسلم شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۴)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے......کہ

وَاعۡلَمُوۡا اَنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ

بخاری شریف	جلد نمبر۲	صفحہ نمبر۲۰۲
مسلم شریف	جلد نمبر۲	صفحہ نمبر۹۴

ترجمہ: اور جان لو کہ زمین اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے

میں نے اس سے پہلے ایک بات عرض کی تھی کہ الحمد اللہ ہمارے پاس قرآن وحدیث سے انتہائی مضبوط روایات اور آیات قرآن سے روشن دلائل ہیں...... اپنے نبی ﷺ کے اختیارات کو ثابت کرنے کیلئے......اب وقت کی قلت بھی ایک انتہائی قابل غور مسئلہ ہے جس کی وجہ سے میں ناچیز اتنی زیادہ عبارات تو نہیں پڑھ سکتی......مگر انشاء اللہ اور اس موضوع میں کچھ اضافہ کرنے کی کوشش ضرور کروں گی......دیکھیے!

آپ ﷺ کے حکم سے درخت کا چل کر آنا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

آپ ﷺ کیلئے جبرائیل اور مکائیل کا وزیر ہونا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

آپ ﷺ کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو علم عطا کرنا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

آپ ﷺ کا اپنے حجرے اور منبر شریف کی درمیانی جگہ کو جنت قرار دینا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

آپ ﷺ کا مردوں پر ریشم اور سونا حرام فرمانا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

آپ ﷺ کا ایک صحابی کیلئے ریشم کو حلال قرار دینا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

آپ ﷺ کا دو نمازوں کی پابندی پر عربی کو مسلمان کرنا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

آپ ﷺ کا حالت جنابت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں آنے کی اجازت دینا

آپ ﷺ کے اختیارات کی دلیل ہے

بحر حال محترم سامعات بے شمار ایسی قرآنی آیات اور مستند احادیث مبارکہ ہیں کہ جن سے سید کائنات ﷺ کے اختیارات کا روشن ثبوت ہے......اور الحمد اللہ یہی مذہب حق اہلسنت و جماعت کا روشن عقیدہ ہے......کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عطا سے مالک ومختار ہیں......اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تشریعی اور تکوینی اختیارات سے نوازا ہے......اور اگر احادیث مبارکہ کی مستند کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے......کہ سرورِ کونین ﷺ شارح ہی نہیں بلکہ شارع بنکر تشریف لاتے ہیں......اور صرف قانون بیان کرنے والے یا قوانین اسلامی کے قانون دان ہی نہیں بلکہ قانون ساز ہونے کی بے مثال صفت سے بھی موصوف ہیں۔

اور اب وہ بندہ جو اختیارات مصطفی ﷺ کا انکار کسی بھی طریقے سے کرتا ہے تو اس کو یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ وہ سید کائنات ﷺ کے نہ صرف اختیارات اور ملکیت کا انکار کر رہا ہے، بلکہ وہ حکم الٰہی اور عطائے الٰہی کا انکار بھی کر رہا ہے اور جو صفت اور مقام اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی رضا سے عطا فرمائے اس کا انکار کرنا اور اس سے منہ موڑنا......کتنا بڑا جرم ہے اس پر

Scanned with CamScanner

بھی قرآنی آیات شاہد ہیں......سید کائنات ﷺ نے خود اپنے بے مثال احکامات میں اس بات کو واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بااختیار اور مالک بنایا ہے......اور اگر اب بھی کوئی سید کائنات ﷺ کے فرمان کا انکار کرے تو اس جگہ پر ایسے بندوں کو اپنے ایمان کا معیار پرکھ لینا چاہئے......کہ سید کائنات ﷺ نے کیسے کیسے عنایات فرمائی ہیں

آیئے اس ضمن میں...... میں ناچیز ایک حدیث پاک بیان کرنے کا شرف حاصل کرتی ہوں......اور آپ سامعات وہ حدیث پاک سن کر اپنے عقیدے میں مزید نکھار پیدا کیجئے......کہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں...... سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا......کہ:

یَاعَائِشَۃُ لَوْشِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّھَبِ

مشکوٰۃ شریف	جلد نمبر۲	صفحہ نمبر۵۲۱

ترجمہ: اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو یقیناً میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔

سب سامعات ایک مرتبہ کہہ دیجئے! سبحان اللہ!

ابھی آپ نے سماعت کیا کہ میرے حضور ﷺ کا فقر و فاقہ تو اصلاح امت کیلئے تھا......اور امت کو زندگی کا قرینہ اور سلیقہ اور صبر و استقامت کا درس دینے کیلئے تھا...... کسی غربت یا بے اختیاری کی وجہ سے نہیں تھا...... کیونکہ آپ نے پہلے اپنی چاہت یعنی اپنی مرضی کا ذکر فرمایا ہے......کہ

لَوْ شِئْتُ

اگر میں چاہوں تو

اور اپنی مرضی سے کسی کام کے کرنے کو ترک وہی کرتا ہے جو بااختیار ہو......اور

پھر یہ ارشاد بھی فرما دیا......کہ میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں

اور میرے خیال میں تو یہ اتنی ذمہ داری سے وہی پاک ہستی ارشاد فرما سکتی ہے کہ جس کے خالق و مالک نے اسے اپنی پیدا کردہ تمام مخلوقات پر مالک و مختار بنایا ہو......اور اسی لئے تو ہم اکثر اپنے روشن عقیدے کا اعلان کرتے ہوئے......اور سید کائنات ﷺ کی ذات پاک کو مالک و مختار مانتے ہوئے یوں کہتے ہیں......کہ:

ہاں! ہاں! اب بات اپنے نتیجے کی طرف جارہی ہے......شعر کو ذرا محبت سے سماعت کرنا اور......میرے خیال میں یہ بھی عقیدے کا ترجمان شعر ہے اس لئے اس کو اپنی یادداشت کے دفتر میں خصوصی جگہ دینا......کہ

اللہ اللہ شاہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

محترم سامعات یہ تو ایک بڑی حقیقت ہے......کہ:

شان والے کا...... محبوب بھی شان والا ہوتا ہے
عزت والے کا...... محبوب بھی عزت والا ہوتا ہے
عظمت والے کا...... محبوب بھی عظمت والا ہوتا ہے
رحمت والے کا...... محبوب بھی رحمت والا ہوتا ہے
انعام والے کا...... محبوب بھی انعام والا ہوتا ہے
مقام والے کا...... محبوب بھی مقام والا ہوتا ہے
حکم والے کا...... محبوب بھی حکم والا ہوتا ہے
ملکیت والے کا...... محبوب بھی ملکیت والا ہوتا ہے
اختیار والے کا...... محبوب بھی اختیار والا ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

تو کیا خیال ہے...... کہ میرے امام نے کتنے حسین الفاظ میں یہ ترجمانی کی ہے......کہ:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

ہاں! تو یہ صحیح بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے اپنے حبیب ﷺ کو تمام خزائن کا مالک و مختار بنا دیا......کہ

جس کو جب چاہیں
جسے بھی چاہیں
اور جہاں چاہیں
جو چیز چاہیں

جتنی مقدار میں چاہیں......عطا فرما دیں......ان پر کوئی پابندی نہیں

ان پر کوئی قید نہیں
ان پر کوئی روکاٹ نہیں
ان کیلئے کوئی کمی نہیں

کیونکہ! ہم نے تو قرآن میں پڑھا ہے......اور حدیث سے یہ درس لیا ہے......
اکابرین سے یہی سبق لیا ہے اور اولیاء کاملین سے یہی عقیدہ لیا ہے......کہ:

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اور!

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

داتا کی نگری میں رہنے والی میری بہنو!

مجھے مکمل اس بات کا احساس ہے کہ میں نے اپنے وقت کے مطابق اپنے مقررہ موضوع پر بات مکمل کرنی ہے......تو اب آیئے غور سے اپنی سماعتوں کو طہارتوں کا جامہ پہنا کر ایک حدیث پاک سماعت فرمایئے...... یہ حدیث صحیح حدیث ہے

اور پہلے ہمیشہ کی طرح حوالہ اپنی نوٹ بک میں تحریر فرما لیں اور اس کے بعد اپنے کریم اور بااختیار نبی ﷺ کے قول مبارک کو اپنے دل میں اور دماغ میں محفوظ فرما لیں!

یہ حدیث پاک جو ابھی آگے میں نے پڑھنے کا شرف حاصل کرنا ہے......اس حدیث کو "بخاری شریف" "کتاب الادب" جلد ۲ صفحہ ۸۹۱ پر نقل فرمایا گیا ہے......
اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اس حدیث پاک کو "مسند امام احمد" جلد ۴ صفحہ نمبر ۴۰۹ پر بیان کیا ہے اور صحاح ستہ کی روشن کتاب یعنی "ابوداؤد شریف" کے "باب فی الشفاعۃ"

جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۵۲ پر بھی نقل فرمایا گیا ہے

اس کے علاوہ بھی یہ حدیث پاک بہت سی مستند احادیث نبوی ﷺ کی معتبر کتابوں میں نقل فرمائی گی ہے......لیکن آپ فی الحال یہ جو پیچھے ابھی میں ناچیز نے حوالے عرض کر دیئے ہیں یہی یاد کر لیں تو میرے خیال میں یہ سعادت بھی ہے اور کمال بھی ہے

آیئے حدیث پاک سماعت فرمائیں......کہ:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے......کہ:

اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ

Scanned with CamScanner

قَالَ ! اِشْفَعُوْا وَلْتُؤجَرُوْا وَلْيَقْضِىَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّه مَاشَآءِ

بخاری کتاب الادب	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۸۹۱
مسند امام احمد	جلد نمبر ۴	صفحہ نمبر ۴۰۹
ابوداؤد شریف	جلد نمبر ۲	صفحہ نمبر ۳۵۲

ترجمہ: کہ جب نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو آپ حاضرین سے فرماتے ..... کہ اس کی سفارش کروتا کہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو بات چاہئے پوری فرما دیتا ہے

میری بزرگو اور عزیز از جان بہنو! بیٹیو!

اس حدیث پاک کو ابھی آپ نے سماعت کیا..... کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے پاس جب بھی کوئی سائل آتا..... تو

سائل ...... ہمیشہ بااختیار کے پاس جاتا ہے
سائل ...... ہمیشہ عطا کرنے والے کے پاس جاتا ہے
حاجت مند ...... ہمیشہ مشکل کشاء کے پاس جاتا ہے
حاجت مند ...... ہمیشہ حاجت روا کے پاس جاتا ہے
ضرورت مند ...... ہمیشہ نوازنے والے کے پاس جاتا ہے
ضرورت مند ...... ہمیشہ بندہ پرور کے پاس جاتا ہے

تو جب بھی کوئی سائل اپنا سوال لیکر..... اور کوئی حاجت مند اپنی عرض لیکر..... کوئی ضرورتمند اپنی عرض لیکر سید کائنات ﷺ کے بے مثال اور کریمانہ دربار میں حاضر ہوا تو اسے لفظ ''لا'' یعنی ''نہیں''..... کہ علاوہ ہر چیز اپنی ضرورت کی حاصل ہوئی..... کیونکہ بااختیار نبی مکرم ﷺ کا کریمانہ در تو انسانوں کو خود اللہ تعالیٰ نے دکھایا

ہے اور یہ در ہے کہ جہاں سے آج تک سائلوں اور ضرورتمندوں کی جھولیاں بھری جارہی ہیں..... کسی کو بھی در پاک سے خالی نہیں لٹایا جارہا...... اور اللہ تعالیٰ اپنے کریم محبوب ﷺ کی عظیم بارگاہ کو کریمانہ بارگاہ بنا کر اپنے حبیب ﷺ کو خود ہی یہ ارشاد فرما دیا..... کہ

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

ترجمہ: اور سائلوں کو مت جھڑکو

یعنی محبوب ﷺ کے کریمانہ دربار میں جانے کا شعور اور حکم بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی ہمیں عطا فرمایا ہے اور اپنے محبوب ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا ہے..... کہ

محبوب ﷺ

ان سائلوں اور منگتوں

ان غلاموں اور گداؤں

کو جھڑکیے مت! ہم نے آپ کو خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں تم فقط نوازتے جاؤ:

اب یہ نہ خیال آپ کے ذہنوں میں آجائے کہ نبی مکرم ﷺ کے اختیارات پر بات کرتے ہوئے درمیان میں یہ چابیوں اور کنجیوں کی بات کہاں سے آگئی..... تو آئیے پہلے اس پر ایک حدیث بیان کر دیں اور اس کے بعد ابھی ہماری پیچھے بیان ہونے والی حدیث مبارکہ پر بات جاری ہے..... آئیے حدیث مبارکہ سنیئے کہ میں نے یہ چابیوں اور کنجیوں کا لفظ کیوں استعمال کیا

تو آئیے پڑھئے..... ''بخاری شریف''..... کتاب الجنائز اور اس معتبر کتاب کا باب ''الصلوۃ علی الشہید'' جلد اصفحہ ۱۷۹

سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ

Scanned with CamScanner

وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ

بخاری شریف	جلد نمبر۱	صفحہ نمبر۱۷۹

حوالہ: بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی الشہید جلد۱ صفحہ۱۷۹

ترجمہ: مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا زمین کی کنجیاں:

تو میری بہنو اور بزرگو! اب اس حدیث کو بھی ذہن نشین کر لیجئے اور اس سابقہ حدیث کو بھی جو ہم نے ابھی بیان کی کہ سید کائنات ﷺ کی بارگاہ میں سائل حاضر ہوئے اور...... جب بھی حاضر ہوتے نوازے جاتے...... ہم نے پہلی حدیث کے بعد جو حدیث مبارکہ ابھی پیش کی ہے اس سے بھی سید کائنات ﷺ کے اختیارات کی ترجمانی ہو رہی ہے...... کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم کے ساتھ اپنے حبیب مکرم ﷺ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں

اور ایک سیدھی سی بات ہے کہ جس کے ہاتھ میں چابیاں...... یا کنجیاں ہوتی ہیں اختیار بھی اسے ہی حاصل ہوتا ہے...... کہ

اس کریم کی بارگاہ میں...... گدا اور غلام
سائل اور حاجت مند
ضرورتمند اور بے کس

آتے رہیں اور جس ہستی کے پاس چابیاں ہوں خزانوں کی وہ انہیں نوازتی رہے...... تو میری بہنو!

یہاں تو ہم بات کر رہے ہیں سید کائنات ﷺ کی اس حدیث پاک پر...... کہ آپ ﷺ کو خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں...... تو کوئی ایسی مثال لاؤ کہ کسی کو سید کائنات ﷺ سے پہلے بھی یہ انعام اور بلند مقام عطا کیا گیا ہو...... یقیناً

ایسی مثال نہیں پیش کی جا سکتی...... تو پھر یہ بات مانے بغیر گزارہ بھی نہیں ہو سکتا...... کہ میرے اور آپ کے کریم آقا ﷺ اپنے غلاموں کو ہر گھڑی...... ہر ساعت...... ہر آن...... ہر وقت...... ہر لحہ بلکہ لحہ بہ لحہ...... اپنی عطاؤں سے اپنے امتیوں کو نواز رہے ہیں کیونکہ...... اللہ تعالیٰ نے آپ کو خزانوں کی چابیاں عطا فرما دی ہیں۔ اس لئے تو:

سید کائنات ﷺ کو مختار کل ماننے والے
سید کائنات ﷺ کو مالک کل ماننے والے
سید کائنات ﷺ کو قاسم کل ماننے والے
سید کائنات ﷺ کو محسن کل ماننے والے

تو اسی لئے ہر جگہ، ہر بزم، ہر محفل میں اپنے عقیدے...... ہاں! ہاں

روشن عقیدے
سچے عقیدے
نکھرے ہوئے عقیدے
نفاست بھرے عقیدے
چمکتے ہوئے عقیدے
مثل گلزار عقیدے
سدا بہار عقیدے

کا اعلان بخاری شریف سے یہ حدیث پاک پڑھنے کے بعد یوں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں...... کہ:

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والے ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

تقریر کے شروع کے اندر میں ناچیز نے ایک حدیث مبارکہ پیش کی تھی......ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کے ذہن سے نکل گئی ہو...... میں دوبارہ عرض کئے دیتی ہوں کہ......

آپ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا۔

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

بخاری شریف	جلد نمبر ۱	صفحہ نمبر ۴۴۹

ترجمہ: اسلام قبول کرلو محفوظ ہو جاؤ گے اور جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے

میری معزز بہنو!

یہ حدیث پاک تو ایک مرتبہ تقریر کے شروع میں بھی بیان کر دی گئی تھی......لیکن دوبارہ اس لئے پڑھی کہ آپ ﷺ کو زمین کے خزائن کی چابیاں عطا کر دی گئیں......اور اس کے بعد پھر اس حدیث کو بھی یاد کروانا ضروری تھا...... کیونکہ:

ایک حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کو زمین کے خزائن کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کی گئیں ہے......اور دوسری حدیث مبارکہ میں یہ بات بھی سامنے آئی......کہ

وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے

تو پھر اب اگر فیصلہ کر سکتے ہو تو پیش کرو کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے......کہ جن کریم محبوب، تاجدار کائنات ﷺ کو زمین کے خزانے بھی عطا کئے ہوں......اور دوسری حدیث کے مطابق زمین کی بادشاہی بھی عطا کی گئی ہو اور وہ کسی کو کچھ نہ دے سکتے ہوں؟ نہیں نہیں...... بلکہ صحیح عقیدہ یہی ہے اور صحیح اور سچا فیصلہ بھی یہی ہے......کہ:

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

اے سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کنیزو!

آج ہم تو قرآن بھی پڑھتے ہیں اور الحمد للہ حدیث بھی پڑھتے ہیں اور اس کے مطابق ہی اپنے عقائد کو نکھار دیتے ہیں:

زینت دیتے ہیں
حسن دیتے ہیں
رفعت دیتے ہیں
نفاست دیتے ہیں

لیکن یہ بھی اکثر سننے میں آتا ہے کہ جی قرآن کے احکامات پر عمل کرو جنت ملے گی......اور دین کے بتائے ہوئے راستے صراط مستقیم پر چلو تو جنت ملے گی......لیکن کیا کسی نے جنت دیکھی بھی ہے؟

کیا کسی نے جنت کا نظارہ کیا بھی ہے؟
کیا کسی نے جنت میں گھوم کر دیکھا بھی ہے؟
کیا کسی نے کسی کو جنت دکھائی بھی ہے؟

تو جواب ملتا ہے کہ نہیں جنت تو آخرت میں ملے گی:

حساب و کتاب کے بعد ملے گی
مرنے کے بعد پھر ملے گی

تو یہ ثابت ہوا کہ آج اس دنیا میں اعتراض کرنے والوں کی طرف سے جنت کیلئے تو ایک وقت مقرر ہے

Scanned with CamScanner

ایک انتظار کا پیمانہ مقرر ہے

تو اب آیئے جس ہستیِ پاک کو اللہ تعالیٰ نے مختارِ کائنات بنایا ہے......اور جنت کا والی بنایا ہے...... یہ اختیار صرف آپ ﷺ کے پاس ہی ہے......کہ:

آیئے میں حدیث پاک پیش کرتی ہوں اور اپنے کریم آقا ﷺ کے بلند و بالا اختیارات کو سلام عقیدے پیش کرتی ہوں...... جنت کا مقام تلاش کرنا ہو تو ......کھولو "بخاری شریف" اور نکالئے کتاب فضائل المدینۃ ......اور زیارت کیجئے بخاری شریف کی "کتاب الحوض" کی، کہ سید کائنات، مختار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَابَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي

بخاری شریف	کتاب فضائل المدینۃ	صفحہ نمبر ۲۵۳

ترجمہ: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے:

سبحان اللہ!

روشن عقیدہ رکھنے والی میری بہنو!

سابقین میں سے دیکھو اور موجودہ دور تک اگر کسی کو کوئی مثال ملتی ہے تو پیش کرے؟

یقیناً ایسے نہیں ہو سکتا کہ کوئی ثابت کر سکے...... ہاں تو یہ صرف میرے اور آپ کے کریم نبی ﷺ کو ہی اللہ تعالیٰ نے اختیارات دیئے ہیں......کہ:

جس جنت کی باتیں

سابقہ کتابوں میں تھیں

جس جنت کی باتیں

ہم نے حدیث میں پڑھیں تھیں

جس جنت کی باتیں

ہمارے بزرگوں نے بتائیں تھیں

میرے کریم آقا ﷺ نے جنت اپنے فرمان پاک سے اپنے گھر اور منبر مبارک کی درمیانی جگہ کو قرار دے دیا:

تو: اب بتایئے......کہ:

کیا یہ ایک "مالک" کی شان نہیں ہے؟

کیا یہ ایک "با اختیار" کی شان نہیں ہے؟

کیا یہ ایک "قاسم" کی شان نہیں ہے؟

کیا یہ ایک "مختار" کی شان نہیں ہے؟

الحمد اللہ یہ حدیث پاک بھی ہمارے روشن عقیدے کی ایک بہترین......روشن اور نکھری ہوئی دلیل ہے

آیئے مجھے اب اپنے موضوع "اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ" پر اپنی گفتگو کا سلسلہ مکمل کرتے ہوئے......ایک آخری اور معتبر حدیث پاک پیش کرنی ہے تو میں لفاظی کی طوالت سے دامن چھڑاتے ہوئے

مستند حدیث سناتے ہوئے

بحوالہ صحیح حدیث سناتے ہوئے

اپنے عقیدے پر ناز کرتے ہوئے

وہ آخری حدیث پاک آپ سامعات کو سنانا چاہتی ہوں...... دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکامات اپنے قرآن میں بیان فرمائے ہیں......ان میں بھی اپنے

Scanned with CamScanner

نبی ﷺ کو پورا پورا اختیار دیا ہے......تو یوں کہوں گی کہ شرع شریف کی بھی مکمل کنجیاں میرے کریم آقا ﷺ کے ہاتھ میں ہیں...... آئیے پہلے حدیث پاک سماعت فرمائیں اور انشاء اللہ باقی بات بعد میں کرتے ہیں...... یہ حدیث پاک ''ابن ماجہ شریف'' میں نقل فرمائی گئی ہے......اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث پاک کے راوی ہیں:

سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْنِصْفِ اللَّیْلِ

ترجمہ: اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا

میری قابل قدر بہنو اور بزرگو!

قربان جاؤں!

میں اپنے کریم اور با اختیار نبی ﷺ کی شان پر کہ جس نماز کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے......اس کے وقت کی تبدیلی کا اختیار بھی اپنے کریم نبی ﷺ کو عطا فرمایا ہے......اب:

کون سا مفسر ہے ...... کہ جو نماز کا وقت تبدیل کر سکے؟
کون سا محدث ہے ...... کہ جو نماز کا وقت بدل سکے؟
کون سا مفتی ہے ...... کہ اوقات نماز میں اپنی مرضی کر سکے؟
کون سا فقیہ ہے ...... کہ جو نماز کے اوقات کو بدلے؟
کون سا سکالر ہے ...... کہ جو اس طرح کی بات کہہ سکے؟

یقینی جواب یہ ہے کہ ایسا کوئی بھی نہیں کر سکتا یہ اختیار بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ہی عطا کیا ہے......کہ احکامات شرعیہ کے اندر بھی آپ ﷺ کا اختیار رکھتے ہیں:

غور کیجئے کہ آپ میں سے اور ہم میں سے ایسا دعویٰ کوئی کیوں نہیں کر سکتا؟

ہاں صرف اس لئے نہیں کر سکتا کہ ہمیں کیا حق حاصل ہے کہ ہم نمازوں کے مقررہ اوقات میں تبدیلیاں اپنی مرضی سے کرتے پھریں......تو پھر میرے خیال میں یہ بات مان لینی چاہئے کہ جس کو یہ اختیار حاصل ہو وہ دین میں با اختیار ہے

تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے کریم آقا ﷺ کو دین اور دنیا کے تمام معاملات میں با اختیار بنایا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت ساری ایسی صحیح احادیث مبارکہ صحاح ستہ میں موجود ہیں کہ سید کائنات ﷺ نے بے شمار شرعی قوانین مقرر بھی فرمائے اور تبدیل بھی فرمائے......حالانکہ دین تو اللہ کا ہے لیکن تبدیلی کا اختیار جس کریم ذات پاک کو حاصل ہے وہ اللہ کا اپنا پیارا محبوب ہے...... دیکھئے بس بات کرتے ہوئے ایک قول میرے ذہن میں آگیا تو میں آپ کو سنا دیتی ہوں......کہ

امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ''مواہب الدنیہ'' میں فرماتے ہیں: اور اپنے کریم نبی ﷺ کے اختیارات کو واضح فرماتے ہیں......کہ

مِنْ خَصَائِصِہٖ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ

ترجمہ: کہ یہ بات آپ ﷺ کے خصائص کریمہ میں سے ہے کہ آپ ﷺ شریعت کے احکام میں سے جسے چاہتے جس حکم سے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔

سب کہہ دیئے! سبحان اللہ......!

تو میری بہنو!

یہ بات تو میرے خیال میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو دین و دنیا اور آخرت میں مالک و مختار بنایا ہے......اب کوئی نہ مانے تو اس کا اپنا مقدر......ہم تو یہ کہتے رہیں گے......کہ!

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

وما علینا الاالبلاغ :

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نقابت کے قوائد وضوابط پر مشہور زمانہ کتاب

اشرف النقابت

مصنف

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

باغبانپورہ لاہور

0332-4300213,0315-4300213